بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر
سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرت سیّدنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محرم الحرام ۱۴۳۹ھ
اکتوبر 2017ء

ص 35
تاریخِ اسلام
حسینی قافلے کے شُرکا

ص 27
اسلام کی روشن تعلیمات
دوسروں کو ترجیح دیجئے

ص 36
یزیدی لشکر کا انجام

نیا مدنی سال مبارک ہو

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یارب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یکم مُحَرَّمُ الْحَرام سے شُروع ہوتا ہے، ہوسکے تو ہر سال یکم مُحَرَّمُ الْحَرام کو آپس میں نئے مَدَنی سال کی مبارکباد دینے کا رَواج ڈالنا چاہیے۔

فریاد

اپنے بچّوں پر نظر رکھئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

18اگست2017ء(بروزجمعہ) گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کا رہائشی 19 سالہ نوجوان اپنے پانچ دوستوں کے ہمراہ ایبٹ آباد، کوہالہ کے مقام پر سیر و تفریح کے لئے گیا۔ دوستوں نے ہنسی مذاق میں شرط لگائی کہ اگر وہ دریائے نیلم کو تیر کر پار کرے گا تو وہ اسے 15000 روپے اور ایک موبائل دیں گے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نوجوان نے دَریائے نیلم میں چھلانگ لگادی مگر درمیان میں جا کر بپھری ہوئی موجوں کے سامنے ہار گیا اور دریا کی لہروں میں گم ہو گیا، اس کے دوست بھی اسے ڈوبنے سے نہ بچا سکے نہ اس کی لاش ملی۔ والدین اور رِشتہ داروں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، پانچ دن بعد بے چارے نوجوان کی لاش "پٹن" کے قریب دریا سے ملی۔ شرط لگانے والے دوستوں کو پولیس نے گرفتار کرکے مقدمہ درج کر لیا۔(مختلف اخبارات سے ماخوذ) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان کی مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت "اولاد" ہے، اِس نعمت کی قدر کیجئے، اولاد کے دُنیوی مستقبل کی بہتری کے لئے والدین کوشش کرتے ہی ہیں مزہ تو جب ہے کہ اس کے اُخروی مستقبل کی بھی فکر کی جائے، یہی عقل مندی ہے۔ قراٰن و سنّت کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت کیجئے، اسے اللہ و رسول کا فرمانبردار بنایئے، اچّھی تربیّت کے لئے علمِ دِین سکھایئے اور **اپنے بچّوں پر نظر رکھئے** کہ آپ کے بچے کیسے دوستوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں؟ کہاں آتے جاتے ہیں؟ ان کی پسند ناپسند کیا ہے؟ اچّھے بُرے کاموں کی کتنی پہچان رکھتے ہیں؟ یاد رکھئے! صحبت کا اِنسانی زندگی پر بڑا اثر ہوتا ہے، صحبت اچھی ہو یا بُری ضَرور رنگ لاتی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ (ترمذی،4/167، حدیث:2385) یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اُسے جانچ لو کہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا مُطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں؟ رب تعالٰی فرماتا ہے: ﴿وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ(۱۱۹)﴾ (پ11، التوبۃ: 119) ترجمۂ کنز الایمان: "اور سچوں کے ساتھ ہو۔" صُوفیا فرماتے ہیں کہ اِنسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیَّت ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،6/599)

اچھی صحبت اپنانا اور بُری صحبت سے خود کو اور اپنے بچوں کو بچانا ضَروری ہے۔ مولانا روم علیہ رحمۃ اللہ القیُّوم فرماتے ہیں: بُرے ساتھی سے بُرا سانپ بہتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے جبکہ بُرا ساتھی دوزخ کی طرف لے جاتا ہے، دُنیا میں بُرے ساتھی سے بدتر کوئی چیز نہیں یہ میری آنکھوں دیکھی بات ہے۔ (مثنوی شریف،5/269 ملتقطا) **اپنے بچّوں پر نظر رکھنا** اِس لئے بھی ضروری ہے کہ علمِ دِین سے دُوری، ناسمجھی اور کچی عمر کی وجہ سے بسا اوقات بچے ایسے انوکھے کام کر بیٹھتے ہیں جو جان لیوا ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا دَردناک سانحہ پیش آیا۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فَریاد** ہے کہ وہ **"اپنے بچّوں پر نظر رکھیں"** کہ کل کلاں ان کے ساتھ کوئی سانحہ پیش نہ آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عافیت و راحت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فہرس (Index)

محرم الحرام ۱۴۳۹ھ | اکتوبر 2017ء

جلد:1 | شمارہ:10

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ہدیہ فی شمارہ (سادہ): 35
ہدیہ فی شمارہ (رنگین): 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (سادہ): 800
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (رنگین): 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں
سالانہ ہدیہ (سادہ): 419 سالانہ ہدیہ (رنگین): 720

☆ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے بارہ کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 720 12 شمارے سادہ: 420

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net

☆اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی حافظ محمد کفیل عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمائی ہے۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
https://www.dawateislami.net/magazine

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم
مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ، 1/490، حدیث:907)

حمد/مناجات

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ
میں توبہ پر نہیں رہ پارہا ثابت قدم مولیٰ

گنہ کرتے ہوئے گر مرگیا تو کیا کروں گا میں
بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ

سنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو
نکل جائے رسولِ پاک کے جلووں میں دم مولیٰ

بنا مجھ کو محمد مصطفٰے کا عاشقِ صادق
تُو دیدے سوزِ سینہ کر عنایت چشمِ نم مولیٰ

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرودِ پاک ہم مولیٰ

رسولِ پاک کی دکھیاری امت پر عنایت کر
مریضوں، غمزدوں، آفت نصیبوں پر کرم مولیٰ

پئے شاہِ مدینہ اب مُشرّف حج سے فرمادے
چلے عطّار پھر روتا ہوا سُوئے حرم مولیٰ

وسائلِ بخشش، ص97
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت/استغاثہ

آپ کی نسبت اے نانائے حُسین

آپ کی نسبت اے نانائے حُسین
ہے بڑی دولت اے نانائے حُسین

مر کے بھی نکلے نہ میرے قلب سے
آپ کی الفت اے نانائے حُسین

واسِطہ غوث و رضا کا دُور ہو
ہر بُری خصلت اے نانائے حُسین

اب مدینے میں بُلا کر دُور کر
یہ غمِ فُرقت اے نانائے حُسین

سبز گنبد کی بہاریں دیکھ لوں
آئے وہ ساعت اے نانائے حُسین

از طفیلِ غوثِ اعظم دور ہو
قبر کی وحشت اے نانائے حُسین

ہر ولی کا واسِطہ عطّار پر
کیجئے رحمت اے نانائے حُسین

وسائلِ بخشش، ص257
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

سلام

کربلا کے جانثاروں کو سلام

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام
فاطمہ زہرا کے پیاروں کو سلام

یا حُسین ابنِ علی مشکل کُشا
آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام

اکبر و اصغر پہ جاں قربان ہو
میرے دل کے تاجداروں کو سلام

جس کسی نے کربلا میں جان دی
ان سبھی ایمانداروں کو سلام

رحمتیں ہوں ہر صحابی پر مُدام
اور خصوصاً چار یاروں کو سلام

یا خدا! اے کاش! جاکر پھر کروں
کربلا کے سب مزاروں کو سلام

جو حُسینی قافلے میں تھے شریک
کہتا ہے عطّار ساروں کو سلام

وسائلِ بخشش، ص605
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

برما کے مظلوم مسلمانوں کے متعلّق پیامِ عطّار

صوری پیغام (Video Message)

(شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) (ضروری ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشقانِ رسول کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اے میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! جدھر دیکھو مسلمان ظلم واِستِبداد کا نشانہ بنائے جارہے ہیں، خصوصاً آج کل برما میں مسلمانوں کو بے دریغ شہید کیا جارہا ہے، ان کے بچوں کو ان کی ماؤں کے سامنے زندہ آگ میں جھونکا جارہا ہے، نوجوانوں کو پکڑ کر بے دردی سے ذبح کیا جارہا ہے، عورتوں کی عزّتیں لوٹ کر ان کو بھی نذرِ آتش کیا جارہا ہے اور یہ ظلم و ستم منظّم طور پر ہو رہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جس سے ہو سکے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مظلوم دُکھیارے غلاموں کی ضرور حاجت روائی کرے۔

سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہی اسے قید کرتا ہے، جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اُس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے (یعنی عیب چھپائے) گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“ (مسلم، ص1069، حدیث:6578)

جن سے ہو سکے ضرور ان کی اِمداد کرے، اس آڑے وقت میں ان کا ساتھ دے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ قوموں کو بعض نعمتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ اس وقت تک ان کے پاس رکھتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں اور جب وہ انہیں مسلمانوں پر خرچ نہیں کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل فرمادیتا ہے۔“ (مجمع الزوائد، 8/351، حدیث:13713)

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! برما کے مظلوم مسلمانوں کی غیب سے مدد فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کی حفاظت فرما، ان کے شہیدوں کو بے حساب مغفرت سے مُشَرَّف فرما، جو زندہ ہیں ان کی حفاظت فرما اور جو زخمی ہیں ان کو دَر دَر کی ٹھوکروں سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان بے چاروں پر رحم فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تِری آ کے عَجَب وقت پڑا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18 ذوالحجۃ الحرام 1438ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے برما سے ہجرت کرکے بنگلہ دیش پہنچنے والے مُہاجِرین سے ان کے کیمپوں میں جاکر ملاقات کی، صبر و ہمّت کی تلقین کی اور ان میں اِمدادی سامان بھی تقسیم کیا۔

دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر اپلوڈ (Upload) ہونے والی ”المدینۃ العلمیۃ“ کی کتاب ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے پڑھئے۔

تفسیرِ قرآنِ کریم

عمارتِ نبوّت کی آخری اینٹ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ﴾ ترجمہ: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔(پ22، الاحزاب:40)

تفسیر یہ آیتِ مبارکہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی (Last prophet) ہونے پر نَصِّ قطعی ہے اور اس کا معنیٰ پوری طرح واضح ہے جس میں کسی تاویل اور تخصیص کی ذرّہ بھر بھی گُنجائش نہیں۔ ختمِ نبوت سے متعلّق تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام انبیا و مرسلین علیہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے آخر میں مَبعوث فرمایا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نبوت و رِسالت کا سلسلہ ختم فرمادیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ یا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت قائم ہونے تک کسی کو نَبُوَّت ملنا مُحال ہے۔ یہ عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے، اس کا منکر اور اس میں ادنیٰ سا بھی شک و شبہ کرنے والا کافر، مرتد اور ملعون ہے۔

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بیسیوں آیات ایسی ہیں جو مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کی تائید و تَشْوِیب کرتی ہیں جیسے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِسالت کے پہلو سے دیکھا جائے تو (1) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔(پ9، الاعراف:158) (2) تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنایا گیا۔(پ22، سبا:28) (3) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سارے جہانوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے۔(پ18، الفرقان:01) (4) تمام لوگوں کو کُفر کی ظلمت سے ایمان کے نور کی طرف نکالنے والے۔(پ13، ابراہیم:01) (5) اور ہر جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔(پ17، الانبیاء:107) (6) اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہِمُ الصلٰوۃ والسَّلام سے یہ عہد لیا کہ جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری ہو تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔(پ3، اٰل عمرٰن:81) ان کے بعد کسی نبی پر ایمان و مدد کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ (7) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے رسولوں کی تشریف آوری کے بارے میں بتایا گیا۔(پ4، اٰل عمرٰن: 144، پ17، الانبیاء:41، پ7، الانعام:34) لیکن آپ کے بعد کسی بھی رسول کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔ (8) حضرت عیسیٰ علیہ الصّلٰوۃ والسَّلام نے تورات کی تصدیق کی اور رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد کی بِشارت دی۔(پ28، الصف:06) جبکہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی بشارت نہیں دی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لائے ہوئے دین کے پہلو سے دیکھا جائے تو (9) اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دین کامل کردیا۔(پ6، المآئدہ:03) کہ یہ پچھلے دینوں کی طرح مَنْسُوخ نہ ہوگا بلکہ قیامت تک باقی رہے گا۔ (10) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے۔ (پ28، الصف:09) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قراٰنِ مجید کے پہلو سے دیکھا جائے تو (11) اللہ تعالیٰ نے کُتُبِ اِلٰھِیّہ پر ایمان سے متعلق قراٰن اور سابقہ کتابوں کا ذکر فرمایا۔ (پ1، البقرۃ:04، پ5، النسآء:136، 162) لیکن قراٰن کے بعد کسی اور آسمانی کتاب کا ذِکر نہیں کیا۔ (12) قراٰن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔(پ26، الاحقاف:29) لیکن اس نے اپنے بعد کسی کتاب کی تصدیق نہیں کی۔ (13) قراٰن تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔(پ30، التکویر:26) (14) قراٰن پوری انسانیت کے لئے ذریعۂ ہدایت ہے۔(پ1، البقرۃ:185)

آخر میں ایک حدیثِ پاک بھی ملاحظہ ہو، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمام انبیا کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے آس پاس چکّر لگا کر کہنے لگے: ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ (کی جگہ خالی ہے جو کھٹک رہی ہے) تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں۔

(مسلم، ص965، حدیث:5959)

حدیث شریف اور اس کی شرح

قید خانہ

مفتی ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ترجمہ: دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنّت ہے۔ (مسلم، ص 1210، حدیث: 7417)

اس حدیثِ مُبارَک کا ایک مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مؤمن کے لئے مکمل طور پر آزادی نہیں ہے کہ حلال و حرام کی پروا کئے بغیر زندگی بسر کرے بلکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین کے مطابق زندگی گزارنے کا **پابند** ہے اس اعتبار سے وہ احکامِ شرع کی قید میں رہ کر زندگی گزارتا ہے جبکہ کافر اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہوئے **آزاد** زندگی گزارتا ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہاں قید خانہ اور جنّت کو آخرت کے مقابلے میں بیان کیا گیا ہے یعنی جنّت میں مؤمن کیلئے جتنی نعمتیں ہیں اس کے مقابلے میں دنیا ایک قید کی طرح ہے اگرچہ یہاں بعض مؤمن کتنی ہی راحت کے ساتھ کیوں نہ ہوں لیکن یہ راحتیں جنّت کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اسی طرح کافر کیلئے جو دوزخ کے عذاب اور سختیاں ہیں اس کے مقابلے میں دنیاوی مشقتیں، تکلیفیں کچھ بھی نہیں لہٰذا وہ کفّار جو دنیا میں تکالیف و مشقتوں کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں مگر آخرت کے عذاب کے سامنے یہ تکالیف بھی ان کے لئے گویا کہ جنّت (یعنی باغ) ہیں۔

شارحِ مسلم امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی ہر مؤمن قید خانے میں ہے اور دنیا میں اسے حرام اور ناپسندیدہ خواہشات سے روک کر اطاعت و فرمانبرداری کا **پابند** کیا گیا ہے جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو راحت و سکون میں آجاتا ہے اور نقصان سے محفوظ اور ہمیشہ رہنے والی اُن نعمتوں کی طرف لوٹ جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے تیار کر رکھی ہیں اور کافر لئے صرف دُنیاوی نعمتیں اور آسائشیں ہیں اگرچہ (بعض کیلئے) وہ تھوڑی اور بدمزہ ہوں لہٰذا جب وہ مرتا ہے تو سخت اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، 9/93، جز:18)

مرقاۃُ المفاتیح میں ہے: مؤمن کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی آزمائشوں پر صبر کرتا رہے اور جو اس کی تقدیر میں لکھا ہے اس پر راضی رہے حدیثِ قُدسی میں ہے کہ جو میرے لکھے ہوئے پر راضی نہ ہو اور مصیبتوں پر صابر نہ ہو تو اُسے چاہئے کہ میرے علاوہ رَبّ تلاش کرلے۔
(مرقاۃ المفاتیح، ج4/44، تحت الحدیث:1569)

حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ میں ہے: (دنیا) مؤمن کے لئے قید خانہ ہے کہ اگرچہ وہ نعمتوں میں زندگی گزارے کیونکہ جنّت ان نعمتوں سے بہتر ہے اور (دنیا) کافر کے لئے جنّت ہے اگرچہ وہ تکالیف بھری زندگی گزارے کیونکہ آگ کا عذاب اس سے بھی بُرا ہے۔ (حاشیۃ السندی علی ابن ماجہ، 4/428، تحت الحدیث: 4113)

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مِرْاٰۃُ المَنَاجِیح میں لکھتے ہیں: یعنی مؤمن دنیا میں کتنا ہی آرام میں ہو مگر اُس کے لئے آخرت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا جیل خانہ ہے جس میں وہ دل نہیں لگاتا۔ جیل اگرچہ اے کلاس ہو پھر بھی جیل ہے اور کافر خواہ کتنے ہی تکالیف میں ہو مگر آخرت کے عذاب کے مقابل اس کے لئے دنیا باغ اور جنّت ہے وہ یہاں دل لگا کر رہتا ہے لہٰذا حدیث شریف پر یہ اعتراض نہیں کہ بعض مؤمن دنیا میں آرام سے رہتے ہیں اور بعض کافر تکلیف میں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: اے ابوذر! دنیا مؤمن کی جیل ہے اور قبر اس کے چھٹکارے کی جگہ، جنّت اس کے رہنے کا مقام ہے اور دنیا کافر کے لئے جنّت ہے، موت اس کی پکڑ کا دن اور دوزخ اس کا ٹھکانا۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/4)

جنّتیوں کا کھانا پینا

ابو قربان رضا عطاری مدنی

جنّت کیا ہے؟ جنّت ایک ایسی شاندار و بے مثال جگہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایمان والوں کے لئے بنائی ہے اور اِس میں ایسی نعمتیں رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ ہی کسی دل میں اُن کا خیال آیا۔ جنّت کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ صِرف سمجھانے کے لئے ہوتا ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ ترین چیز کا بھی جنّت کی کسی نعمت سے کوئی مقابلہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/152 مفہوماً) **جنّت کہاں ہے؟** صحیح ترین قول یہ ہے کہ جنّت ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص177) **جنّتیں کتنی ہیں؟** جنّتیں آٹھ ہیں، جن کے نام یہ ہیں: (1) دارُالْجَلال (2) دارُالْقَرار (3) دارُالسَّلام (4) جَنّۃُعَدْن (5) جَنّۃُالْمَاْوٰی (6) جَنّۃُالْخُلْد (7) جَنّۃُ الْفِرْدَوس (8) جَنّۃُالنَّعیم۔ (روح البیان، 1/82)

جنّت کے بارے میں عقائد (1) جنّت پیدا ہوچکی ہے، ایسا نہیں ہے کہ بعد میں پیدا ہوگی۔ (الفقہ الاکبر، ص176) (2) جنّت کا انکار کرنے والا کافِر ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/150) (3) جنّت ہمیشہ رہے گی، کبھی فنا نہ ہوگی۔ (الفقہ الاکبر، ص179) (4) جنّتی جنّت میں ہمیشہ رہیں گے۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص180)

جنّتی کھانے ❁ جنّت میں جاتے ہی سب سے پہلے جس کھانے کی دعوت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہوگا جو بہت ہی لذیذ ہوتا ہے۔ (بخاری، 2/605، حدیث:3938، مرقاۃ المفاتیح، 10/189) ❁ جنّت میں ہر قسم کا لذیذ کھانا موجود ہوگا ❁ جو کھانا چاہیں گے فوراً سامنے پیش ہوجائے گا ❁ کسی پرندے کو دیکھ کر کھانے کا دل کرے گا تو فوراً بُھنا ہوا حاضِر ہوجائے گا ❁ جتنا کھائیں گے لذّت میں اِضافہ ہوتا جائے گا ❁ ہر نوالے میں 70 قسم کے الگ الگ ذائقے ہوں گے جو ایک ہی ساتھ محسوس ہوں گے ❁ ہر جنّتی کو 100 آدمیوں کے برابر کھانے کی طاقت دی جائے گی ❁ کھانا کھانے کے بعد ایک مُشکبار ڈکار آئے گی، مُشکبار ہی پسینہ نکلے گا اور سب ہَضم ہوجائے گا۔ (بہارِ شریعت، 1/156-157 ماخوذاً)

جنّتی مشروبات ❁ جنّت میں چار نہریں ہیں: (1) پانی کی (2) دودھ کی (3) شہد کی (4) پاکیزہ شراب کی ❁ ہر نَہر کا ایک کنارہ موتی کا جبکہ دوسرا یاقوت کا ہوگا ❁ نَہروں کی زمین خالص مُشک کی ہوگی۔ (بہارِ شریعت، 1/155) ❁ جب جنّتی پانی کی نَہر سے پی لیں گے تو اُنہیں کبھی موت نہ آئے گی، جب دودھ کی نَہر سے پی لیں گے تو ایسے فربہ ہوجائیں گے کہ کبھی لاغر نہ ہوں گے، جب شہد کی نَہر سے پی لیں گے تو کبھی بیمار نہ ہوں گے، جب پاکیزہ شراب کی نَہر سے پی لیں گے تو ایسے خوش ہوجائیں گے کہ کبھی غمگین نہ ہوں گے۔ ❁ جنّت میں چند چشمے بھی ہیں جن کے نام یہ ہیں: (1) کافُور (2) زَنْجَبِیْل (3) سَلْسَبِیْل (4) رَحِیْق (5) تَسْنِیْم۔ (روح البیان، 1/82-83) ❁ جب بھی کوئی مشروب پینا چاہیں گے فوراً کوزے ہاتھ میں آجائیں گے جن میں اُن کی خواہش کے مطابق دودھ، شراب یا شہد موجود ہوگا ❁ پینے کی طاقت بھی 100 آدمیوں کے برابر دی جائے گی۔ (بہارِ شریعت، 1/156-157)

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص37)

12 مدنی کام
(بعدِ فجر مدنی حلقہ)

صبح کا آغاز

ابرار اختر قادری عطاری

حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیّدنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اے ابوذر! تمہارا صبح کے وقت کتابُ اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لئے چلنا تمہارے لئے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے جانا خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے، تمہارے لئے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔(ابن ماجہ،1/142، حدیث:219)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مُبارَک میں صبح کے وقت قراٰنِ پاک سیکھنے کی فضیلت ارشاد ہوئی ہے۔ ہمارے اَسلاف نہ صرف خود کثرت سے تلاوتِ قراٰنِ پاک کیا کرتے تھے بلکہ دوسروں کو قراٰنِ پاک پڑھنا بھی سکھایا کرتے تھے جبکہ آج کا مسلمان کبھی اپنی دنیاوی تعلیم تو کبھی کام کاج اور گھریلو مصروفیات کا بہانہ بناکر تو کبھی دن بھر کی تھکاوٹ کا عذر پیش کرکے قراٰن سیکھنے یا اس کی تلاوت سے دور بھاگتا نظر آتا ہے صبح کے سہانے وقت میں کہ عام طور پر کوئی خاص مصروفیات نہیں ہوتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ان لمحات میں ثواب کمانے، ہمیں اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے اور اپنی صبح کا آغاز قراٰنِ پاک اور علمِ دین سیکھنے سے کرنے کا آسان ذریعہ بصورت **بعدِ فجر مَدَنی حلقہ** دیا ہے۔ بَعْدِ فَجْر مَدَنی حَلَقہ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام ہے۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ روزانہ بعدِ فَجْر کنزُالایمان شریف سے 3 آیات کا تَرجَمہ اور تفسیر **صِراطُ الْجِنان/خَزَائِنُ الْعِرْفان/ نُورُ الْعِرْفان** سے ان آیات کی تفسیر دیکھ کر سُنائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شہرۂ آفاق تالیف ''فیضانِ سنّت'' کے ترتیب وار چار صفحات اور مَنْظُوم شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ شریف پڑھنے کے بعد دُعا کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے کہ نَمازِ فَجْر کے بعد نَمازِ اِشْراق وچاشت تک کا وَقْت مَسْجِد ہی میں گزارتے بلکہ خود حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بھی یہی مَعْمُول مُبارَک تھا۔(مسلم،ص263، حدیث:1526 مفہوماً) لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نمازِ فجر باجماعت ادا کریں اور نماز کے بعد اشراق و چاشت تک مسجد ہی میں ٹھہر کر مدنی حلقے میں شرکت کریں۔

بعدِ فجر مَدَنی حَلَقے کے فوائد ● مدنی حلقے میں شرکت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ● فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر عمل کی سعادت ملتی ہے ● قراٰن صحیح پڑھنے/ سننے کی سعادت ملتی ہے ● درسِ فیضانِ سنّت سے فرائض و سُنَن کا عِلْم حاصل ہوتا اور جہالت دور ہوتی ہے ● شجرہ شریف کی برکت سے بزرگانِ دین کا فیض نصیب ہوتا ہے اور دلوں میں اَسلاف کی مَحبَّت بھی پیدا ہوتی ہے ● ان کا شُمار ذِکْرُ اللہ کرنے والوں میں ہوتا ہے ● ایمان کی حفاظت کی سوچ ملتی ہے ● سنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بنتا ہے ● نَمازِ اِشْراق وچاشت پر پابندی کی سَعادت ملتی ہے اور ● مَدَنی کاموں میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی
فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے
(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص493)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

محرمُ الحرام میں نئی چیز خریدنا یا پہننا کیسا؟

سوال: کیا محرمُ الحرام میں اپنے لئے کوئی نئی چیز خرید یا پہن سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! محرمُ الحرام میں اپنے لئے نئی چیز خرید بھی سکتے ہیں اور پہن بھی سکتے ہیں یہاں تک کہ عاشورا (یعنی دس[10] محرم الحرام) کے دن بھی اگر کوئی نئی چیز خرید کر استعمال میں لائے تو یہ بھی بِلا کراہت جائز ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

بچوں کا گڑیا، بھالو وغیرہ سے کھیلنا کیسا؟

سوال کیا بچوں کا گڑیا، بھالو وغیرہ سے کھیلنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! بچوں کا گڑیا، بھالو وغیرہ سے کھیلنا جائز ہے مگر انہیں تعظیم کی جگہ جیسے الماری یا شوکیس یا مچان وغیرہ پر سجا کر رکھنا ناجائز ہے کہ گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے، بس یہ الٹ پلٹ اور بے ترتیب ٹھوکروں ہی میں پڑے ہوں، انہیں سجا کر نہ رکھا جائے اور اگر کسی نے ان چیزوں کو شوکیس وغیرہ میں سجا کر رکھا ہے تو وہ اس سے توبہ کرے اور شوکیس وغیرہ میں ان کی جگہ خوبصورت گلدستے یا پھر کوئی ایسی کار یا ہوائی جہاز وغیرہ رکھ لیجئے جس پر کسی جاندار کی تصویر نہ بنی ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

محرمُ الحرام میں قربانی کا بچا ہوا گوشت کھانا کیسا؟

سوال: کیا محرمُ الحرام میں قربانی کا بچا ہوا گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! محرمُ الحرام میں قربانی کا بچا ہوا گوشت کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محرمُ الحرام میں خاص طور پر عاشورا (یعنی دس[10] محرم الحرام) کے دن گوشت نہیں کھانا چاہئے، یہ غلط ہے۔ پورے سال میں ایسا کوئی دن نہیں ہے کہ جس میں مطلقاً گوشت کھانا منع ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی چیز کے نیچے دَب کر مَر جانے والے کو شہید کہنا کیسا؟

سوال: جو شخص کسی چیز کے نیچے دَب کر مَر جائے تو اُسے شہید کہہ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسلمان کسی چیز مثلاً دیوار، بڑے پتھر یا لوہے وغیرہ کے نیچے دَب کر مَر جائے تو وہ شہید ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا صرف 10 محرمُ الحرام کا ہی روزہ رکھنا چاہئے؟

سوال: کیا 10 محرمُ الحرام کے ساتھ 9 یا 11 محرمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ سکتے ہیں یا صرف 10 محرمُ الحرام کا ہی روزہ رکھنا چاہئے؟

جواب: 10 محرمُ الحرام کے ساتھ 9 یا 11 محرمُ الحرام کا بھی روزہ رکھ سکتے ہیں بلکہ اس کی تو حدیثِ پاک میں تعلیم ارشاد فرمائی گئی ہے جیسا کہ مسندِ امام احمد میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسندِ امام احمد، 1/518، حدیث:2154)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے کس کی وراثت تقسیم ہوئی؟

سوال: اسلام میں سب سے پہلے کس کی وراثت تقسیم کی گئی؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلے صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وراثت تقسیم کی گئی۔

(ماخوذ از ترمذی، 4/28، حدیث:2099)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

”بھاڑ میں جا!“ کہنا کیسا؟

سوال: یہ محاورہ ”بھاڑ میں جا“ کہنا کیسا ہے؟

جواب: ”بھاڑ“ چولہے کو کہتے ہیں اور اس طرح کے محاورے ”بھاڑ میں جا“ یا ”بھاڑ میں گیا“ کسی کو حقیر سمجھتے ہوئے کہے جاتے ہیں جو کہ دل آزار ہیں۔ ظاہر ہے جن کو اس طرح کے محاورے کہیں گے تو ان کا دل دکھے گا اور نفرتیں کم ہوجانے کے بجائے مزید بڑھیں گی لہٰذا ایسے محاورے استعمال کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ کسی کی دل آزاری جہنّم کی حقداری کا سبب بن سکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوتے ہوئے منہ سے نکلنے والے پانی کا حکم

سوال: اگر کسی کے منہ سے رات کو سوتے ہوئے پانی نکلتا ہو تو یہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: بعض کے منہ سے رات کو سوتے ہوئے بغیر جھاگ کا پانی نکلتا ہے اور بعض کے جاگتے ہوئے بھی نکلتا ہے، اسے عموماً لوگ ”رال“ بولتے ہیں جو کہ تھوک ہی ہوتا ہے، چاہے اس میں بدبو آئے یا نہ آئے یہ پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 1 الف/352)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

پوری دنیا پر حکومت کرنے والے چار[4] بادشاہ

سوال: کیا کوئی ایسا بادشاہ بھی گزرا ہے جس نے پوری دنیا پر حکومت کی ہو؟

جواب: چار[4] بادشاہ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی تھی، ان میں سے دو مسلمان بادشاہ ہیں (1) حضرتِ سیّدنا سلیمان علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام (2) حضرتِ سیّدنا سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور دو کافر (3) نمرود (4) بُخت نَصَّر۔

(صاوی، 4/1216، پ16، الکہف: تحت الآیۃ:83)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھیں یا اُتار کر؟

سوال: جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھیں یا اُتار کر؟ نیز بعض لوگ جوتے اُتار کر اُن پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں تو اُن کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر جوتا پہن کر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اتار کر اس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی تو ان کی نماز نہ ہوئی۔ احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تَلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خَلل نہ آئے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/188) (نمازِ جنازہ اور دیگر نماز کے مسائل جاننے کے لئے ”نماز کے احکام (حنفی)“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

10 محرم الحرام نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ شہادت ہے، اس مُناسبت سے قصیدۂ نور کے دو اشعار مع شرح ملاحظہ فرمائیے:

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سِبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ تَوْاَم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص249)

الفاظ و معانی مشابہ: ہم شکل۔ سِبْطَین: دو نواسے۔ جاموں: جامہ کی جمع، لباس۔ عیاں: ظاہر۔ خطِ تَوْاَم: اس خط کو کہتے ہیں جس میں ایک کاغذ کے دو ٹکڑے کر کے خط کے مضمون کو ان دونوں ٹکڑوں میں اس طرح تقسیم کر دیا جاتا ہے کہ دونوں کو ملائے بغیر مضمون کی سمجھ نہ آسکے۔

(فنِ شاعری اور حسان الہند، ص178 مفہوماً)

شرح کلامِ رضا حضرتِ سیدنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَر سے لیکر سینے تک جبکہ شہیدِ کربلا حضرتِ سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے سے پاؤں تک اپنے ناناجان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے مُشابہ تھے۔ جس طرح خطِ تَوْاَم کے دونوں ٹکڑوں کو ملانے سے خط کا مضمون سامنے آجاتا ہے اسی طرح حَسَنَین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی ایک ساتھ زیارت کرنے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا نورانی سراپا نظر آتا تھا۔ حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان جبکہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے سے نیچے کے حصّے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے بہت مشابہ تھے۔ (ترمذی، 5/430، حدیث:3804)

ابوالحسان عطاری مدنی

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہا) اَز سر تا قدم بالکل ہم شکلِ مصطفٰی تھیں صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور آپ کے صاحبزادگان میں یہ مشابہت تقسیم کردی گئی تھی۔ حضرت حسین کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور کے مشابہ تھی علی جدّہٖ وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام! حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کے مشابہ کردے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے تو جسے خدا تعالٰی اپنے محبوب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کے مشابہ کرے اس کی محبوبیت کا کیا حال ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/480 ملخصاً) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی اس مشابہت کو امامِ اَہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں ایک اور مقام پر یوں بیان فرمایا ہے:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثَقَلَین
اِس نُور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حَسَنَین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصّے کیے
آدھے سے حَسَن بنے ہیں آدھے سے حُسَین

(حدائقِ بخشش، ص444)

اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

مقامِ ابراہیم

محمد بلال رضا عطاری مدنی

خانۂ کعبہ کی تعمیر کے دوران جب دیواریں سر سے اونچی ہونے لگیں تو حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ایسا پتّھر لانے کا فرمایا جس پر کھڑے ہو کر تعمیراتی کام کر سکیں، چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام قریب ہی موجود دنیا کے پہلے پہاڑ "اَبُو قُبَیْس" کی طرف تشریف لے گئے، راستے میں حضرتِ سیّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ملے اور اَبُوقُبَیْس میں موجود دو مُبارک پتّھر دکھائے، یہ پتّھر حضرتِ سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ جنّت سے دنیا میں آئے تھے لیکن حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام نے **"طوفانِ نوح"** کے خوف سے اِنہیں اِس پہاڑ میں چھپا دیا تھا۔ حضرتِ سیّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک پتّھر خانۂ کعبہ میں لگانے اور دوسرے پتّھر پر کھڑے ہو کر تعمیراتی کام کرنے کی عرض کی، چنانچہ جس پتّھر کو خانۂ کعبہ میں لگایا گیا اُسے **"حجرِ اَسود"** کہا جاتا ہے اور جس پتّھر پر کھڑے ہو کر حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے تعمیراتی کام کیا اُسے **"مقامِ ابراہیم"** (ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے کھڑے ہونے کی جگہ) کہا جاتا ہے۔

"مقامِ ابراہیم" کے متعلق چند مدنی پھول

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید میں "مقامِ ابراہیم" کے پاس نماز پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ اِسی پتّھر پر کھڑے ہو کر حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حج کا اِعلان فرمایا تھا۔ اِس پتّھر کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ تعمیر کے دوران خانۂ کعبہ کی عمارت جیسے جیسے بلند ہوتی جاتی یہ پتّھر بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارک قدم پتّھر کے جس حصے پر لگے تھے وہ نرم ہو گیا تھا اور قدموں کا نشان پتّھر پر چھپ گیا تھا۔ یہ پتّھر خانۂ کعبہ سے تقریباً سوا13(13.25) میٹر دور مشرق کی جانب جلوہ فرما ہے۔ پتّھر میں ہر قدم کی لمبائی 22 سینٹی میٹر اور چوڑائی 11 سینٹی میٹر ہے جبکہ ایک قدم کی گہرائی 10 سینٹی میٹر اور دوسرے کی 9 سینٹی میٹر ہے۔ اب پتّھر پر اُنگلیوں کے نِشان نہیں ہیں کیونکہ پہلے یہ پتّھر کسی فریم یا (Box) میں محفوظ نہیں تھا اور لوگ بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اِسے چُھوتے اور چومتے تھے، اِس لئے اُنگلیوں کے نشانات باقی نہ رہے۔ 20ویں صَدی عیسوی میں اِس پتّھر کو چاندی کے صندوق میں رکھ کر اوپر ایک گنبد جیسا 18 مُرَبّع میٹر کا کمرہ بنا دیا گیا تھا، چونکہ یہ کمرہ طواف میں رکاوٹ بنتا تھا اِس لئے اس کی جگہ شیشے کا ایک خول تیّار کیا گیا، پتّھر کو شاندار کِرِسٹل میں رکھ کر آس پاس سونے کا پانی چڑھی ہوئی جالی لگا دی گئی، باہر 10 ملی میٹر ایسا شیشہ لگا دیا گیا جو Bullet Proof ہونے کے ساتھ ساتھ Heat Proof بھی ہے۔ خوش نصیب آج بھی اِس مُبارک پتّھر کی زِیارت کرتے ہیں۔

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والی ہو جاتی ہے۔ ایسی جگہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی جائے اور دعا مانگی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عبادت اور دعا کو جلد قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ والوں کے قدموں کے نشان کی عظمت کا یہ عالَم ہے تو خود اُن کے مُبارک قدموں کا کیا عالَم ہوگا! جس طرح اللہ کے خلیل حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں کے نشانات کے قریب نماز پڑھنے والوں کو خوب برکتیں نصیب ہوتی ہیں اُسی طرح اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُر اَنوار کے سامنے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں پر بھی خوب خوب رحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (ماخوذ از پ1، البقرۃ: 125، تفسیرِ عزیزی، 1/564-565، درِ منثور، 1/296، فضائلِ دعا، ص131، فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/677)

مجلس دارالمدینہ (شعبہ نصاب)

بچّو! ان سے بچو

(1) لیٹ (Late) ہونا دیر سے اسکول جانے سے بچئے! اس سے آپ کا سبق بھی ضائع ہوگا، استاد صاحب کی نظر میں آپ کا امیج بھی خراب ہوگا، خدانا خواستہ یہ عادت پڑ گئی تو آگے چل کر بہت نقصان ہوسکتا ہے۔ (2) نظم وضبط (Discipline) کی خلاف ورزی اسکول کے اصولوں کی ہمیشہ پابندی کیجئے، اس سے کارکردگی کے ساتھ ساتھ آپ کی شخصیت بھی بہتر ہوگی۔ (3) گھر کا کام (Home Work) نہ کرنا گھر پر کرنے کے لئے جو کام دیا جائے وہ لازمی کیجئے، اس سے آپ کا تعلیمی معیار بہتر ہوگا نیز امتحانات میں کافی آسانی ہوگی۔ روز کا کام روز نہ کرنے سے کام بڑھ جاتا اور بہت آزمائش ہوتی ہے، کہا جاتا ہے: **"آج کا کام کل پر مت ڈالو! کل دوسرا کام ہوگا"** اس لئے آج کا کام آج ہی کر لینے کی عادت بنائیے۔

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

سید منیر رضا عطاری مدنی

کاش بیل لومڑی کی بات نہ سنتا!

کسی جنگل میں دو بیل مِل جُل کر رہا کرتے تھے، شیر جب بھی اُن پر حملہ کرتا دونوں مل کر اس کا مقابلہ کرتے اور شیر کو بھگا دیتے، کافی کوششوں کے بعد بھی جب شیر اُن کا شکار کرنے میں ناکام رہا تو اُسے ایک ترکیب سوجھی، چنانچہ ایک دن شیر نے لومڑی کو ایک بیل کے پاس بھیجا کہ اس کے کان بھرے اور دوسرے بیل سے اس کی دوستی ختم کروادے۔ لومڑی بیل کے پاس پہنچی اور کہنے لگی: کبھی تم نے سوچا ہے کہ جب کبھی تمہارا شیر سے مقابلہ ہوتا ہے تو تمہارا ساتھی تمہیں کیوں آگے کر دیتا ہے؟ اس لئے کہ شیر کے پنجے اور دانتوں سے تم ہی زخمی ہو اور خود شیر پر پیچھے سے حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کی جان بچی رہے، ایسے مفاد پرست سے دوستی اچھی نہیں۔ بیل اُس کی باتوں میں آگیا اور دوسرے بیل سے الگ ہوگیا، پھر کیا تھا! اگلے ہی دن شیر نے دوسرے بیل پر حملہ کر دیا، بیچارہ اکیلا ہونے کی وجہ سے مُقَابَلہ نہ کر سکا اور شیر کی خوراک بن گیا، اِس کے بعد شیر نے پہلے بیل پر حملہ کر کے اُسے بھی چیر پھاڑ دیا اور یوں اِتّحاد ختم ہونے کی وجہ سے دونوں بیلوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ (مثنوی کی حکایات، ص304 ملخصاً)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! • اِتّحاد بہت بڑی طاقت ہے • ایک دھاگے سے بکری کے بچّے کو بھی نہیں باندھا جاسکتا لیکن دھاگوں سے مل کر بنا ہوا رَسّا بڑے بڑے جانوروں کی لگام بن جاتا ہے • سارے مسلمان ایک جِسْم کی طرح ہیں، جس طرح جِسْم کا کوئی حصّہ زخمی ہو جائے تو سارا جِسْم درد محسوس کرتا ہے، اِسی طرح اگر ہم بھی اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف محسوس کرنا شروع کر دیں تو غم دُور اور مُعَاشَرہ پُر سُکون ہو سکتا ہے • اِتّحاد کی فضا قائم کرنے کے لئے ہمارا کردار یہ ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے دَرَجے (Class) کے طلبہ، اپنے مَحَلّے اور خاندان کے افراد کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں • دل دُکھانے سے بچیں • جتنا ہوسکے سب کے کام آئیں • عزت واِحترام کریں • اپنی شرارتوں کے ذریعے اُنہیں تنگ نہ کریں۔ اِس طرح آپس میں محبت پیدا ہوگی اور اِتّفاق واِتّحاد کی راہ ہموار ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے لئے

ذوالقرنین عطاری مدنی

ضد کیوں؟

فرضی حکایت سلیم بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا، چنانچہ سبھی اسے بہت پیار کرتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ماں باپ کے لاڈ پیار کا غلط فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ نت نئی فرمائشیں کرتا، پھر اپنی بات مَنوانے کے لئے ضد پر اَڑ جاتا اور مَنوا کر ہی دَم لیتا۔ امّی ابّو سلیم کی ضِد اور بلاوجہ کی فرمائشوں سے پریشان رہنے لگے اور اسے سمجھانے کی بہت کوشش کرتے، لیکن وہ کسی صورت اس بُری عادت (Bad habit) کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہو رہا تھا۔

ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ گھر کی چھت (Roof) پر کھیلنے کے لئے جانے لگا تو امّی نے اسے روکا کہ بیٹا! چھت پر نہ کھیلو، وہاں سے گِرنے کا خطرہ ہوتا ہے، سلیم کہنے لگا: امّی! مجھے چھت پر زیادہ مزہ آتا ہے اس لئے میں وہیں کھیلوں گا، سلیم کی ضد سے وَاقِف امّی یہ کہہ کر خاموش ہو گئیں کہ خیال سے کھیلنا اور چھت کے کنارے کی طرف نہ جانا۔

سلیم کو تو کھیلنے سے مطلب تھا، امّی کی نصیحت سُنی اَن سُنی کر دی اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے چھت پر چلا گیا۔ بھاگتے دوڑتے اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ وہ چھت کے کنارے تک پہنچ چکا ہے، اس نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر دیر ہو چکی تھی، اس کا پاؤں پھسلا اور وہ چھت سے نیچے صحن میں آگرا۔ اسے جلدی جلدی ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، اسے ٹانگوں اور جسم کے دوسرے حِصّوں پر چوٹیں آئیں، مگر خیریت رہی کہ کوئی ہڈی نہ ٹوٹی۔ ڈاکٹر نے اس کی مرہم پٹی کی اور اِنجکشن (injection) لگا کر بستر پر لٹا دیا۔ چوٹوں کی وجہ سے اسے کافی درد ہو رہا تھا، جب درد میں کچھ کمی ہوئی تو اسے احساس ہونا شروع ہوا کہ واقعی! امّی جان نے میری بھلائی کے لئے ہی چھت پر کھیلنے سے منع کیا تھا، کاش! میں ضد نہ کرتا اور ان کی بات مان لیتا تو آج زخمی حالت میں بستر پر نہ پڑا ہوتا! امی اس کے سرہانے بیٹھی تھیں، پریشانی ان کے چہرے سے ظاہر تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے تَر تھیں، سلیم نے امی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہنے لگا: آئندہ میں ضد نہیں کروں گا اور آپ کی بات مانوں گا۔ بیٹے کو نادِم دیکھ کر امّی نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اور جلد صحت یابی کی دعائیں دینے لگیں۔

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اس حکایت سے ہمیں تین باتیں سیکھنے کو ملیں (1) کھانے پینے، آنے جانے، کپڑے پہننے اور کھیلنے وغیرہ کے معاملات میں ضِد نہیں کرنی چاہئے۔ (2) وقت بے وقت بے جا فرمائشیں نہیں کرنی چاہئیں۔ (3) امّی ابّو جس کام سے منع کریں اس سے رُک جانا چاہئے کہ اس میں ہماری ہی بھلائی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالٰی سب مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تجوید سیکھنا فرض ہے

اتنی تجوید کہ (ایک) حرف (کی ادائیگی) دوسرے (حرف) سے صحیح ممتاز ہو، فرضِ عین ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے (یعنی بالکل درست نہ ہوگی)۔ (فتاویٰ رضویہ، 3/253)

(دُرُست مخارج کے ساتھ قراٰنِ مجید پڑھنا سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے امامت کورس اور قاعدہ ناظرہ کورس میں شمولیت اختیار کیجئے، نیز مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنا بھی مفید ترین ہے)

26 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رحمہم اللہ المُبِین کے اَنمول فرامین

جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیّت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

1 ارشادِ سَیِّدُنا زید بن اسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو بھلائی کی چابیاں اور بُرائی کے تالے ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کے تالے اور بُرائی کی چابیاں ہوتے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء، 3/258)

2 ارشادِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: شیطان کو اولادِ آدم میں زیادہ سونے اور زیادہ کھانے والا سب سے زیادہ پسند ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 4/61)

3 ارشادِ سَیِّدُنا محمد بن علی باقر علیہ رحمۃ اللہ الغافر: وَاللہِ لَمَوْتُ عَالِمٍ اَحَبُّ اِلٰی اِبْلِیْسَ مِنْ مَّوْتِ سَبْعِیْنَ عَابِدًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عالِم کی موت شیطان لعین کو 70 عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 3/214)

4 ارشادِ سَیِّدُنا ابوحازم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: بے شک آخرت کا سازوسامان (دُنیوی زندگی میں) بہت سَستا ہے، لہٰذا اس سستے زمانے میں اسے زیادہ سے زیادہ اکٹھا کرلو کیونکہ جب اس کے خرچ کا دن آئے گا تو پھر یہ نہ تھوڑا حاصل ہوسکے گا نہ زیادہ۔ (تاریخ ابن عساکر، 22/53)

5 ارشادِ سَیِّدُنا طَلْق بن حبیب علیہ رحمۃ اللہِ المُجیب: اے ابنِ آدم! دنیا تیرا گھر نہیں ہے لہٰذا تو اس میں کوئی چیز بھی جمع نہ کر، اے ابنِ آدم! باطنی معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر جس کے ساتھ تو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا۔(حلیۃ الاولیاء، 3/76)

6 ارشادِ سیّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر علیہ رحمۃ اللہِ القدیر: عِلْم کی میراث سونے (چاندی) کی میراث سے بہتر ہے اور نیک سیرت ہونا موتیوں سے بہتر ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 3/79)

7 ارشادِ سَیِّدُنا طاؤس بن کیسان علیہ رحمۃ المنّان: ابنِ آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری میں کراہنا بھی۔ (صفۃ الصفوۃ، 2/190)

8 ارشادِ سَیِّدُنا میمون بن مہران علیہ رحمۃ المنّان: عیب نکالنے والے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء، 4/95)

9 ارشادِ سَیِّدُنا ابراہیم نخعی علیہ رحمۃ اللہ الولی: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عِلْم حاصل کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اتنا عطا فرمائے گا جو اس کو کفایت کرے گا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 8/279)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنی تحریر و تقریر سے بَرِّعظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ارشادات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔

1 عالَم میں انبیاء علیہمُ السّلام اور اولیاء قُدِّسَتْ اَسْرارُہُم کا تَصَرُّف حیاتِ دُنیوی میں اور بعدِ وِصال بھی بعطاءِ الٰہی جاری اور قیامت تک اُن کا دریائے فیض موجزن رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/613 تا 616 ملخصًا)

2 نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ (پتھر)، شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر (زبردستی) سے یا خود ہاتھ سے چھُوٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائے گا۔(فتاویٰ رضویہ، 12/385)

3 ایصالِ ثواب جس طرح منعِ عذاب (یعنی عذاب کے رُکنے میں) یا رفعِ عقاب میں باِذْنِ اللہ تعالیٰ کام دیتا ہے یونہی رفعِ درجات و زیادتِ حَسَنات (یعنی درجات کی بلندی اور نیکیوں کے اضافے) میں (کام دیتا ہے)۔(فتاویٰ رضویہ، 9/607)

4 جھوٹی باتیں کہہ کر حق کو ناحق یا ناحق کو حق بتانا یہودیوں کی خَصلَت (عادت) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/399)

5 جاہلوں سے فتویٰ لینا حرام ہے۔ مخالفانِ دین کی طرف رجوع کرنا سخت اَشد حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/426)

6 عَقل و نَقل و تجربہ سب شاہد ہیں کہ نفسِ امّارہ کی باگ (لگام) جتنی کھینچئے دبتا ہے اور جس قدر ڈھیل دیجئے زیادہ پاؤں پھیلاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/469)

7 نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصّہ پھینکا نہ جائے، جیسے زَردَہ یا حلوا یا خُشکہ (اُبلے ہوئے چاول) یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کرلی گئی ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/607)

8 مسلمانوں کو نَفْع رسانی (یعنی فائدہ پہنچانے) سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و رحمت ملتی ہے اور اس کی رحمت دونوں جہان کا کام بنا دیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/621)

9 بَرَکت والوں کی طرف جو چیز نسبت کی جاتی ہے اس میں بَرَکت آجاتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/614)

شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور کتب و رسائل سے ماخوذ

علم و حکمت کے مدنی پھول

شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

1 دل کی سختی کا ایک سبب ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا بھی ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

2 بزرگانِ دین رحمھم اللہ المُبِین کے واقعات سُن کر صرف سُبْحٰنَ اللہ نہ کہا جائے بلکہ اُن کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 5 جمادی الاُخریٰ 1438ھ)

3 آبِ زم زم کا ایک قطرہ، پانی سے بھری دیگ میں ڈال دیا جائے تو بَرَکت کے لئے کافی ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 20 جمادی الاُولیٰ 1438ھ)

4 اپنی اصلاح کی کوشش جاری رکھئے کیونکہ جو خود نیک ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی نیک گُمان (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے جبکہ جو خود بُرا ہو اُسے دوسرے بھی بُرے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ (شیطان کے بعض ہتھیار، ص35)

5 اچھی نیّت سے مُعاف کرنا کارِ ثواب ہے، معاف کرنے کا ایک دُنیوی فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کو معاف کیا جائے اس کے دل سے معاف کرنے والے کا بُغض و کینہ (دشمنی) نکل جائے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 21 محرم الحرام 1436ھ)

6 اپنے بچوں کے سامنے اس نیت سے اللہ اللہ کیا کریں کہ وہ بھی اللہ اللہ کرنے والے بن جائیں۔
(مَدَنی مذاکرہ، 14 جمادی الاُولیٰ 1438ھ)

7 نماز میں لباس عمدہ سے عمدہ ترین ہونا چاہئے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 7 جمادی الاُولیٰ 1438ھ)

8 آپ کی ایک مسکراہٹ کسی کی نسلوں کو سنوار سکتی ہے اور آپ کی ایک بے رُخی کسی کی نسلوں کو راہِ راست سے کوسوں دور کر سکتی ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1436ھ)

امیرِ اہلِ سنت کے والد کے لئے فاتحہ خوانی

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی مرحوم حاجی عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ الرّحمٰن کی برسی کے موقع پر امیرِ اہلِ سنّت کے گھر "بیتُ البقیع" میں فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کا سلسلہ ہوا جس کے آخر میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا کروائی۔ اس کے علاوہ پاکستان اور بیرون پاکستان متعدّد مقامات پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کا سلسلہ ہوا۔

روشن ستارے

عدنان احمد عطاری مدنی

اِمامُ العادِلِین

(حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ)

صحرائے عرب کی چلچلاتی اور سخت دھوپ میں ایک شخص اپنے سَر پر چادر ڈالے مدینہ منورہ زادھَا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً کی جانب بڑھ رہا تھا، راستے میں گدھے پر سوار ایک غلام کو دیکھا تو اس سے کہا: گرمی بہت ہے مجھے اپنے پیچھے سوار کرلو، غلام نے اس شخص کو پہچان لیا، فوراً اُتر کر عرض کی: آپ اس پر سوار ہو جائیے، مگر اس شخص نے کہا: تم سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے پیچھے بیٹھوں گا، غلام نے پھر عرض کی: آپ سوار ہو جائیے اور میں پیدل چلتا ہوں، مگر وہ شخص نہ مانا بالآخر غلام نے اس شخص کو اپنے پیچھے سوار کرلیا۔ دونوں سوار جب مدینۂ منوّرہ کی حدود میں داخل ہوئے تو لوگ اس شخص کو حیرت سے تک رہے تھے۔(تاریخ ابن عساکر، 44/318 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غلام کے پیچھے سوار ہونے والا کوئی عام آدمی نہ تھا بلکہ وہ عظیم ہستی تھی جس نے کفر و گمراہی کے شہروں میں ہدایت کی شمعیں روشن کیں، قیصر و کسریٰ کے غرور کو خاک میں ملایا، جس کے دورِ حکومت میں ایک ہزار سے زائد شہر فتح ہوئے، چار ہزار سے زائد مساجد تعمیر کی گئیں۔ یہ محترم ہستی امامُ العادِلین، غیظُ المنافقین، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عُمَر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ذاتِ مقدّسہ ہے۔ **کنیت، لقب، حلیہ مبارکہ** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کنیت "ابو حفص" اور لقب "فاروقِ اعظم" ہے۔ آپ دراز قد، بھاری جسم اور سفید رنگت والے جبکہ داڑھی مبارک گھنی اور گھنگریالی تھی۔(فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/59تا60) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ عامُ الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے، یوں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تاریخ ولادت 583 عیسوی ہے۔ **اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد** آپ اشرافِ قریش میں اپنی ذاتی و خاندانی وجاہت کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز تھے۔ آپ نے زمانۂ جاھلیّت میں کفّارِ مکّہ کے لئے کئی جنگوں میں سِفارت کے فرائض بھی سر انجام دیئے تھے۔(تاریخ الخلفاء، ص99 ملخصاً) ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ 39 مَردوں کے بعد، رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نبوت کے چھٹے سال ایمان لائے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایمان لانے پر مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی یہاں تک کہ کفّار و مشرکین یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ آج ہماری طاقت گھٹ کر آدھی رَہ گئی ہے۔ (در منثور، 4/487، پ10، الانفال: تحت الآیۃ:67) **مجاہدانہ زندگی** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تمام غزوات میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفّار سے لڑتے رہے۔ کئی مَعْرکوں میں سِپہ سالار کے فرائض بھی سر انجام دیئے جبکہ وزیر و مشیر کی حیثیت سے تمام اسلامی معاملات اور صُلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وفادار رفیقِ کار رہے۔(تاریخ ابن عساکر، 44/54-2-67، ریاض النضرۃ، 1/335 ملخصاً) **روشن سیرت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ زُہد و تقویٰ، عدل و انصاف اور خدا خوفی کے جس مقام پر فائز تھے وہ آپ ہی کا حصّہ ہے سفر ہو یا حَضَر، گھر میں ہوں یا باہر آپ نے اپنی زندگی نہایت سادَگی سے گزاری۔ جہاں آرام کرنا ہوتا تو زمین پر چادر بچھاتے اور اس پر لیٹ جاتے، کبھی درخت پر چادر ڈال کر اس کے سائے میں آرام کرلیتے۔(فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/64 ملخصاً) ایک مرتبہ خطبہ دیا تو اس وقت

بدن پر موجود چادر میں 12 پیوند لگے ہوئے تھے۔(الزھد لاحمد، ص152) **تکبر کو دور کردیا** ایک عظیم سلطنت کے عظیم امیر ہونے کے باوجود عاجزی کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار کندھے پر پانی سے بھرا ہوا مَشکیزہ اٹھایا ہوا تھا، کسی نے عرض کی: اے مسلمانوں کے امیر! یہ کام آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ فرمایا: میرے پاس لوگوں کے وفد دَر وفد آتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اپنے دل میں فخر وبڑائی کی لہر محسوس ہوئی لہٰذا مشکیزہ اٹھاکر اس لہر کو پاش پاش کردینا چاہتا ہوں۔ پھر انصاری صحابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر کے قریب تشریف لائے اور ان کے برتنوں کو پانی سے بھر دیا۔ (رسالہ قشیریہ، ص185) **خوفِ خدا اور عبادات** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مدینۂ منوّرہ کے بچّوں سے اپنے لئے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عُمَر بخشا جائے۔(فضائل دعا، ص112) آپ کی زبانِ اقدس پر اکثر "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" جاری رہتا تھا۔(ریاض النضرہ، 1/364) آخری عمر میں مسلسل روزے رکھنا شروع کردیئے تھے۔(ریاض النضرہ، 1/363) **زمانۂ خلافت** سن 13 ہجری میں مسندِ خلافت پر جلوہ فرما ہوئے اور دس سال چھ ماہ تک فائز رہے۔ **بیٹے پر گرفت** یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت اور تربیَت کا گہرا اثر تھا کہ اسلامی احکامات نافذ کرنے اور ان پر عمل کروانے میں کسی قسم کی رعایت نہیں کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ بازار میں ایک بہت موٹا اونٹ فروخت ہوتے دیکھا تو پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا: آپ کے بیٹے کا ہے، فوراً بیٹے کو بلوایا اور اونٹ کے موٹا تازہ ہونے کا سبب دریافت کیا، انہوں نے عرض کی: یہ اونٹ سرکاری چراگاہ میں چَرتا ہے اس لئے اتنا فربہ ہوگیا ہے۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا: اس اونٹ کو بیچ کر اونٹ کی عام رقم اپنے پاس رکھ لو اور باقی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادو۔ (تاریخ ابن عساکر، 44/326 ملخصاً) **اثاثہ جات کی فہرست** کسی شخص کو کسی صوبے پر حاکم مقرّر کرتے تو اس کے تمام مال و اثاثوں کی فہرست لکھوا کر اپنے پاس محفوظ کرلیتے تھے۔ بعد میں جن افسران کے اثاثے زائد ہوتے (اور وہ ان کی کوئی صحیح وجہ بیان نہ کرپاتے) تو ان اثاثوں کو بیتُ المال میں جمع کروانے کا حکم فرمادیتے۔(فتوح البلدان، ص307) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خود فرماتے تھے: لوگ تب تک راہِ راست پر رہتے ہیں جب تک ان کے راہنما اور سربراہ راہِ راست پر رہتے ہیں۔(طبقات ابنِ سعد، 3/222) **نماز کی اہمیت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نماز کے معاملہ میں کسی دوسری چیز کو اَہمیت نہ دیتے تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے تمام صوبوں کے گورنروں کے پاس یہ فرمان بھیجا کہ میرے نزدیک نماز تمہارے سب کاموں میں اہم ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی اختیار کی اس نے اپنا دین محفوظ کرلیا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ دیگر معاملات کو بھی ضائع کردے گا۔ (مؤطا امام مالک، 1/35، حدیث:6) **شہادت** تاریخِ عالَم کے اس عظیم حکمران کی پوری زندگی عزّت و شرافت اور عظمت کے کارناموں کی اعلیٰ مثال تھی، 26ذوالحجۃ الحرام کی صبح ایک مجوسی غلام ابولؤلؤ فیروز نے آپ پر فجر کی نماز کے دوران قاتلانہ حملہ کیا اور شدید زخمی کردیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، جب لوگ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اٹھاکر آپ کے گھر میں لائے تو مسلسل خون بہنے کی وجہ سے آپ پر غشی طاری ہوچکی تھی ہوش میں آتے ہی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا اور وضو کرکے نمازِ فجر ادا کی پھر چند دن شدید زخمی حالت میں گزار کر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ حضرتِ صُہَیْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یکم محرّم الحرام 24ہجری روضۂ رسول میں خلیفۂ اوّل حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔(طبقات ابن سعد، 3/266، 280، 281- تاریخ ابن عساکر، 44/422، 464) **بوقتِ شہادت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عُمرِ مبارک 63برس تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 537 ہے۔

سُسرالی رشتہ اللہ تعالٰی کی بڑی نعمت ہے جس کے ذریعے مختلف خاندان باہم ملتے ہیں اور معاشرہ مَربوط(جُڑا) رہتاہے، ساس، بہو اور داماد کی طرح سُسَر بھی اس رشتے کا اَہَم حصّہ ہے۔ سُسر گھر کا ایک اہم فرد ہونے کے ساتھ ساتھ عام طور پر گھر کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات و اَخلاقیات کی روشنی میں ایک سُسر کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کے متعلق چند مدنی پھول مُلاحظہ کیجئے: 1 بہو اور داماد سُسر کے لئے بیٹے اور بیٹی کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لئے ان کے ساتھ اپنی اولاد کی طرح شفقت و اُلفت رکھے۔ 2 بیٹے کا نکاح کر کے بہو گھر لانے یا بیٹی کو بیاہ کر اس کے گھر بھیج دینے کے بعد سُسر کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوجاتیں، بلکہ ان کا گھر آباد رکھوانے میں اس کا کردار اَہَم ہوتا ہے، چنانچہ اگر کبھی بیٹی اور داماد یا بیٹے اور بہو میں کسی بات پر تنازَعہ (رنجش۔ جھگڑا) ہوجائے، تو سُسر کو چاہئے کہ ان کے تنازعہ کو بڑھانے کے بجائے، ان میں صُلح کروانے کی کوشش کرے۔ اس مُعاملے میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عمل پیشِ نظر رکھے چنانچہ مروی ہے کہ ”رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لائے، تو حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکَریم کو گھر میں نہ پایا، فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ چپقلش ہے، وہ مجھ سے رُوٹھ کر چلے گئے اور میرے ہاں قیام نہ فرمایا، رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی سے فرمایا کہ دیکھو علی کہاں ہیں؟ وہ گئے (اور آکر) بتایا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (مسجد میں) تشریف لے گئے، حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکَریم لیٹے ہوئے تھے، ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمانے لگے: ”قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ اٹھو! اے ابو تُراب، اٹھو! اے ابوتُراب (ابوتُراب یعنی مٹی والے)۔“ (بخاری، 1/169، حدیث: 441) نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس مبارک عمل سے ان سُسر حضرات کو درس حاصل کرنا چاہئے جو ذرا سی بات پر بہو کو گھر سے نکالنے کا مطالبہ کردیتے ہیں یا داماد کی ذرا سی کوتاہی پر بیٹیوں کو اپنے گھر لے آتے ہیں۔ 3 بہو کسی معاملے میں کوئی غلَطی، کوتاہی کر بیٹھے تو بیٹے کو شکایتیں کرنے یا خود ڈانٹنے اور جھاڑنے سے پرہیز کرے بلکہ معاملے کی نوعیّت کے مطابق اصلاح کی کوشش کرے۔ 4 بہو کے سامنے اس کی ساس یعنی اپنی زوجہ سے لڑنا جھگڑنا بہو کی نظر میں ساس اور سُسر کی عزّت گرادیتا ہے، اسی طرح اپنے بیٹوں یعنی بہو کے شوہر، دیور، جیٹھ کو اس کے سامنے ڈانٹنا بھی نہایت ہی نامناسب ہے۔ ممکن ہے کہ سُسر کا رویّہ دیکھتے ہوئے بہو بھی ساس اور شوہر پر بھاری ہونے کی کوشش کرے اور یوں گھر کا امن و سکون داؤ پر لگ جائے۔ 5 شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سُسر اور بہو کے پردے کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”حُرمتِ مُصاہرت[1] کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حَرَج بھی نہیں بلکہ بحالتِ جوانی یا اِحتِمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے احتمال) کی صورت میں جیسا کہ اِس دَور میں پردہ کرنے ہی میں عافیّت ہے کیوں کہ حالات انتہائی ناگُفتہ بِہ (شرمناک) ہیں۔ سُسر اور بَہُو کے ”مسائل“ سننے میں آتے رہتے ہیں۔“ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص47) لہٰذا سُسر کو چاہئے کہ جس طرح بیٹی کو ہر کام کہہ لیتا تھا، بہو کے معاملے میں احتیاط برتے۔

---

(1) حرمتِ مصاہرت کے متعلق جاننے کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 7 کا مطالعہ کیجئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات سے انتخاب

حُقوقُ العباد کے معاملے میں احتیاط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے۔۔۔ کی خدمت میں نَدامت کے ساتھ سلام۔

29 جُمادَی الاُولیٰ 1433ھ (22.04.2012) کو بعدِ عصر رَمضان ہال (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی) میں کافی ساری بتّیاں روشن ہونے کی وجہ سے میں نے پریشان ہو کر آپ کو سب کے سامنے سمجھانے کی ترکیب کی، انداز میں بھی کچھ سختی آگئی میری دانست میں اتنی ساری بتّیوں کی اُس وقت چنداں حاجت نہیں تھی، صرف بَوقتِ ضرورت حسبِ ضرورت ہی بلب روشن کئے جانے چاہئیں۔ آہ! آخرت کا حساب!!! مجھے آپ کو اکیلے میں نرمی سے سمجھانا چاہئے تھا، ظنِّ غالب ہے کہ آپ کو ایذا پہنچی ہوگی، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں بھی توبہ کرلی ہے اور آپ سے بھی مُعافی کا طلبگار ہوں۔ براہِ کرم! مُعافی سے نواز کر اپنی رِضامندی کا مُژدہ سنا دیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ یعنی خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ اور علانیہ کی علانیہ۔ (معجم کبیر، 20/159، حدیث: 331) لہٰذا کل جو اسلامی بھائی موجود تھے اُن کو میری توبہ اور معافی مانگنے کی اطلاع دیکر احسان بالائے احسان فرمایئے۔ یہ چِٹھی بھی پڑھائی جاسکتی ہے۔ میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا فرماتے رہئے۔

۲۳ ع ۱۴

جوابی مکتوب دینے کیلئے آئی ہوئی رقم لوٹا دی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے بنتِ اعجاز حسین عطاریہ کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اللہ تعالیٰ آپ کو بے حساب بخشے، تقریباً ایک سال قبل شاید آپ نے ہمارے گھر فائل (ایصالِ ثواب وغیرہ کی)، مکتوب مع 126 روپے دیا ہو گا، وہ مجھے اب ملا ہے۔ مکتوب کے آخر میں سطر لکھی تھی "جواب دینے کیلئے..... جو مواد استعمال ہو گا قلم، پیپر، لفافہ وغیرہ اس کی رقم کُلّی اختیارات کے ساتھ اس میں ہے۔" رقم آپ نے مجھے تحفے میں نہیں دی ہے۔ (کہیں) یہ نہیں لکھا لہٰذا واپس حاضر کر رہا ہوں۔ ہاں! یہ عبارت نہ ہوتی تو پھر تحفہ ہونا سمجھ میں آجاتا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تمام جائز مُرادوں پر رحمت کی نظر فرمائے، اٰمین۔

گھر میں سب کو سلام۔

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

مرغی فروشوں کے لئے ایک اہم مسئلہ / پلاٹ کی رجسٹری کے نام پر مٹھائی لینا کیسا / امام کا حج کی چھٹیوں کی تنخواہ لینے کا حکم

مرغی فروشوں کے لئے ایک اہم مسئلہ

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم مخصوص تِکّہ شاپس(Shops) پر چکن کی سپلائی کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے طریقۂ کار پر شرعی راہنمائی درکار ہے۔ ہمارا طریقۂ کار یہ ہے:

ہم مرغی ہاتھ سے شرعی طریقۂ کار کے ساتھ ذَبْح کرتے ہیں۔ مرغی کی جان نکل جانے کے بعد اسے گرم پانی میں ڈالتے ہیں چند لمحوں کے بعد نکال کر ایک مشین کے ذریعے اس کے جسم سے تمام پَر اور بال صاف کر دیتے ہیں پھر اس کے اندر کی آلائش نکال کر پریشر کے ساتھ بہتے ہوئے پانی سے دھوتے ہیں اور اس کے چار پیس کر دیتے ہیں۔ سوالات یہ ہیں: (1) ذبح کرنے کے بعد مرغی کو گرم پانی میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟ (مرغی کو گرم پانی میں اس مقصد کے لئے ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کے بال اور پَر نرم پڑ جائیں اور انہیں اُتارنا آسان ہو جائے اس کے بغیر انھیں اُتارنا بہت دشوار ہے اور انہیں گرم پانی میں چند لمحوں کے لئے رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے پانی گوشت تک نہیں پہنچتا کیونکہ گرم پانی کا گوشت تک پہنچنا خود ہمارے لئے نقصان دہ ہے کہ گوشت کے جس حصے تک گرم پانی پہنچے گا گرم پانی اس حصے کو پکا دے گا اور گوشت کی رنگت تبدیل کر دے گا) (2) مرغی کی کھال کھانا جائز ہے یا نہیں؟ مرغی کے پَر اُتارنے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس کی کھال باقی رہے کہ تکہ میں اس کی کھال ذائقہ دار اور لذیذ ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ذبح شدہ مرغی کو گرم پانی میں ڈالنے سے مقصود اسے اُبالنا نہیں بلکہ اس کی ظاہری جلد کو حرارت پہنچا کر اس کے بال و پَر کی جڑوں کو نرم اور ڈھیلا کرنا ہے تاکہ انھیں اتارنے میں آسانی رہے۔ اتنے میں حرج نہیں۔ اس کے لئے نیم گرم پانی کافی ہے۔ ہاں اگر پانی ابلتا ہوا ہو تو اس میں مرغی فقط اتنی دیر ہی رکھیں جتنی دیر میں مرغی کے بال و پَر کی جڑیں ڈھیلی اور نرم ہو جائیں اس سے زیادہ دیر تک نہ رکھیں۔ پھر بال و پَر اُتارنے اور آلائش نکالنے کے بعد تین بار دھو کر اس گوشت کو کام میں لایا جا سکتا ہے کہ یہ پاک و حلال ہے اور تین بار دھونے کا حکم اس وجہ سے ہے کہ مرغی کو جب پانی میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی گردن پر لگا دَمِ مَسْفُوح (بہتا ہوا خون) پانی کو ناپاک کر دیتا ہے یونہی وہ پانی مرغی کے اندر جا کر اس کے اندر کی نجاست بیٹ وغیرہ سے مُخْتَلَط ہو کر (یعنی مل کر) خود بھی ناپاک ہو جاتا ہے اور گوشت کی ظاہری سطح کو بھی ناپاک کر دیتا ہے۔

نیز پاک کرنے کے لئے تین بار دھونا ہی ضروری نہیں بلکہ اس پر کثیر پانی بہانے یونہی پاک پانی جاری کرنے سے جب طہارت کا ظنِّ غالب ہو جائے تو بھی مرغی پاک ہو جائے گی۔ یہ بھی یاد رہے کہ اُبلتے ہوئے پانی میں ذبح شدہ مرغی کو اتنی دیر تک نہ رکھیں کہ پانی گوشت کے اندرونی اجزا میں سرایت

کر جائے، اگر اتنی دیر تک رکھا تو نجس پانی کے گوشت میں سرایت کر جانے کی وجہ سے گوشت ناپاک ہو جائے گا اور کسی بھی صورت میں یہ پاک اور اس کا کھانا جائز نہیں ہو سکے گا۔

نیز دشواری سے بچنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ذبح کے بعد مرغی کی گردن پر سے خون کو دھو لیا جائے اور پیٹ چاک کر کے اس کے اندر کی آلائش نکال لی جائیں پھر اسے گرم پانی میں ڈالیں تاکہ بعد میں اسے پاک کرنے کے لئے دھونا نہ پڑے۔ (2) ذبح شدہ مرغی کی کھال یونہی ہر ذبح شدہ حلال جانور کی کھال کھانا جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری	ابو سعید محمد نوید رضا العطاری

پلاٹ کی رجسٹری کے نام پر مٹھائی لینا کیسا؟

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم پلاٹ مکان وغیرہ فروخت کر دیتے ہیں اور رجسٹری بعد میں کرانے کا وعدہ کرتے ہیں پھر جب رجسٹری کرانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو ہم مٹھائی کے نام پر خریدار سے کچھ نہ کچھ رقم وصول کرتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ہمارے لئے مٹھائی کے نام پر یہ رقم وصول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

نوٹ: سائل نے وضاحت کی کہ اگر کوئی رقم نہیں دیتا تو پھر رجسٹری میں ٹال مٹول کرتے ہیں اور مٹھائی کی رقم وصول ہونے کی صورت میں ہی رجسٹری کرا کے دیتے ہیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خریدار کا رجسٹری کرانے کے لئے بطور مٹھائی کچھ رقم دینا، اپنا کام بنانے کے لئے دینا ہے اور اپنا کام بنانے کے لئے جو کچھ دیا جائے وہ رشوت (Bribe) ہوتا ہے لہٰذا رجسٹری کرانے کے لئے جو کچھ لیا دیا جاتا ہے یہ بھی رشوت کے زمرے میں آتا ہے اور لینے والا بہر صورت گناہ گار ہے۔ یونہی دینے والا اگر مجبور نہ ہو کہ چاہے دیر سے ہی مگر بغیر رقم ادا کئے اسے اپنا حق یعنی رجسٹری مل جانے کی امید ہو، رقم اس لئے دے رہا ہو کہ کام جلدی ہو جائے یا تعلقات بنے رہیں تاکہ بعد میں آسانی ہو تو دینے والا بھی گناہ گار ہوگا۔ البتہ اگر مجبور ہو کہ بغیر کچھ رقم دیئے جلد یا دیر سے اسے اپنا حق ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو مجبوری کی اِس حالت میں اس کا دینا اپنی ذات سے ظلم دفع کرنے کے لئے دینا ہوگا لہٰذا اس صورت میں وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری	ابو محمد محمد سرفراز اختر العطاری

امام مسجد کا حج کی چھٹیوں پر کسی کو نائب بنانے اور ان دنوں کی تنخواہ لینے کا حکم

سُوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر مؤذن و امام مسجد حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کی وجہ سے معروف تعطیلات سے زائد چھٹیاں کرلیں تو اس صورت میں ان زائد ایام کی کٹوتی ہوگی یا نہیں؟ نیز اگر اس درمیانی مدت میں وہ کسی باشرع شخص کو اپنا نائب بنا دیتے ہیں اور وہ ان کی نیابت کے طور پر امامت کے فرائض سرانجام دیتا ہے تو اس صورت میں ان دنوں کی تنخواہ (Salary) کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

امام و مؤذن کو صرف اتنی چھٹیوں کی اجازت ہوتی ہے کہ جتنی وہاں رائج و معہود (معروف) ہوں، اس سے جتنی چھٹیاں زائد ہوں خواہ وہ بلا عذر یا کسی عذر مثلاً حج و عمرہ کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہوں ان کی کٹوتی کروانی لازم ہوگی۔ البتہ اگر وہ اتنے دنوں کیلئے کسی امامت کے اہل شخص کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو یہ نیابت درست ہے اور اس صورت میں ان دنوں کی تنخواہ کا مستحق اَصل امام ہی ہے۔ پھر جتنی اُجرت اس نے نائب کے ساتھ طے کی تھی، اَصل امام اسے دے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

سونے کو سونے کے بدلے بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم سونے کے زیور بناتے ہیں اور دکانداروں کو بیچتے ہیں اس میں ہمارا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ہم جب سونا بیچتے ہیں تو اس کے بدلے سونا ہی لیتے ہیں مثال کے طور پر اگر دس تولے سونا ہم نے دکاندار کو بیچا تو اس کے بدلے میں دس تولہ سونا ہی لیتے ہیں لیکن دکاندار ایک تولہ سونا نقد دیتا ہے اور بقیہ سونا ادھار کر لیتا ہے۔ اس طرح عقد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل یہ ہے دکاندار کارخانہ والے سے زیورات خرید تا ہے وہ چوبیس کیرٹ (Karat) کے نہیں ہوتے لیکن ان کے بدلہ جو سونا وہ حاصل کرتا ہے وہ چوبیس کیرٹ کا ہوتا ہے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ عقد صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ خالص سُودی معاملہ ہے ایسا کرنا حرام اور جو آمدنی حاصل ہو وہ سود اور مالِ حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب سونا بیچو تو ہاتھوں ہاتھ اور برابر برابر بیچو لیکن آپ کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں ادھار بیچا جا رہا ہے، لہٰذا خاص سودی معاملہ ہوا۔ حدیثِ پاک میں ہے ''عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلاً بِمِثْلٍ، يَداً بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ، اَوِ اسْتَزَادَ، فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيْهِ سَوَاءٌ''

ترجمہ: حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا، اس معاملے میں لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔
(مسلم، ص659، حدیث:4064)

صدرُ الشّریعہ بدرُ الطّریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیع ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وَزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدَست (ہاتھوں ہاتھ) قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے، اگر عاقدین (سودا کرنے والوں) نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کرو عقد کے بعد وہاں اپنی چیز رکھ دی اور اُس کی چیز لے کر چلا آیا، یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیع ناجائز ہوگئی بلکہ سود ہوا۔ (بہار شریعت، 2/821)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

افیون کی تجارت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اَفیُون کی تجارت کرنا کیسا؟ یہ بہت ساری دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مُلکی قوانین اگر افیون کو بیچنا مطلقاً جرم قرار دیتے ہوں تو شرعاً بھی ایسی تجارت سے بچنا واجب ہو گا، البتہ چونکہ افیون خود کوئی ناپاک چیز نہیں ہے بلکہ اس کا کثیر استعمال نشہ لاتا ہے قلیل نہیں اور دواؤں میں بھی اس کا استعمال ہوتا رہا ہے، اس بِنا پر افیون کی تجارت فی نفسہٖ حرام کام نہیں لیکن نشے والوں کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے اور دوا بنانے والوں کو بیچنا جائز ہو گا۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن سے سوال ہوا کہ "افیون کی تجارت اور اس کی دکان کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: "افیون کی تجارت دوا کے لئے جائز اور افیونی کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، 23/601)

اسی طرح فتاویٰ امجدیہ میں ہے: افیون کا کھانا ناجائز، مگر جبکہ دوا میں اتنی قلیل ملائی گئی کہ اس دوا کے کھانے سے حواس پر اثر نہ ہو تو جائز ہے۔ لہٰذا اس کی بیع و شراء (خرید و فروخت) جائز ہے، البتہ اس کی بیع (فروخت) ایسے شخص سے کرنا جو اسے ناجائز طور پر کھاتا ہو ممنوع ہے کہ مَعْصِیَت (گناہ) پر اِعانت (مدد کرنا) ہے۔"

(فتاویٰ امجدیہ، 2/182)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آن لائن (Online) خرید و فروخت سے متعلق اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اَشیاء کی تَشْہِیر (Advertisement) کرتے وقت پہلے انٹرنیٹ پر مصنوعات (Products) کی تصاویر لگائی جاتی ہیں پھر ان کو دیکھ کر پسند آنے کی صورت میں خرید و فروخت کی جاتی ہے اور اس کے بعد گاہک آن لائن (Online) رقم ادا کر دیتا ہے۔ بسا اوقات بیچی گئی چیز سودا ہونے تک پراڈکٹ (Product) تشہیر کرنے والے کی ملکیت میں نہیں ہوتی البتہ سودا ہونے کے بعد وہ کسی اور سے خرید کر اس کو بھجوا دیتا ہے جس نے پہلے سے رقم دے دی تھی تو اس کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر واقعی ایسا ہے کہ سودا کرتے وقت بیچنے والے کی ملکیت میں وہ چیز نہیں ہوتی تو ایسا سودا کرنا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے: "كُلُّ مَا اَوْرَثَ خَلَلاً فِي رُكْنِ الْبَيْعِ فَهُوَ مُبْطِلٌ" یعنی ہر وہ چیز جو بیع کے رکن میں خلل پیدا کرے وہ بیع کو باطل کرنے والی ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، 7/233)

علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیع کی شرائط ذکر کرتے ہوئے ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: "كَوْنُهٗ مَوْجُوْداً مَالاً مُتَقَوِّماً مَمْلُوْكاً فِي نَفْسِهٖ، وَكَوْنُ الْمِلْكِ لِلْبَائِعِ فِيْمَا يَبِيْعُهٗ لِنَفْسِهٖ" یعنی مَبِیع (یعنی بیچی جانے والی چیز) کا موجود ہونا، مالِ متقوم[1] ہونا، اپنی ملکیت میں ہونا اور جس کو بائع اپنے لئے بیچ رہا ہے تو وہ اس کی مِلک میں ہونا ضروری ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، 7/13)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: "بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ مبیع (یعنی بیچی جانے والی چیز) پر اگر مُشتری (خریدار) کا قبضہ بھی ہو جائے جب بھی مشتری (خریدار) اس کا مالک نہیں ہو گا اور مشتری کا وہ قبضہ قبضۂ امانت قرار پائے گا۔" (بہار شریعت، 2/701)

مذکورہ سودے پر مزید بھی تحفظات ہیں لیکن چونکہ سوال میل کے ذریعے وصول ہوا ہے اس لئے بقیہ اُمور کا تَعَیُّن نہ ہونے پر کلام کرنا ممکن نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ایسا مال جو جمع کیا جا سکتا ہو اور شرعاً اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہو۔ (ردالمحتار، 7/8)

بھاؤ کم کروانا

سید انعام رضا عطاری مدنی

خرید و فروخت میں عُموماً دونوں طرف سے نَفْع اور فوائد کا حُصول مقصود ہوتا ہے، دکاندار کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ میری چیز اچّھے داموں میں فروخت ہو، شاید اسی وجہ سے وہ اپنی چیز کا بھاؤ (Rate) زیادہ بتاتا ہے جبکہ گاہک کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ مجھے کم دام میں اچّھی چیز مل جائے لہٰذا وہ اس کا بھاؤ کم کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ خریداری کے وقت بھاؤ کم کروانے (Bargaining) کو بعض جگہوں پر معیوب اور خلافِ مُرَوَّت سمجھا جاتا ہے اور بعض اوقات گاہک کو خوب بُرا بھلا کہہ کر اُس کی دِل آزاری بھی کی جاتی ہے۔ اگر گاہک بھاؤ کم کروانے کے بجائے مُنہ مانگی رقم دے کر چلا جائے تب بھی اسے بعض اوقات پیٹھ پیچھے بے وقوف قرار دیا جاتا ہے، بیچنے والوں کو اختیار ہے کہ ریٹ (Rate) کم کریں یا نہ کریں لیکن کسی مسلمان کو ریٹ (Rate) کم کروانے پر بُرا بھلا کہنے سے گُریز کریں۔ **بھاؤ کم کروانا سُنّت ہے** یاد رکھئے! بھاؤ کم کروانا کوئی معیوب یا خلافِ مُروّت کام نہیں بلکہ سُنَّت ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حُجَّت (بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سُنَّت۔ (فتاویٰ رضویہ، 17/128)

اِس سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے ہمارے بُزرگانِ دِین علیہ رحمۃ اللہ المُبِین اَشیا کی خریداری میں بھاؤ کم کروانے کی کوشش کرتے تھے۔ **حِکایت** حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما جو کچھ خریدتے، سستا خریدتے اور اس میں تکرار و اِصرار کرتے۔ لوگوں نے ان سے عرض کی: آپ حضرات روزانہ کئی ہزار دِرہم خیرات کر دیتے ہیں مگر معمولی مقدار پر اس قدر تکرار و اِصرار میں کیا راز ہے؟ فرمایا: ہم لوگ جو کچھ دیتے ہیں راہِ خدا میں دیتے ہیں جبکہ خرید و فروخت میں دھوکا کھانا عقل و مال کے نقصان کا باعث ہے۔ (کیمیائے سعادت، 1/334)

جھوٹ نہ بولئے گاہک کو چاہئے کہ چیز خریدتے وقت اچّھی طرح جانچ پڑتال کرے اور بھاؤ کم کروانے کی کوشش ضرور کرے مگر اس کے لئے کسی قسم کا جھوٹ نہ بولے کہ ❁ مجھے اِن داموں سے کم میں یہ چیز مل رہی تھی لیکن میں نے نہیں خریدی ❁ میں نے کئی بار اس سے کم داموں میں یہ چیز خریدی ہے ❁ فلاں جگہ اس سے اچھی چیز مجھے سستے داموں دے رہے تھے ❁ میں نے مارکیٹ گھوم لی ہے اتنے دام کسی نے نہیں بتائے جتنے آپ بتا رہے ہیں ❁ میں نے بھی یہ کام کیا ہوا ہے مجھے اَندازہ ہے کہ یہ چیز کتنے کی ہے؟ ❁ میرے پاس صرف یہی رقم ہے، حالانکہ جیب میں رقم موجود ہوتی ہے۔

بہر حال جائز طریقے سے دام (قیمت) کم کروانے میں حَرَج نہیں، اَلبتہ اگر غریب و نادار لوگوں سے کوئی چیز خریدی جائے تو دام کم کروانے کے بجائے مہنگے داموں میں ہی خریدی جائے کہ اس کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: فُقَرا سے جب کچھ خریدو تو مہنگے داموں خریدو، اس سے اُن کا دل خوش ہوگا اور اس طرح کی چشم پوشی صدقہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (کیمیائے سعادت، 1/334)

اللہ تعالٰی ہمیں خرید و فروخت کے مُعاملات شریعت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سودے پر سودا

فرمان علی عطاری مدنی

زندگی کے جن شعبوں میں مَفاد پَرَستی کی دیمک نے اَخلاقیات کی عظیم عمارت کو بوسیدہ کیا ہے ان میں سے ایک تجارت بھی ہے۔ گلی محلّے میں پھیری لگانے والے سے لے کر ملک وبیرونِ ملک میں وسیع پیمانے پر تجارت کرنے والے بڑے بڑے تاجر بھی اس وَبا کا شکار نظر آتے ہیں۔ تجارت میں مَفاد پَرَستی سے جَنَم لینے والی ایک بھیانک صورت "سودے پر سودا" کرنا ہے جو مارکیٹ سے جذبۂ خیر خواہی کو ختم کرتی جارہی ہے۔ خود غرضی نے مُعاشرے میں ایسے ڈیرے جَما رکھے ہیں کہ اگر ہمارا مسلمان بھائی اچھا گھر، گاڑی یا دُکان وغیرہ کی خرید وفروخت کرے یا مارکیٹ میں اسے کوئی چیز پسند آجائے اور وہ سودا طے کرلے تو بعض مَفاد پَرَست لوگ جَھٹ قیمت بڑھا کر دوسرے کا سودا خراب کردیتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے مگر یہ کہ اس نے اِجازت دے دی ہو۔(مسلم، ص626، حدیث: 3812، ملتقطاً) اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ارشاد فرماتے ہیں: جب دو افراد خرید و فروخت کررہے ہوں اور سودا طے ہوچکا ہو تو نہ کوئی شخص قیمت بڑھا کر وہ چیز خریدے اور نہ کوئی شخص بھاؤ سستا کرکے خریدار کو توڑے، یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، 4/267 ملخصاً)

"سودے پر سودے" کے مختلف اسباب اور خرابیاں (1) بدخواہی (بُرا چاہنا) (2) دوسروں کو نیچا دکھانے کی مَذْمُوم کوشش (3) کاروباری دشمنی (4) گاہک توڑنے کی مَذْمُوم نیّت (5) اپنے مال کو عُمدہ اور دوسرے کے مال کو کم تر وگھٹیا ظاہر کرنا (6) مارکیٹ میں بدنام کرنے کی کوشش (7) مسلمان کی دل آزاری۔ سودے پر سودے کے یہ چند دُنیاوی اَسباب اور خرابیاں ہیں۔ان کے علاوہ بھی دُنیَوی اور اُخروی نُقصانات ہوسکتے ہیں۔

ہمارے بازاروں میں مَفاد پَرَستی، بدخواہی و خود غَرَضی پر مشتمل درج ذیل کئی صورتیں رائج ہیں جنہیں ترک کرکے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا چاہئے: (1) سودا طے ہونے کے بعد زیادہ نَفع ملنے کی حرص (لالچ) میں پہلے فریق سے سودا ختم کردینا، عموماً یہ منظر قربانی کیلئے قائم مویشی منڈی میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی پسند کے خوبصورت اور فربہ جانور کی قیمت مثلاً 70 ہزار طے کرے تو دوسرا فوراً اس کے 80 ہزار لگا کر بیوپاری کو حرص ولالچ میں مبتلا کردیتا ہے جس سے وہ پہلے شخص سے سودا ختم کرکے دوسرے کو فروخت کردیتا ہے۔(2) خریدار کو یہ لالچ دے کر سودا ختم کروانا کہ یہی چیز میں تمہیں کم ریٹ پر فروخت کردوں گا، مثلاً دکاندار نے کسٹمر (Customer) کو موبائل کی قیمت 10 ہزار بتائی جس پر اس نے سودا کرلیا اب دوسرا دکاندار کہے کہ بھائی 9500 میں مجھ سے خرید لو تو گاہک کم قیمت کے لالچ میں سودا ختم کردیتا ہے۔(3) کسی پر زیادہ نفع کمانے کا اِلزام لگا کر خریدار کا اس سے سودا ختم کروانا اور اپنی وہی چیز کم قیمت (Rate) پر بیچنا۔ (4) مقرّرہ قیمت پر بولی لگانے کیلئے مخصوص افراد رکھنا جن کا مقصد خریدنا نہیں بلکہ قیمت بڑھا کر گاہک کو دھوکا دینا ہوتا ہے حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔(مسلم، ص1064، حدیث: 6538 ماخوذاً) البتہ نیلامی کے وقت اگر واقعی خریدنے کی نیّت ہو تو قیمت بڑھانا نہ صرف جائز بلکہ حدیثِ پاک سے ثابت ہے: نبیِّ کریم، رءوفٌ رّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک کمبل اور پیالہ بیچنے کیلئے ارشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں کون خریدے گا؟ ایک شخص نے ان کی قیمت ایک درہم لگائی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ دوسرے نے دو درہم لگا کر وہ دونوں چیزیں خرید لیں۔(ترمذی، 3/9، حدیث: 1222)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **سودے پر سودا** کرنے کی آفت سے نجات عطا فرمائے، اپنے مسلمان بھائیوں کی خَیر خواہی کرنے کی توفیق نصیب فرما کر مَفاد پَرَستی اور خُود غرضی کی نحوست سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دوسروں کو ترجیح دیجئے

حامد سراج عطاری مدنی

اِسلام نے معاشرے کو بہترین بنانے کے کئی طریقے عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک "ایثار" (Sacrifice) ہے۔ ایثار معاشرے کے افراد کو باہم مَربُوط کرتا اور ان کے تعلق میں مضبوطی لاتا ہے۔ **ایثار کی فضیلت** نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اپنی خواہش ترک کردے اور دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بخش دے گا۔(تاریخ ابن عساکر، 31/142) **ایثار کی تعریف** ایثار کا معنٰی ہے: دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔(مدینے کی مچھلی، ص3) یعنی اپنے مَفاد کو دوسروں کے مَفاد پر قربان کردینے کا نام ایثار ہے۔ نفس یہ چاہتا ہے کہ بندہ اپنی خواہشات اور ضروریات کو پیشِ نظر رکھے جبکہ جذبۂ ایثار یہ تقاضا کرتا ہے کہ رضائے الٰہی کی خاطر دوسروں کو خود پر ترجیح (Priority) دی جائے اور قیمتی سے قیمتی چیز دینے سے بھی دریغ (بُخل) نہ کیا جائے۔ **ایثار کی اہمیت** ایثار ایک اعلٰی صفت، بلند مرتبے کی پہچان اور مؤمن کا شعار ہے۔ اپنے لئے تو ہر کوئی کماتا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ کمایا ہوا مال اپنے ساتھ ساتھ غریبوں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرے۔ **ایثار اور ہمارا معاشرہ** جذبۂ ایثار اپنے پرائے، جان پہچان اور امیر غریب کی خود غرضانہ قید سے آزاد ہوتا ہے۔ مگر افسوس! آج اوّلاً تو ہم اس جذبے سے واقف ہی نہیں یا اگر کبھی ایثار کرتے بھی ہیں تو وہاں جہاں اپنا مفاد ہوتا ہے۔ بغیر مطلب دوسروں کے کام آنے کا خیال ناپید(ختم) ہوتا جارہا ہے۔ خود غرضی اور مفاد پرستی نے معاشرے میں تباہی مچا رکھی ہے، نتیجۃً لوگ ایک دوسرے سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ **صحابی کا ایثار** ایک دفعہ بارگاہِ رسالت میں بھوکا شخص آیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنھُنَّ سے کھانے کا معلوم کروایا مگر کسی کے ہاں کچھ نہ تھا۔ تب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوَان سے فرمایا: جو اِس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالٰی اس پر رحمت فرمائے گا۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور مہمان کو اپنے گھر لے گئے، گھر جاکر بی بی سے کہا: جو کچھ ہے پیش کردو! جواب ملا: صرف بچّوں کے لئے کھانا رکھا ہے، کہنے لگے: بچّوں کو سُلا دو اور چراغ بجھادو، ہم آج بھوکے رہیں گے، بیوی نے ایسے ہی کیا، صبح ہوئی تو نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی فلاں اور فلانی سے بہت خوش ہے اور یہ آیت نازل فرمائی ہے: ﴿وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾(پ28، الحشر:9)ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔(بخاری، 3/348، حدیث:4889ملخصاً) **ایثار کی مختلف صورتیں** ایثار کا مطلب صرف یہ نہیں کہ دوسروں کو صرف کھانے پینے اور لباس پوشاک میں اپنے اوپر ترجیح (Priority) دی جائے بلکہ موقع محل اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دوسروں کو خود پر ترجیح دینا بھی ایثار ہی کہلائے گا کیونکہ یہ ایسی صفت ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اس کا تعلّق نظر آتا ہے، غور و فکر کرنے کی صورت میں اس کی کئی صورتیں سامنے آسکتی ہیں۔ مثلاً سڑک پار کرتے افراد کو دیکھ کر گاڑی روک لینا اور انہیں گزرنے دینا، ٹرین کے ٹکٹ خریدتے ہوئے قطار میں بوڑھوں / بیماروں کو خود پر ترجیح دینا، بھری بس/ٹرین میں کسی بوڑھے یا سامان سے لدے مسافر کو دیکھ کر اپنی سیٹ چھوڑ دینا، کسی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھارہے ہوں تو بوٹی یا کھانے کا اچّھا حصّہ دوسروں کو پیش کرنا وغیرہ یہ سب ایثار ہی کی صورتیں ہیں۔ الغرض! روز مَرَّہ کے کئی امور ایسے ہیں جو ایثار کے زُمرے میں آتے ہیں۔ اگر ہم ان معاملات میں تھوڑی سی توجّہ اور تحمل سے کام لیں گے تو ایثار کا اَجر حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ توجّہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گنج شکر

(حضرت سیّدنا بابا فرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ناصر جمال عطاری مدنی

بَرِّعظیم پاک و ہند میں جن مُبارک ہستیوں نے نیکی کی دعوت عام کی ان میں سے ایک آسمانِ ولایت کے آفتاب سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر فاروقی حنفی چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت569ھ یا 571ھ مطابق 1175ء میں مدینۃُ الاولیاء ملتان کے قصبہ ”کھتوال“[1] میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد حضرت شیخ جمالُ الدّین سلیمان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زبردست عالمِ دین اور والدہ ماجدہ حضرت بی بی قُرسُم خاتون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نیک پرہیز گار خاتون تھیں۔ والدِ گرامی کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تربیت والدہ ماجدہ نے فرمائی۔[2] **تعلیم و تربیت:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حفظِ قراٰن اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدینۃُ الاولیاء ملتان تشریف لے گئے اور قراٰن و حدیث، فقہ و کلام اور دیگر علومِ مُرَوَّجہ پر عبور حاصل کیا۔[3] **بیعت و خلافت:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دورانِ تعلیم ہی حضرت قُطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بیعت ہوئے اور تحصیلِ علمِ دین کے بعد خلافت سے نوازے گئے۔[4] **گنجِ شکر کی ایک وجہِ تسمیہ:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ایک مرتبہ 80فاقے ہو چکے تھے۔ نفس بھوکا تھا ”اَلْجُوع اَلْجُوع“ (ہائے بھوک، ہائے بھوک) پکار رہا تھا، اُس کے بہلانے کے لئے کچھ سنگریزے (یعنی کنکر) اٹھا کر منہ میں ڈالے۔ ڈالتے ہی شکر ہوگئے، جو کنکر منہ میں ڈالتے شکر ہو جاتا اِسی وجہ سے آپ ”گنجِ شکر“ مشہور ہیں۔[5] **دینی خدمات:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نیکی کی دعوت سے ہزاروں غیر مسلموں کو دولتِ اسلام نصیب ہوئی، گمراہ راہِ راست پر آئے اور سینکڑوں نے ولایت کے مدارج (یعنی درجے) طے کئے۔[6] **شانِ بے نیازی:** ایک مرتبہ خاندانِ غُلاماں کے سلطان ناصرُ الدّین محمود نے اپنے سپہ سالار (Chief of Command) کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں چار گاؤں کا ملکیت نامہ پیش کیا تو آپ نے یہ تحریری جواب دے کر اپنی شانِ بے نیازی کا اظہار فرمایا: **”بادشاہ ہمیں گاؤں دے گا تو احسان جتائے گا جبکہ رازقِ حقیقی بغیر اِحسان جتائے ہمیں دن رات رِزق عطا فرماتا ہے۔“**[7] **زبان میں تاثیر:** ایک شخص بارگاہِ گنجِ شکر میں حاضر ہو کر یوں عرض گزار ہوا: ”میری کئی لڑکیاں ہیں جن کی شادی کے اَخراجات اٹھانا میرے بس میں نہیں۔“ یہ سُن کر آپ نے مٹی کا ایک ڈھیلا اُٹھایا، سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کیا جس سے وہ سونا (Gold) بن گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُسے سونا عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اسے لے جاؤ اور اپنی لڑکیوں کی شادی کرو۔ آدمی کے دل میں حرص پیدا ہوئی کہ سونا بنانے کا وظیفہ ہاتھ آگیا ہے، گھر پہنچ کر بہت ساری مٹی جمع کی اور سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کیا مگر جب وہ پڑھتے پڑھتے تھک گیا اور کوئی نتیجہ نہ نکلا تو اپنے قریبی دوست سے تمام ماجرا بیان کیا، دوست دانا اور سمجھدار تھا کہنے لگا: **بھائی! سورۂ اخلاص تو وہی ہے مگر بابا فرید کی زبان کہاں سے لاؤ گے؟**[8] **وصال و مدفن:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال، 5 محرمُ الحرام 664ھ مطابق 17 اکتوبر 1265ء کو ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُراَنوار پنجاب (پاکستان) کے شہر پاکپتن شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔[9]

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **”فیضانِ بابا فرید گنجِ شکر“** پڑھئے۔

---

(1) اس کا موجودہ نام کوٹھے وال ہے جو بُدھلہ سَنت روڈ پر واقع ہے۔ (2) سیر الاولیاء مترجم، ص159، انوارالفرید، ص42، 48، حیاتِ گنجِ شکر، ص253، 258 ماخوذاً (3) خزینۃ الاولیاء، 2/110، چشتی خانقاہیں اور سربراہان برصغیر، ص50، محبوب الٰہی، ص53 (4) خزینۃ الاصفیاء، 2/110، 111 (5) ملفوظاتِ اعلٰی حضرت، ص482 (6) انوار الفرید، ص115 (7) شانِ اولیا، ص379 ملخصاً (8) انوار الفرید، ص300 ملخصاً (9) فیضان بابا فرید گنج شکر، ص96تا98

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

(وہ بزرگانِ دین جن کا وصال یا عرس محرم الحرام میں ہے)

حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

محرَّمُ الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے چند کا مختصر ذکر 4 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** 1 امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم، 2 حضرت سیّدنا امام حسین اور 3 شہدائے کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا عرس مبارک بھی محرَّمُ الحرام میں منایا جاتا ہے، ان نفوسِ قدسیہ کا ذکر بالترتیب صفحہ 17، 35، 36، 37 اور 38 پر ملاحظہ کیجئے۔ 4 ابو قحافہ عثمان بن عامر قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی چار (4) پشتیں مقامِ صحابیت پر فائز ہوئیں۔ ان کے صاحبزادے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق، پوتے حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ اور حضرتِ سیّدنا عبدالرحمٰن اور پڑپوتے حضرتِ سیّدنا محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہم ہیں۔ آپ مکّۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے اور یہیں محرَّمُ الحرام 14ھ میں وفات پائی۔ (المنتظم، 4/187-طبقات ابن سعد، 3/158-فیضانِ صدیق اکبر، ص75) 5 حضرتِ سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا وہ صحابیہ ہیں جنہیں نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیز اور ابنِ رسول حضرتِ سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدۂ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ محرَّمُ الحرام 16ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا، مزار مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔ (المنتظم، 4/218-المواہب اللدنیۃ، 1/418) **اولیائے کرام رحمھمُ اللہُ السّلام** 6 حضرتِ سیّدنا ابوالقاسم محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ امیرُ المؤمنین حضرت علی المرتضٰی کرّم اللہ وجھہ الکریم کے فرزند، تابعی، مجاہد، امام، مُدرِّس اور مُحدّث تھے، 16ھ کو مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے اور یہیں محرَّمُ الحرام 81ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 6/181تا193-طبقاتِ ابنِ سعد، 5/87-تاریخِ دمشق، 54/326) 7 شیخُ الاسلام، سلطانُ الاولیاء حضرتِ سیّدنا ابوالحسن علی بن احمد ہکّاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت 409ھ کو عراق کی سرحد کے ساتھ ہکّاری (جنوب مشرقی ترکی) میں ہوئی اور وصال یکم محرَّمُ الحرام 486ھ کو ہوا، آپ کا مزار مبارک بغداد (عراق) میں ہے۔ آپ سلسلۂ عالیہ رضویہ عطاریہ کے پندرہویں شیخِ طریقت، زاہد و عابد، محدث و عالِم اور صاحبِ وقار و ہیبت تھے۔ رسالہ ”ھدیۃ الاحیاء للاموات“ آپ کی تصنیف ہے۔ (شذرات الذھب، 4/83تا84- وفیات الاعیان، 2/163) 8 شیخُ الاسلام حضرتِ سیّدنا شیخ شہابُ الدّین ابو حفص عمر صدیقی سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت رجبُ المُرجَّب 539ھ کو قصبہ سُہرَوَرْد (صوبہ زنجان) ایران میں ہوئی اور یکم محرَّمُ الحرام 632ھ کو عراق میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالِمِ دین، سلسلہ سہروردیہ کے بانی اور شیخ المشائخ ہیں۔ آپ کی کتاب ”عوارفُ المعارف“ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا مزار مبارک رصافہ کی جانب وردیہ قبرستان (بغداد شریف، عراق) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 46/112تا115-طبقات الشافعیۃ لابن قاضی شہبۃ، 2/103تا104) 9 شیخِ وقت حضرتِ سیّدنا شیخ ابو محفوظ اسدُ الدّین معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت بغداد شریف کے ایک علاقے کرخ میں ہوئی۔ یہیں آپ کا وصال 2 محرَّمُ الحرام 200ھ میں ہوا۔ آپ عالِمِ باعمل، ولیِ کامل، عابد و زاہد اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نویں شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا مزار پُرانوار بغداد شریف میں کرخ کی جانب ”قبرستان معروف کرخی“ میں دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 13/398تا404-مراۃ الجنان، 1/353-شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص67تا69) 10 سلطانُ العاشقین، حضرت سیّد شاہ برکتُ اللہ

حضرت تاج الدّین صابری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت قاضی شمس الدین جونپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1070ھ کو بلگرام (اودھ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ 10 محرَّمُ الحرام 1142ھ کو مارہرہ مطہرہ (ضلع ایٹہ، یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ عالِمِ باعمل، شیخُ المشائخ، مصنفِ کتب، صاحبِ دیوان شاعر، عوام وخواص کے مرجع اور بانیٔ خانقاہ برکاتیہ ہیں۔ (تاریخ خاندان برکات، ص12تا17) **11** زبدۃ الواصلین، حضرت سیّد شاہ حمزہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1131ھ مارہرہ شریف (یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 14 محرَّمُ الحرام 1198ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار "درگاہ شاہ بَرَکَتُ اللہ" کے دالان میں شرقی گنبد میں ہے۔ آپ عالِمِ باعمل، عظیم شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف اور مارہرہ شریف کی وسیع لائبریری کے بانی ہیں۔ (تاریخ خاندان برکات، ص20تا23) **12** زینتِ خاندانِ غوثِ اعظم، عارفِ ربّانی حضرت شیخ سیّد احمد جیلانی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کی ولادت غالباً آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں ہوئی اور وصال شریف 19 محرَّمُ الحرام 853ھ کو بَغداد (عراق) میں ہوا۔ یہیں مزار فائضُ الانوار ہے۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چوبیسویں (24) شیخِ طریقت ہیں۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص95) **13** مشہورولیُ اللہ، تاجُ الاولیاء حضرت بابا سیّد محمد تاجُ الدّین اولیاء صابری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت 1277ھ میں کامٹی محلہ، کمسری بازار (ناگپور، مہاراشٹر) ہند میں ہوئی اور یہیں مزار بنا جوکہ مرجَعِ خلائق ہے۔ آپ کا یومِ وصال 26 محرَّمُ الحرام (1344ھ) ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 6/331تا347) **14** غوثُ العالَم، محبوبِ یزدانی، حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادتِ باسعادت 712ھ کو سمنان (ایران) میں ہوئی اور وصال 28 محرَّمُ الحرام 832ھ کو ہند میں فرمایا، آپ کا مزار مبارک کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی ہند) میں زیارت گاہِ عوام وعُلَما ہے۔ آپ حافظُ القراٰن مع سبعہ قراءت، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مصنفِ کتب اور تاجدارِ روحانیت ہیں۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل ملفوظات کا مجموعہ "لطائفِ اشرفی" رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ (ماہنامہ الاشرف باب المدینہ کراچی جنوری 2010ء، ص20تا27)

خاندان و احبابِ اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت

15 مریدِ اعلیٰ حضرت، شمسُ العلماء، حضرت مولانا مفتی قاضی ابو المعالی شمس الدّین احمد جعفری رضوی جونپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1322ھ محلہ میرمست جونپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جید مدرس، صاحبِ قانونِ شریعت اور شیخِ طریقت تھے۔ یکم محرمُ الحرام 1401ھ کو وصال فرمایا، آپ کو احاطۂ مزار حضرت قطب الدّین بیناول قلندر، جونپور (یوپی) ہند میں دفن کیا گیا۔ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، 1/434تا439) **16** شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان نوری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1310ھ رضا نگر محلّہ سوداگران بریلی (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جملہ علوم وفنون کے ماہر، جید عالِم، مصنفِ کتب، مفتی و شاعرِ اسلام، شہرۂ آفاق شیخِ طریقت، مرجعِ علما ومشائخ اور عوامِ اہلِ سنّت تھے۔ 35 سے زائد تصانیف و تالیفات میں سامانِ بخشش اور فتاویٰ مصطفویہ مشہور ہیں۔ 14 محرَّمُ الحرام 1402ھ میں وصال فرمایا اور بریلی شریف میں والدِ گرامی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص64تا130) **17** امینِ شریعت حضرت مولانا مفتی سبطین رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن 1346ھ میں محلّہ سوداگران بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور 26 محرَّمُ الحرام 1437ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک کانکرٹولہ، بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔ آپ عالِمِ دین، مفتیِ اسلام، استاذُ العلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ درسِ نظامی کی جملہ کتب میں مہارتِ تامّہ حاصل تھی اور اچھے حکیم بھی

حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تھے۔ زندگی کا اکثر حصّہ کانکر ضلع بستر چھتیس گڑھ میں گزارا اور مدرسہ فیضُ الاسلام کشیکل (ایم پی) ہند میں تدریس فرمائی۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص387تا391) **تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت** 18 شیر بیشۂ سنّت، مولانا ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1319ھ کو لکھنو (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ حافظُ القراٰن، فاضلِ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، مصنف، مدرس، شاعر، شیخ طریقت اور بہترین واعظ تھے۔ چالیس تصانیف میں **"الصوارمُ الہندیہ"** اور **"فتاویٰ شیر بیشہ سنّت"** زیادہ مشہور ہیں۔ وصال 8 محرَّمُ الحرام 1380ھ میں فرمایا، مزار مبارک بھورے خاں پیلی بھیت (یوپی) ہند میں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص304تا316) 19 استاذُ العلماء حضرت مولانا سیّد محمد غیاثُ الدّین حسن شریفی چشتی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت 1304ھ کو قصبہ رجہت (ضلع گیا، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مدرس، مصنف، واعظ اور شیخِ کامل تھے۔ اردو، فارسی اور عربی تصانیف میں "غیاث الطالبین" اہم ہے۔ آپ نے 13 محرَّمُ الحرام 1385ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک خانقاہ کبیریہ شہسرام (ضلع آرہ، صوبہ بہار) ہند کے احاطۂ قبرستان میں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص364تا373- ماہنامہ معارف رضا، اگست 2007ء، ص30تا35) 20 فقیہِ دوراں حضرتِ علّامہ مولانا قاضی ابو المظفر غلام جان ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی فاضل دارالعلوم مظہرِ اسلام بریلی شریف، بہترین مدرس، مفتیِ اسلام اور صاحبِ تصنیف ہیں۔ آپ کی ولادت 1316ھ اوگرہ مدنی صحرا (مانسہرہ، پاکستان) میں ہوئی اور وصال 25 محرَّمُ الحرام 1379ھ کو فرمایا، آپ مرکز الاولیاء لاہور میں غازی عِلم دین شہید کے مزار کے جنوبی جانب محوِ استراحت ہیں۔ **"فتاویٰ غلامیہ"** آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ (حیات فقیہ زماں- تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص299تا300) 21 محسنِ ملت حضرتِ علّامہ مولانا حامد علی فاروقی رضوی رائے پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت قاضی پور چندہا (الہ آباد، یوپی) ہند میں 1306ھ میں ہوئی۔ 26 محرَّمُ الحرام 1388ھ میں وصال فرمایا، رائے پور کے مشہور ولیُ اللہ حضرت فاتح شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قُرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ فاضلِ منظرِ اسلام بریلی شریف، مناظر و خطیبِ اسلام، ملّی قائد اور قومی راہنما تھے، آپ نے کئی فتاویٰ بھی لکھے، آپ کا 1924ء میں قائم کردہ "مدرسہ و ادارہ اصلاحُ المسلمین و دارُ الیتامیٰ چھتیس گڑھ ہند" آج بھی قوم و ملت کی آبیاری کررہا ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص562تا573) 22 استاذُ العلماء، مفتیِ اسلام حضرت علّامہ ابوالسعادات شہابُ الدّین احمد کویا ازہر شالیاتی ملیباری شافعی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت 1302ھ قریہ چالیم ملیبار کیرالا (جنوبی ہند) میں ہوئی اور یہیں 27 محرَّمُ الحرام 1374ھ کو وصال فرمایا، آپ جید عالِم، مدرس، شیخ طریقت، مفتیِ اسلام، مرجعِ عوام و علما اور عِلم و عمل کے جامع تھے۔ آپ **"دارالافتاء الازہریہ"** کے بانی ہیں اور **"الفتاویٰ الازھریۃ فی احکام الشرعیۃ"** آپکے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص574تا578) 23 استاذُ العلماء، مولانا ابو المساکین محمد ضیاء الدّین ہمدم قادری پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادتِ باسعادت شوّال المکرم 1290ھ تلہر (ضلع شاہ جہاں پور، یوپی) ہند میں ہوئی اور 28 محرَّمُ الحرام 1364ھ میں وصال فرمایا، پیلی بھیت (یوپی) ہند میں بہشتیوں والی مسجد سے متصل آسودۂ خاک ہیں۔ آپ جید مدرس، مصنف، صاحبِ دیوان شاعر، شیخِ طریقت اور پیلی بھیت کی مؤثر شخصیت تھے۔ (تذکرہ محدثِ سورتی، ص274تا275)

نوجوانوں کے مسائل

(بے روزگاری: آخری قسط)

قصور اپنا بھی ہے

محمد صفدر علی عطاری مدنی

صرف نوکری ہی ذریعۂ روزگار نہیں بڑھتی ہوئی بے روزگاری (Unemployment) کا ایک سبب یہ ہے کہ نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد نے سرکاری یا پرائیویٹ نوکری کو ہی بہترین ذریعۂ معاش سمجھا ہوا ہے، وہ اس کے علاوہ کسی دوسرے راستے کے بارے میں سوچتے ہی نہیں ایسے نوجوان یہ فرضی حکایت پڑھیں اور اپنی سوچ پر نظرِ ثانی کریں۔ **فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے** ناصر اپنے والدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، ماں باپ نے بڑی محبت سے اُسے پالا پوسا اور اعلیٰ تعلیم دِلوانے کیلئے اپنی جمع پونجی خرچ کردی۔ ناصر نے خوبصورت اور روشن مستقبل کے ڈھیروں خواب دیکھے تھے مگر عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی اسے مسلسل آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا، اسے اپنی ڈیمانڈ کے مطابق نوکری نہ مل سکی۔ آخر کار مایوسیوں نے اس کے گرد گھیرا تنگ کرلیا اور اس کے خوابوں کی بلند و بالا عمارت زمین بوس ہوگئی۔ آج وہ حالات سے شاکی و نالاں ہو کر محرومیوں بھری زندگی کو اپنا مقدر سمجھ کر جی رہا ہے۔ دوسری طرف شاہد نامی نوجوان کو بھی اسی طرح انتہائی پریشان کُن حالات کا سامنا کرنا پڑا، جگہ جگہ دھکّے کھانے کے باوجود اسے مناسب نوکری (Job) نہ مل سکی لیکن شاہد نے مایوسی کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا اور کچھ رقم سے اپنا ایک چھوٹا سا کاروبار شروع کیا۔ وہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان تھا اس نے تمام کاروباری معاملات کو نظم و ضبط (Discipline) اور ترتیب سے چلانے کی بھرپور کوشش کی، وہ لوگوں کے ساتھ اچّھے اخلاق سے پیش آتا اور اپنے فائدے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا فائدہ بھی پیشِ نظر رکھتا اس نے اپنے کاروبار میں جھوٹ، دھوکا دہی اور خیانت جیسی غلاظتوں کو شامل نہ ہونے دیا یہاں تک کہ اس کا کاروبار پھیلتا چلا گیا اور اب اس کے پاس کئی ملازمین کام کرتے ہیں حالانکہ کبھی وہ خود ملازمت کیلئے دھکّے کھا رہا تھا۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اپنی سوچ کا زاویہ تبدیل کیجئے اور ایک ذریعے سے روزی کا بندوبست نہ ہوسکے تو دوسرا راستہ اختیار کرکے کامیابی پانے کی کوشش کیجئے۔ **ہنر بھی سیکھئے** مشہور ہے کہ ہنرمند آدمی کبھی بھوکا نہیں مَرتا کیونکہ ملازمت تو کسی بھی وقت ہاتھوں سے نکل سکتی اور آدمی کو بے روزگاری کی دلدل میں دھکیل سکتی ہے لیکن ہنر ہمیشہ آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت آج کئی نئے علوم و فنون اور پیشے ہمارے سامنے ہیں، اچّھی نیتوں کے ساتھ انہیں سیکھنا یقیناً مفید اور بے روزگاری کے سیلاب کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ **وجہ خود تلاش کیجئے** اپنے بے روزگار ہونے کی وجہ خود تلاش کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ صرف اپنی مَن پسند جگہ پر کام کرنا چاہتے ہیں یا آپ کو صِرف پچاس ہزار (50000) سیلری (تنخواہ) والی نوکری یا کاروبار ہی چاہئے اور اسی دُھن میں آپ چالیس ہزار (40000) والی نوکری کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے یا ایسا تو نہیں کہ آپ کے شہر یا علاقے میں ہنرمند افراد کیلئے روزگار کے مواقع زیادہ ہیں جبکہ آپ صرف ڈگریاں اُٹھائے پھر رہے ہیں۔ اپنے اِردگرد نظر دوڑائیے آپ کو بہت سے لوگ ملیں گے جنہوں نے فُٹ پاتھ سے آغاز کیا اور آج وہ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں جب وہ ایسا کرسکتے ہیں تو آپ کیوں نہیں کرسکتے؟

فیضانِ جامعۃ المدینہ

غصّے پر قابو پانے کے طریقے

غُصّہ ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر اپنے نتائج کے اعتبار سے مُتَعَدَّد خرابیوں کا سبب ہے۔ اس کا ضبط (یعنی قابو کرنا) نیک لوگوں کی صِفت ہے، چنانچہ متقین کی صفات کے بیان میں فرمانِ ربُّ العزّت ہے: ﴿وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔[1] حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: غصّہ کے علاج میں محنت و مشقّت برداشت کرنا فرض ہے کیونکہ اکثر لوگ غصّے ہی کے باعث جہنّم میں جائیں گے۔[2] **غصّے پر قابو پانے کے 8 مَدَنی پھول**

(1) غُصّہ پیدا کرنے والے اسباب مثلاً دنیا کی محبت، غرور و تکبر، خود پسندی اور مقام و منصب کی حرص وغیرہ کا اِزالہ کیجئے (2) اپنے دل میں یہ بات نقش کرلیجئے کہ اصل بہادری غُصّہ برداشت کرنا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے سب سے زیادہ بہادر وہ ہے جو غُصّہ کے وقت خود پر قابو پالے اور سب سے زیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت کے باوجود معاف کردے۔[3] (3) غُصّہ پی جانے کے فضائل پیشِ نظر رکھئے مثلاً حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بندے نے غُصّے کا گھونٹ پیا، اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔[4] (4) غُصّہ کرنے کے نقصانات پر غور کرے مثلاً حدیثِ پاک میں ہے: غُصّہ ایمان کو اس طرح خراب کردیتا ہے جس طرح ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کردیتا ہے۔[5] حضرتِ سیّدنا جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: غُصّہ ہر بُرائی کی کُنجی ہے۔[6] غُصّہ باہمی نا اتفاقی کرواتا، بیوی کو طلاق دلواتا، بچوں سے جدائی کرواتا اور طرح طرح کے فسادات برپا کروا دیتا ہے لہٰذا غُصّے پر قابو پانا بے حد ضروری ہے اس ضمن میں احادیثِ طیّبہ میں مذکور غُصّے پر قابو پانے کے طریقے پیشِ خدمت ہیں: (5) چپ ہو جائیے[7] (6) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھئے[8] (7) وضو کرلیجئے۔ (8) کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیے اور بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیے۔[9]

(علی حسن عطاری مدنی، مدرس جامعۃ المدینہ ڈگری، بابُ الاسلام سندھ)

سوشل میڈیا کے پانچ نقصانات

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک اس کام کو چھوڑ دینا ہے جو اسے نفع نہ دے۔[10] حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کامل مسلمان وہ ہے جو ایسے کلام، ایسے کام، ایسی حرکات و سکنات سے بچے جو اس کے لئے دین یا دنیا میں مفید نہ ہوں، وہ کام یا کلام کرے جو اسے یا دنیا میں مفید ہو یا آخرت میں۔[11] سوشل میڈیا کی ایجاد شاید فائدہ مند مقصد کے لئے ہوئی ہوگی، مگر آج کل اس کے نقصانات زیادہ سامنے آرہے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں: **مذہبی (روحانی) نقصان** سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کا گناہوں خصوصاً بد نگاہی سے بچنا بہت مشکل ہے نیز چونکہ سوشل میڈیا پر بدمذہب اور بے دین لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، اس لئے بعض اوقات ایک عام مسلمان کا ان کے بہکاوے میں آکر گمراہ یا بے دین ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ **جسمانی نقصان** سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا تو موبائل پر استعمال کئے جاتے ہیں یا کمپیوٹر پر اور دونوں کا خصوصاً نظر پر نیز استعمال کا انداز درست نہ ہونے کی وجہ سے جسم کے پٹھوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ **تعلیمی نقصان** تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی، اس میں کامیابی کے لئے وقت کا درست استعمال بہت ضروری ہے اور سوشل میڈیا سے زیادہ وقت ضائع کروانے والی شاید ہی کوئی شے ہو۔ آگے چل کر شاید امت کو مستند علما، اچھے ڈاکٹرز، انجینئرز نہ مل سکیں (کیونکہ سوشل میڈیا استعمال کرنے کی وجہ سے طلبہ کا زیادہ وقت تو ضائع ہو جاتا ہے)۔ **سماجی نقصان** اگرچہ سوشل میڈیا کی بدولت ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں کہیں بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے مگر اپنوں سے دوریاں بڑھ گئی ہیں، والد، والدہ اور بیٹا اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر مصروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو

وقت نہیں دے پاتے۔ **معاشی نقصان** بار بار پیکج وغیرہ کی مد میں بہت سے پیسے برباد ہوتے ہیں۔ یہی وقت اور پیسا درست استعمال کرکے معاشی طور پر خود کو بہت مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وقت کی قدر نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(محمد ایوب عطاری، دورۂ حدیث شریف، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

دونوں مؤلفین کو (فی کس) 1200 روپے کا مدنی چیک پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

---

(1) پ 4، اٰل عمرٰن: 134 (2) کیمیائے سعادت، 2/601 (3) کنز العمال، 2/207، حدیث: 7694 (4) شعب الایمان، 6/314، حدیث: 8307 (5) کنز العمال، 2/209، حدیث: 7710 (6) الزواجر، 1/107 (7) مسند احمد، 1/515، حدیث: 2136 (8) معجم اوسط، 5/189، حدیث: 7022 (9) ابوداؤد، 4/327، حدیث: 4784 (10) ترمذی، 4/142، حدیث: 2324 (11) مرأۃ المناجیح، 6/465

مضمون بھیجنے والوں میں سے 11 منتخب نام

(1) بنتِ صلاح الدین (جامعۃ المدینہ فیضِ مدینہ باب المدینہ) **(2)** بنتِ سید شوکت علی (جامعۃ المدینہ، فیضان فاروق اعظم لانڈھی نمبر 6 باب المدینہ) **(3)** اُمِّ ہادی (جامعۃ المدینہ قطبِ مدینہ، باب المدینہ) **(4)** بنتِ حنیف عطاری (جامعۃ المدینہ فیضانِ غریب نواز، بابُ المدینہ) **(5)** محمد عامر عطاری المدنی (مدرس جامعۃ المدینہ میلسی ضلع وہاڑی) **(6)** شفیق احمد عطاری (دورۂ حدیث شریف مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ) **(7)** عبد القدوس عطاری (ایضاً) **(8)** حمزہ بن محمد شاہد (ایضاً) **(9)** رشید رضا بن نیاز محمد (ایضاً) **(10)** جنید بن نذر محمد (ایضاً) **(11)** محمد قاسم عطاری (ایضاً)

حضرتِ سیّدنا حماد بن خالد کا تعارف اور پیشہ

حضرتِ سیّدنا ابو عبداللہ حماد بن خالد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ثِقَہ راوی ہیں آپ کا تعلق بصرہ یا مدینہ شریف سے تھا مگر آپ نے بغدادِ معلّٰی میں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دَرزی کا کام کیا کرتے تھے، پڑھے لکھے نہ تھے اس لئے احادیثِ مبارکہ کو صرف سُن کر یاد کرلیا کرتے یہاں تک کہ حافظُ الحدیث کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن مَعین رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہما جیسے معتبر اور اپنے فن کے کامل و اَکمل حضرات آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے احادیث سنتے اور پھر انہیں لکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت مجاہد بن موسیٰ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پہلے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (بصرہ شہر کے) مالک بن انس نامی دروازے کے پاس کپڑے سیا کرتے تھے پھر وہاں سے ہمارے یہاں (بغداد کے) کرخ نامی علاقے میں منتقل ہوگئے جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تو وہ کپڑے سی رہے ہوتے تھے ہم وہیں ان سے احادیث سن کر لکھ لیا کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد، 8/144 تا 146 ماخوذاً)

سلسلہ **"فیضانِ جامعۃُ المدینہ"**

(صفر المظفر ۱۴۳۹ھ / نومبر 2017ء کے لئے موضوع)

(1) اعلیٰ حضرت کی 5 اہم دینی خدمات (2) سوشل میڈیا کا مثبت استعمال

(مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 07 اکتوبر 2017ء)

مضمون بھیجنے کا پتا: مکتب "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عالمی مَدَنی مرکز، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ، کراچی۔ ای میل: mahnama@dawateislami.net

مضمون نگاری کے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے ستمبر کا شمارہ ملاحظہ کیجئے یا مندرجہ بالا ای میل ایڈریس پر رابطہ کیجئے۔

حُسینی قافلے کے شُرَکا

آصف اقبال عطاری مدنی

میدانِ کربلا میں بے مثال قربانیاں پیش کرکے امامِ عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ اور آپ کے رُفَقَا نے اسلام کی بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کیا، حسینی قافلے کے شُرَکا میں بنوہاشم کے سولہ، سترہ یا انیس افراد تھے۔(سیر اعلام النبلاء،4/416تا426-الاستیعاب، 1/445ملخصاً) سوانحِ کربلا، صفحہ 128 پر ہے: امام عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ اہلِ بیت ودیگر کل 82 نُفُوس تھے جبکہ ایک قول کے مطابق یہ کاروانِ عشق 91 افراد پر مشتمل تھا جس میں 19 اہلِ بیت اور 72 دیگر جاں نثار تھے۔(تاریخ کربلا، ص269) حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کربلا میں حسینی قافلہ بہتّر (72) آدمیوں پر مشتمل تھا۔(مراٰۃ المناجیح،3/387)

حسینی قافلے کے شُرَکا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بے پناہ محبت کرتے اور اپنا تَن مَن دَھن آپ پر لٹانے کا بے مثال جذبہ رکھتے تھے اور بڑے بہادر و شجاع تھے۔ **امام زین العابدین علی اَوْسَط** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دورانِ سفر عرض کی: باباجان! جب ہم حق پر ہیں تو ہمیں موت کی کوئی پروا نہیں۔ (تاریخ الطبری، 9/216 ماخوذاً) اسی طرح ایک جانثار نے عرض کی: اگر دنیا ہمارے لئے باقی رہے اور ہم اِس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں اور پھر آپ کی مدد و نصرت کے سبب ہمیں دنیا چھوڑنی پڑے تو ہم آپ ہی کا ساتھ دیں گے۔(تاریخ الطبری،9/213) حسینی قافلے کے بعض شُرَکا تو بہت مشہور ہیں مثلاً علی اکبر، علی اصغر، عباس، حُر، قاسم، عَون، محمد رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مگر بعض زیادہ شہرت نہیں رکھتے، جیسے حضرت سیدنا **عثمان بن علی المرتضٰی، ابوبکر بن امام حسن، عُمَر بن امام حسن** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم۔ **حضرتِ عثمان بن علی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے امام عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے آگے آگے رہ کر خود کو اُن کی ڈھال بنائے رکھا، یزید اَصْبَحِی نے آپ کو تیر مار کر زخمی کیا پھر آپ کا مبارک سَر تَن سے جدا کیا اور اپنے لیڈر سے ذلیل دنیا کا انعام لینے پہنچ گیا۔(الاخبار الطوال، ص379ماخوذاً) شِمْر بن ذِی الجَوْشَن نے کربلا میں حسینی لشکر کے بعض جاں نثاروں کو اَمان دینے کی بات کی تو انہوں نے یہ کہہ کر اَمان کو ٹھکرا دیا کہ تجھ پر اور تیری اَمان پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہو کہ تو ہمیں اَمان دیتا ہے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیٹے (امام حسین) کے لئے کوئی اَمان نہیں۔ (تاریخ الطبری، 9/224) **حضرت ابوبکر بن حسن** رضی اللہ تعالٰی عنہ کربلا میں شہید ہوئے جو عبداللہ بن عقبہ غَنَوِی کے تیر کا نشانہ بنے۔ (الاخبار الطوال، ص379) قیدی بنائے جانے والے بچوں میں ایک چار سال کے شہزادے حضرت **عُمَر بن حسن** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ (الاخبار الطوال، ص380) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **عُمَر** نامی دو شہزادے تھے ایک نے کربلا میں شہادت پائی اور دوسرے قید ہوئے۔(سوانح کربلا، ص126تا127) خاندانِ علی میں عام طور پر **ابوبکر، عُمَر، عثمان** اور **عائشہ** نام رکھے جاتے تھے۔ جن پانچ بیٹوں سے مولا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکریم کی اولاد چلی اُن میں سے ایک کا نام **عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھا، جن کا 85 برس کی عمر میں مقامِ یَنْبُع میں وصال ہوا جبکہ ایک بیٹے حضرت سیدنا **ابوبکر** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے جنہوں نے کربلا میں شہادت پائی۔(الکامل فی التاریخ،3/262تا263)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا مضمون سے اہلِ بیتِ اَطہار کی صحابۂ کرام سے مَحبّت کا دَرْس بھی ملتا ہے۔ یہ خلفائے راشدین سے محبت ہی تھی کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اپنی اولاد کے نام ان کے نام پر رکھے، اسی طرح حضرت سیّدنا امام زین العابدین علی اَوْسَط رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دو بیٹوں کے نام **عُمَر** اور **عثمان** تھے، امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک شہزادی **عائشہ** نام کی تھیں، امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تین بچوں کے اسمائے گرامی **عُمَر، ابوبکر** اور **عائشہ** تھے اور یوں ہی امام علی رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام **عائشہ** تھا۔

(طبقات الکبریٰ،5/163، سیر اعلام النبلاء،8/251، تہذیب الکمال،7/403 وغیرہا)

یزیدی لشکر کا انجام

احمد رضا شامی عطاری مدنی

بعض اوقات انسان اس فانی دنیا کی نعمتوں اور مقام و منصب کے حصول کی لالچ میں اپنی آخرت برباد کر بیٹھتا ہے حالانکہ دنیا بھی اسکے ہاتھ نہیں آتی۔ یوں وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار اور آخرت میں دردناک عذاب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ" یعنی دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص223، حدیث:3662)

دنیاوی لالچ میں آکر دوجہاں کی تباہی و بربادی مول لینے کی ایک عبرتناک مثال یزیدی لشکر کی ہے جس نے مال و دولت اور حکومت و اقتدار کی خاطر نواسۂ رسول حضرتِ سیّدنا امام حسین اور ان کے رُفقا رضی اللہ تعالٰی عنہم کو شہید کر دیا۔ تاریخ گواہ ہے جو لوگ ان نفوس قدسیہ کے مقابلے میں آئے وہ زندگی میں چین نہ پاسکے، یہاں بھی انہوں نے ذلت و رسوائی کی سزا پائی جبکہ میدانِ محشر کا معاملہ اس کے علاوہ ہے۔ تقریباً چھ ہزار تو مختار ثقفی[1] کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ چند کا عبرتناک انجام یہاں ذکر کیا گیا ہے: حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قاتل سنان بن انس نخعی ایک بار لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں نے امام حسین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو قتل کیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے گھر چلا گیا۔ اچانک اس کی زبان بند ہوگئی، عقل جاتی رہی، اس کی یہ حالت ہوگئی کہ جہاں کھاتا تھا وہیں پیشاب و پاخانہ کرتا تھا۔ (طبقات ابن سعد، 6/454 ملخصاً) ابن سعد، شمر، قیس ابن اشعث کندی، خولی بن یزید، عبداللہ بن قیس، یزید بن مالک اور باقی تمام اشقیا (بدبخت) جو حضرت امام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل میں شریک اور ساعی (یعنی کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عقوبتوں (تکلیفوں) سے قتل کئے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانح کربلا، ص183) حضرت سیّدنا عمارہ بن عُمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جس وقت ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سَر لاکر رکھے گئے تو میں بھی ان کے قریب گیا اچانک ایک شور سا بلند ہوا وہ آگیا، وہ آگیا، میں نے دیکھا تو ایک بڑا سانپ ان سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا ابن زیاد کے سر کے پاس پہنچا اور اس کے نتھنے میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکل کر غائب ہوگیا۔ اچانک پھر شور مچا وہ آگیا، وہ آگیا پھر وہی سانپ نمودار ہوا اور دو یا تین بار اسی طرح کیا۔ (یعنی ابن زیاد کے نتھنوں میں گھسا۔) (ترمذی، 5/431، حدیث:3805) حضرت سیّدنا ابو رجاء عُطارِدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اہلِ بیتِ اطہار کو بُرا نہ کہو! کیونکہ وہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گھرانا ہے۔ میرا ایک پڑوسی تھا جب حضرت سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا گیا تو اس نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں کہا: دیکھو فُلاں بن فُلاں کا کیا حال ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے دو ستارے اُس کی دونوں آنکھوں میں مارے جس سے وہ اندھا ہوگیا۔ (الشریعۃ للآجری، 5/2182، رقم:1676) خولی بن یزید جس نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سرِ اقدس کو تن سے جدا کیا تھا ذلّت کی موت مارا گیا۔ یہ گھر میں چُھپ گیا تھا اس کی بیوی نے ہی اسے پکڑوا دیا۔ مختار کے حکم سے اسے شاہراہِ عام پر قتل کیا گیا پھر اس کی لاش کو جلادیا گیا۔ (الکامل فی التاریخ، 4/46، ملخصاً)

اسی طرح باقی دشمنانِ اہلِ بیت بھی ذلّت و رسوائی کی موت مارے گئے اور جس منصب اور مال و دولت کی خاطر انہوں نے نواسۂ رسول کے قتل جیسے بدترین جرم کا ارتکاب کیا وہ بھی ان کے ہاتھ نہ رہا۔ اس واقعہ سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ہر انسان کو چاہئے کہ اپنی آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور کسی بھی بڑی سے بڑی چیز کی لالچ میں آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی نہ کرے۔

---

(1) مختار ثقفی جس نے قاتلین حسین کو چُن چُن کر مارا اور محبین حسین کے دل جیتے مگر اس پر شقاوت ازلی غالب ہوئی اور وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے مرتد ہوگیا۔ (ماخوذ از الصواعق المحرقہ، ص198)

میدانِ کربلا

آصف جہانزیب عطاری مدنی

میدانِ کربلا 10 محرم الحرام 61ھ میں تاریخِ اسلام کا ایک اِنتہائی دَرْدْناک واقعہ پیش آیا کہ جب خاندانِ اہلِ بیت اور ان کے جانثار رُفَقا کو یزیدی لشکر نے بھوک پیاس کی حالت میں شہید کر دیا۔ جہاں یہ تاریخی واقعہ رُونما ہوا اس جگہ کا نام "کربلا" ہے۔ کربلا نَجَف سے 80 کلو میٹر اور بغداد سے 103 کلو میٹر کے فاصلے پر نہرِ فرات کے قریب واقع ہے جبکہ کوفہ سے تقریباً 75 کلو میٹر دور ہے۔ پہلے یہ صحرا تھا لیکن اب یہ ملکِ عراق کا شہر ہے۔

کربلا کی لغوی و تاریخی حیثیت کربلا دو الفاظ "کَرْب و بَلا" سے مرکب ہے۔ (فیروز اللغات، ص 1060) کچھ اہلِ لغت نے کہا کہ یہ "کَرْبَل (چھانی ہوئی گیہوں)" یا "کَرْبَلَۃٌ (دلدلی زمین)" سے ماخوذ ہے اس لئے کہ وہاں کی زمین کنکروں سے خالی اور نرم ہے۔ ایک قول کے مطابق "کَرْبَل" ایک جڑی بوٹی کا نام ہے جو وہاں اُگتی تھی اس لئے اس جگہ کا نام کربلا پڑ گیا۔ (معجم البلدان، 4/125 ماخوذاً) احادیث مبارکہ میں اس جگہ کا ذکر "نینویٰ" اور "طُف" کے ناموں سے بھی آیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، 21/146، حدیث: 38522، معجم کبیر، 3/106، حدیث: 3813)

اسلام میں کربلا کی اہمیت اسلامی تاریخ میں اس مقام کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے متعلق بعطائے الٰہی غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ سلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السَّلام نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور خبر دی کہ آپ کی امت آپ کے بعد آپ کے اس شہزادے (حضرت سیدنا امام حسین) کو کربلا نامی مقام پر شہید کر دے گی، پھر شہادت گاہ کی مٹی حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پیش کی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے سونگھا اور فرمایا: "رِیْحُ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ" یعنی (اس میں سے) بے چینی اور بلا کی بُو آتی ہے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص 330 ملخصاً، تاریخ ابن عساکر، 14/193) پھر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ مٹی اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو دی اور فرمایا: جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ حسین شہید ہو گیا۔ (معجم کبیر، 3/108، حدیث: 2817- 2819 مفہوماً)

مولا علی کا میدانِ کربلا سے گزر منقول ہے کہ جب امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَهُ الکریم کا کربلا سے گزر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہاں ان کی سواریاں بٹھائی جائیں گی، یہاں ان کے کجاوے رکھے جائیں گے اور یہاں ان کے خون بہائے جائیں گے۔ (الصواعق المحرقہ، ص 193 ملخصاً) جب امام عالی مقام کو دشمنوں نے گھیر لیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: اس جگہ کا کیا نام ہے؟ جواب ملا: کربلا، تو آپ نے فرمایا: بے شک نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سچ فرمایا تھا کہ یہ کرب و بلا کی زمین ہے۔ (معجم کبیر، 3/108، حدیث: 2812 ملخصاً)

شہدائے کربلا کے مزارات واقعۂ کربلا کے بعد قبیلۂ غاضریہ کے لوگوں نے شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین کی تدفین کی۔ (الکامل فی التاریخ، 3/433)

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اعجاز نواز عطاری مدنی

جلیلُ القدر صحابیِ رسول، کاتبِ وحی اور اسلام کے پہلے سلطان حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا رجبُ المُرَجَّب 60 ہجری میں وِصال ہوا، ان کے بعد یزید تختِ سلطنت پر بیٹھ گیا۔ یزید پلید گانے باجے کے آلات بجانے، شراب نوشی کرنے، راگ اَلاپنے، کتّے پالنے، مینڈھوں، ریچھوں اور بندروں کے لڑانے میں مشہور تھا، وہ ہر صبح نشے میں ہوتا۔(البدایہ والنہایہ، 5/749) صدرالافاضل مولانا سیّد نعیم الدّین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی لکھتے ہیں کہ یزید بدخُلق، تُندخُو، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے ادب اور گستاخ تھا، اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی ہیں جن سے بدمعاشوں کو بھی شرم آجائے۔ مُحرَّمات (جن سے نکاح حرام ہوتا ہے) کے ساتھ نکاح اور سود وغیرہ مَنْہِیّات(یعنی حرام چیزوں) کو اس بے دِین نے عَلانیہ رَواج دیا، مدینۂ طیبہ و مکۂ مکرّمہ کی بے حرمتی کرائی۔(سوانح کربلا، ص112 ملخصاً) **امامِ عالی مقام نے بیعت سے انکار کردیا** مدینۂ طیبہ کا عامِل جب یزید کی بیعت لینے کیلئے امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے فِسق و ظلم کی بنا پر اس کو نااہل قرار دیا اور بیعت سے انکار فرمایا۔(سوانح کربلا، ص114) کوفہ کی طرف سفر کے دوران امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مقامِ قادسیہ پر ایک خطبہ دیا جس میں یزید اور یزیدیوں کے مَظالم کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی ظالم حکمران کو دیکھا جو اللہ کے حرام کردہ کو حلال کررہا ہے اور اس کے عہد کو توڑ رہا ہے، سنّتِ رسولُ اللہ کی مخالفت کررہا ہے، اللہ کے بندوں میں گناہ اور سرکشی سے حکومت کرتا ہے تو دیکھنے والا اگر اس حاکم کو اپنے قول و فعل سے بدلنے کی کوشش نہ کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس شخص کو اس کے ٹھکانے میں داخل کردے۔(الکامل فی التاریخ، 3/408)

یزید کی بیعت نہ کرنے کے دُوررَس اَثرات

امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اللہ تعالٰی نے نہ صِرف خوفِ خدا، تقویٰ وپرہیزگاری، جرأت و بہادری اور حِلم وبُردباری جیسے عظیم اَوصاف سے نوازا تھا بلکہ فِراست، تَدَبُّر اور دُور اندیشی جیسی اعلیٰ صلاحیتیں بھی عطا فرمائی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یزید کی بیعت نہ کرنا آپ کی فِراست اور دور اندیشی پر دلالت کرتا ہے، جس کے یہ اثرات ظاہر ہوئے: **حق وباطل میں فرق** امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یزید کی بیعت نہ کرکے تاقیامت حق و باطل میں فرق کردیا۔ **نااہل کو مَنصب دینے کی مُمانَعَت** آپ کے بیعت نہ کرنے سے دنیا پر واضح ہوگیا کہ نااہل کو کبھی کوئی منصب نہ دیا جائے اور اگر بالفرض وہ زبردستی کسی عُہدے کو حاصل کرلے تو اہلِ عزیمت کو چاہئے کہ ہرگز اُس کی اِطاعت نہ کریں۔ **فسق وفجور کا دروازہ بند کردیا** اگر آپ یزید کی بیعت کرلیتے تو اس کی ہر بدکاری کے جواز کے لئے آپ کی بیعت سند (یعنی دلیل) ہوجاتی اور شریعتِ اِسلامیہ ومِلّتِ حنیفہ کا نقشہ مٹ جاتا۔ **نظامِ اِسلام کا تحفُّظ** اگر آپ یزید کی بیعت کرلیتے تو یزید آپ کی بہت قدر ومنزلت کرتا، خوب مال ودولت نچھاور کرتا لیکن اِسلام کا نظام درہم برہم ہوجاتا اور ایسا فساد برپا ہوتا جسے بعد میں دور کرنا دُشوار ترین ہوتا۔ **اَحکامِ شرعیّہ میں برابری** آپ کا یزید کی بیعت نہ کرنا اس کے فِسق وفجور کو واضح کرتا اور

اس بات کو پختہ کرتا ہے کہ اَحکامِ شرعیہ ایک عام آدمی و حاکم سب کیلئے برابر ہیں، جس طرح عام شخص کا فِسق و فجور سے بچنا ضَروری ہے اسی طرح حاکم کا بھی۔ **اِسلامی ریاست کا تَحَفُّظ** امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی فراست سے جان لیا تھا کہ یزید بیعت کے بعد اِسلامی ریاست کا کیا حال کرے گا اسی لئے آپ نے بیعت نہ کی، آپ کی شہادت کے بعد یزیدی فوجوں نے مدینۂ منورہ پر لشکر کشی کی، سینکڑوں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو شہید کیا، مسجدِ نبوی شریف کے ستون سے گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد میں لوگ نماز سے مشرّف نہ ہوسکے، مدینہ میں خوب لوٹ مار کی گئی (وفاء الوفا، 1/134 ماخوذا) مکّۂ مکرّمہ پر چڑھائی کی گئی، پتھر برسائے گئے حتی کہ مسجدُ الحرام کا صحن پتھروں سے بھر گیا، کعبۃُ اللہ کے غلاف اور چھت کو ان بے دینوں نے جلا دیا اور کعبۃُ اللہ کی بے حرمتی کی۔(تاریخ الخلفاء، ص167، سوانح کربلا، ص178 ملخصًا) **قیامِ اَمن اور رعایا کے حقوق** قیامِ اَمن اور رعایا کے حقوق پورے کرنا حاکم کی ذمّہ داریوں میں سے اہم ترین ذمّہ داری ہوتی ہے لیکن یزید اور اس کے حواری (ساتھی) قیامِ اَمن اور رعایا کے حقوق پورے کرنے کے مخالف تھے، امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی بیعت نہ کرکے پوری دنیا کو قیامِ امن اور رعایا کے حقوق پورے کرنے کا پیغام دیا۔ **قربانی کا درس** امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی اور اپنے احباب کی جانوں کا نذرانہ راہِ خدا میں پیش کرکے امّتِ مسلمہ کو حق پر قائم رہنے اور ظلم کے سامنے سر نہ جھکانے کا نہ صرف درس (Lesson) دیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ دینِ اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے سے پیچھے نہ ہٹا جائے۔ راہِ خدا میں اپنا گھر بار بیوی بچے مال و دولت سب کچھ لُٹانے کے سبب امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ اور آپ کے اصحاب کا نام اب تک عزّت و عظمت کے ساتھ لیا جاتا ہے اور آئندہ بھی لیا جاتا رہے گا جبکہ یزید اور یزیدیوں کی اب تک مذمت و ملامت ہوتی آئی ہے اور تا قیامت اس کا نام تحقیر سے لیا جاتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اِسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

رشتوں کی تلاش

قسط:1

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

ہمارے معاشرے میں تلاشِ رشتہ کے وقت عموماً ظاہری اور مادِّی چیزوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جبکہ دین داری، شرافت اور اچھے اَخلاق جیسی خوبیوں کو نظر انداز کردیا جاتا ہے جو اِزدِواجی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ غالباً اسی لئے معاشرے میں طلاق دینے کا رجحان دِن بَدِن بڑھتا جارہا ہے۔ یاد رکھئے! جب تک انسان کا باطن خوبصورت نہ ہو ظاہری خوبصورتی کسی کام کی نہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے: مال، حَسَب نَسَب، حُسن و جمال اور دِین مگر تم دِین والی کو ترجیح دو۔ (بخاری، 3/429، حدیث:5090)

کامیاب گھریلو زندگی کے لئے رشتوں کی تلاش میں کچھ احتیاطیں ضروری ہیں ورنہ زندگی بے سکونی اور الجھنوں کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔ فی زمانہ رشتہ تلاش کرنے میں کئی غَلَط انداز اختیار کئے جاتے ہیں، عام طور پر لڑکے والوں کی تمنا یہ ہوتی ہے:

(1) "آنے والی" امیر باپ کی بیٹی ہو (2) ماں باپ کی اِکلوتی ہو تو کیا ہی بات ہے! (3) لڑکی کے بھائی اعلیٰ سرکاری عُہدوں پر فائز ہوں (4) اور اگر کئی بھائیوں کی ایک ہی بہن ہو تو سونے پہ سہاگا کیونکہ اس سے تحائف ملنے کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں (5) بہو خوب جہیز لے کر آئے (6) بیٹے کو سَلامی میں موٹر سائیکل یا گاڑی ملے (7) کوئی پلاٹ یا مکان بھی مل جائے (8) بہو کا والد اپنے داماد کو کوئی کاروبار ہی شروع کروا دے (9) لڑکی کسی اچھی جگہ نوکری(Job) کرتی ہو وغیرہ۔ غور کیا جائے تو ان سب میں ایک چیز "دوسرے کے مال کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا" مُشترَک ہے، شریعت میں جہاں اس کی مذمّت بیان کی گئی ہے وہیں لوگوں کے مال سے بے رغبتی کو ہر دل عزیز بننے کا نسخہ بتایا گیا ہے چنانچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا سے بے رَغْبَت ہو جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال واَسبابِ دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔(الترغیب والترھیب،4/45،حدیث:4918)

اسی طرح لڑکی والوں کی عموماً یہ خواہش ہوتی ہے: (1) لڑکا اسمارٹ(Smart) اور فیشن ایبل(Fashionable) ہو (2) باپ کی جائیداد و کاروبار کا اِکلوتا وارث ہو (3) نندیں نہ ہوں (4) اگر ہوں تو "اپنے گھر کی ہو چکی ہوں" تاکہ ہماری بیٹی سُسرال میں راج کرے۔ (5) لڑکا نوٹوں میں کھیلتا ہو (اگرچہ حرام سے کمائے گئے ہوں) (6) تنخواہ معقول بھی ہو تو نظر اس پر ہوتی ہے کہ "اُوپر کی کمائی" کتنی بنالیتا ہے۔ (7) لڑکا بیرونِ ملک ہو تو گھر بھر کی چاندی ہو جائے گی وغیرہ۔ غالباً اسی لئے بارہا لوگوں کو یہ کہتے سُنا جاتا ہے: اچھے رشتے نہیں ملتے۔ ایسے لوگوں سے ایک سوال ہے کہ اچھے رشتے کا معیار کیا ہے؟ وہ جو ہمارا خود ساختہ ہے یا وہ جسے شریعت نے اچھا رشتہ قرار دیا۔ اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہر باپ اپنی بیٹی کے لئے اچھے لڑکے کا انتخاب کرنا چاہتا ہے اور لڑکے والے بھی اچھے رشتے کی تلاش میں ہوتے ہیں لیکن یہ بات ہر مسلمان کو پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ اچھا رشتہ وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک اچھا ہے لہٰذا دین دار اور ضروری تقاضوں کو پورا کرنے والا رشتہ ملتا ہو تو اسے ٹھکرانے کی بجائے اپنانے کا ذہن ہونا چاہئے۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جب ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے، جس کے خُلق و دین سے تم راضی ہو تو اُس سے نکاح کر دو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم ہو گا۔(ترمذی،2/344،حدیث:1086)

دین داری میں سب سے پہلے عقیدے پھر فرائض وواجبات پر عمل کو مدِّ نظر رکھا جائے مثلاً نماز روزے کی پابندی ہے یا نہیں؟ نیز لڑکی شرعی پردے وغیرہ کا اہتمام کرتی ہے یا نہیں؟ حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی ادائیگی میں کیا کیفیت ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری ایک بیٹی ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے اُس کی شادی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اس کی شادی ایسے شخص سے کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہو کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزّت دے گا اور اگر نفرت بھی کرے گا تو ظلم نہیں کرے گا۔

(شرح السنۃ للبغوی،5/ 9،تحت الحدیث:2234)

دین داری اور خوش خُلقی پر ظاہری اور مادّی چیزوں کو فَوقیَّت دینے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی عورت سے اُس کی عزّت کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذِلّت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کے لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اُس کی غربت میں اضافہ کرے گا، جس نے عورت کے حَسَب نَسَب(یعنی خاندانی بڑائی) کی بنا پر نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھے یا صِلَۂ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں برکت دے گا۔(معجم اوسط،2/18،حدیث:2342)

(بقیہ آئندہ شمارے میں)

خلیفہ ہارون رشید اور ترویجِ علم

ولی محمد عطاری مدنی

مسندِ خلافت پر فائز ہونے سے قبل خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب میں نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے مشرّف ہوئے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسی مہینے میں تمہیں حکومت ملے گی تمہیں چاہئے کہ حکومت ملتے ہی راہِ خدا میں جہاد کرو، فریضۂ حج ادا کرو اور اہلِ حَرَمَین (مکہ و مدینہ والوں) پر بہت سامال خرچ کرو۔ چنانچہ حکومت ملنے پر ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر ایک حکم کی تعمیل کی۔ (تاریخ الخلفاء، ص234)

تعارف خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام مَہدِی اور والدہ کا نام خَیزُرَان تھا، آپ فصاحت وبلاغت میں ماہر اور علم وادب پر عُبور رکھتے تھے۔ روزانہ سو رکعت نماز ادا کرتے اور اپنے مال سے ایک ہزار دینار صَدَقہ کرتے، علما (فقہا اور صوفیا) سے بے حد محبت کرتے، آپ ایک سال حج ادا کرتے اور ایک سال جہاد میں شرکت کرتے اور کبھی ایک ہی سال حج بھی کرتے اور جہاد بھی کرتے۔ (سمط النجوم العوالی، 3/403) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خراسان (موجودہ نام: ایران) کے دار الخلافہ "الرے" میں 148ھ میں پیدا ہوئے اور جُمَادَی الاُخریٰ 193ھ میں طُوس (صوبہ خراسان رضوی، ایران) میں انتقال فرمایا۔ (اردو دائرہ معارف 23/85، 88)

احادیث نبویہ کو عام کرنے کا جذبہ احادیث کریمہ کو عام کرنے کا بے حد شوق تھا چنانچہ آپ نے بغداد روانگی کا ارادہ کیا تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی: آپ بھی میرے ساتھ چلیں، میں نے عَزم (مضبوط ارادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو اسی طرح (حدیث کی کتاب) مؤطا کی ترغیب دلاؤں گا جس طرح امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو قرآن کی ترغیب دلائی۔ (احیاء علوم الدین، 1/47 ملخصاً۔ حلیۃ الاولیاء، 6/361، حدیث: 8942) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خلافت 23 سال 3 ماہ رہی۔ (تاریخ بغداد، 14/7) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں کئی کارنامے سر انجام دیئے، جن میں سے چند ملاحظہ کیجئے:

درود پاک لکھنا سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کی پاکیزہ آل پر درود پاک لکھنا شروع کیا۔ (کتاب الاوائل للعسکری، ص81)

علمِ دین کی اشاعت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصاً علمِ دین کی ترویج واِشاعت کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی مقصد کے لئے بغداد شریف میں "**بیتُ الحکمت**" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس میں عُلَماو فُضلا کی عظیم جماعت نے تصنیف وتالیف کا کام کیا۔ (مقدمہ تاریخ الخلفاء، ص79 مترجم ملخصاً)

تراجمِ کتب مفادِ عامہ (یعنی لوگوں کے فائدے) کے لئے حکمت، فلکیات، فلسفہ اور علمِ طِب سے تعلق رکھنے والی قدیم فارسی کُتُب کا عربی زبان میں ترجمہ کروایا۔ آپ کے دورِ حکومت میں کتابیں لکھنے والوں کو منہ مانگی رقم دی جاتی تھی۔ (اردو دائرۂ معارف، 23/92) آپ نے منطق کی کتب یونان سے منگوا کر محمد بن طرخان فارابی سے ان کتب کا عربی میں ترجمہ کروایا۔ (نصاب المنطق، ص xiii)

توقیرِ علم کے عملی اقدامات علم و عُلَما کی تعظیم وتوقیر (عزت) کے لئے آپ نے عملی اقدامات فرمائے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں ہر وقت کثیر علما تشریف فرما رہتے، آپ خود مختلف اولیا وعُلَما کی بارگاہ میں عاجزی واِنکساری سے حاضری دیتے، آپ اللہ والوں

کا بے حد احترام فرماتے، ان کی مالی ضرورتوں کو پورا کرتے چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا: کیا آپ کا کوئی مکان ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُنہیں تین ہزار دینار پیش کئے۔ **بدمذہبوں کی گرفت** مُلْحِدِین (بے دین) اور سرکار دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث پر اعتراض کرنے والوں سے سخت نفرت کرتے تھے اور جس پر اِلحاد (بے دینی) کا شبہ گزرتا، اپنی قربت و رشتہ داری کی پروا کئے بغیر اس کا سخت احتساب فرماتے۔ (کتاب المعرفہ والتاریخ، 2/181ماخوذاً) **حجرِ اسود کی حفاظت** سن 189 ہجری میں عمرہ کرنے حاضر ہوئے تو جس حصہ پر حجرِ اسود نَصْب تھا اسے ہلتے ہوئے دیکھا، قریب تھا کہ حجرِ اسود زمین پر تشریف لے آتا، آپ نے اس حصے کے اوپر اور نیچے ہیرے کے ذریعے سوراخ کروائے پھر چاندی پگھلوا کر ان سوراخوں میں بھروا دی۔
(اخبار مکۃ للازرقی، 1/347)

حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت مولانا محمد عبد السّلام قادری رضوی ضیائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت بروز بدھ 15 شعبانُ المُعَظَّم 1343 ہجری مطابق 11 مارچ 1925 عیسوی کو یوپی (ہند) میں ہوئی۔ اپنے دور کے اکابر علمائے اہلِ سنّت سے علمِ دین حاصل کیا۔ اِمامت کے ذریعے خدمتِ دین کا آغاز فرمایا اور پھر ساری زندگی درس و تدریس اور بیانات کے ذریعے دین کی خدمت بجالاتے رہے، تین مرتبہ حجِ بیتُ اللہ کی سعادت پائی۔ 25 محرم الحرام 1419ھ مطابق 21 مئی 1998ء شبِ جمعہ کو 75 سال 5 ماہ 10 دن کی عمر میں وصال اور جمعہ کے دن تدفین ہوئی، مزار پُر انوار مَوْضَع کھمبی آہمہ تحصیل لال گنج (ضلع پرتاب گڑھ، ہند) کے قبرستان میں ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کو آپ سے بھی خلافت و اجازت حاصل ہے، شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کا یہ شعر آپ ہی کے بارے میں ہے:

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَام
قادِری عبدُ السّلام خوش ادا کے واسطے

مفتیِ دعوتِ اسلامی

مفتیِ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطاری مَدَنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رمضانُ المبارک کے بابرکت مہینے میں 26 اگست 1976ء کو فاروق نگر (لاڑکانہ) بابُ الاسلام سندھ میں پیدا ہوئے۔ 1995ء میں بابُ المدینہ کراچی کے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لیا۔ آپ بہترین حافظِ قراٰن اور زبردست عالمِ دین تھے۔ 7 فروری 2002ء میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے ساتھ چل مدینہ کی سعادت پائی۔ دسمبر 2002 میں آپ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے۔ زندگی کی 30 بہاریں دیکھنے کے بعد آخر کار عِلْم و عمل کے پیکر مفتیِ دعوتِ اسلامی کا 18 محرمُ الحرام 1427ھ مطابق 17 فروری 2006ء کو وصال ہوا۔ صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے پہلو میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تدفین ہوئی۔

(ماخوذ از مفتیِ دعوتِ اسلامی)

جواب دیجئے! (آخری تاریخ: 10 اکتوبر)

سوال (1): اسلام میں سب سے پہلے کس کی وراثت تقسیم ہوئی؟
سوال (2): واقعہ کربلا کس ہجری تاریخ، مہینے اور سن میں پیش آیا؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734
جواب درست ہونے کی صورت میں آپ کو بذریعہ قرعہ اندازی 1100 روپے کا "مدنی چیک" پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

عورت کے اخراجات

ابو سلمان عطاری مدنی

اسلام امن و سلامتی اور باہمی تعاون و خیر خواہی کا دین ہے۔ اس کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ کمزوروں کے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری اُن لوگوں پر ہوتی ہے جو اس کی اہلیت(Ability) رکھتے ہوں جیسے بچوں کی ذمہ داری والدین پر، اسی طرح عورت کی کفالت کی ذمہ داری اُس کی عمر کے مختلف ادوار میں مختلف مردوں پر لازم قرار دی گئی ہے۔ اسلام نے عورت کے صنفِ نازک ہونے کا یوں خیال فرمایا کہ اُس پر اولاد کو پالنے پوسنے اور اچھی تربیت کی ذمہ داری تو عائد کی مگر اُس کے ناتواں کندھوں پر کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا بلکہ فکرِ معاش کی جان گھُلانے والی پابندی اور کفالت کی بھاری ذمہ داری مردوں پر ہی عائد کی ہے۔

عورت بیٹی ہے تو والدین اس کی پرورش کریں گے، بیوی ہے تو اُس کی کفالت کا ذمہ اُس کے شوہر پر ہے۔ نکاح کے ذریعے قائم ہونے والے رشتے پر غور کیا جائے تو در حقیقت شوہر اپنی بیوی کے کھانے پینے، رہن سہن وغیرہ کے اخراجات پورے کرنے اور اولاد کی کفالت کی ذمہ داریاں قبول کرتا ہے۔ اسلام نے شوہر کو اس ذمہ داری کے پورے کرنے پر اجر و ثواب کی بشارت عطا فرمائی تاکہ شوہر خوش دلی کے ساتھ اپنی آخرت کا بھلا چاہتے ہوئے اپنی بیوی بچوں کی کفالت کرے نیز اس خرچ کردہ رقم کو افضل قرار دیا چنانچہ نبیِّ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک وہ دینار جو تو نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، ایک وہ جسے غلام کی آزادی پر خرچ کیا، ایک وہ جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ جسے تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہ ہے جو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ (مسلم، ص388، حدیث:2311)

عورت طلاق کی صورت میں جدائی کی بنا پر عدت کے دوران نان و نفقہ کی حقدار قرار پاتی ہے جبکہ شریعت کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے عدت شوہر کے گھر میں ہی گزارے جیسا کہ تفسیر صراط الجنان میں ہے: طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔ (صراط الجنان، 206/10)

اسلام نے مرحوم شوہر کی وراثت سے بھی بیوی کا حصہ مقرر کیا ہے کہ اولاد کی موجودگی میں وراثت سے آٹھویں اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھے حصے کی حقدار ہو گی۔ اگر عورت ماں ہو تو اولاد اس کے لئے راحت و سکون کا سامان کرے گی اور اگر بہن ہو تو بھائی اس کی نگہداشت کریں گے۔ یوں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت عمر کے کسی حصے میں بھی معاشی پریشانی کا شکار نہیں ہوتی۔

اسلام کے اس نظامِ کفالت نے عورت کی عِفّت و عِصمَت (پاک دامنی و پارسائی) کی حفاظت کر کے اُس کی عزّت و شرافت کو چار چاند لگا دیئے اس لئے عورت کو اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شکر گزار ہو کر قراٰن و سنّت کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے۔

محرم الحرام 1439ھ

جواب یہاں لکھئے

جواب(1): --

جواب(2): --

نام: ------------------------ ولد: ------------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہو گی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

تذکرۂ صالحات

محمد بلال سعید عطاری مدنی

یہ بھی میری ماں ہیں

(حضرت سیّدتنا اُمّ اَیمن ربیعہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا)

حضرتِ سیّدتُنا اُمِّ اَیمن ربیعہ بنتِ ثَعْلَبَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا وہ خوش نصیب خاتون ہیں جنہوں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کے بعد اپنی ساری زندگی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزار دی۔ یہ حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ ماجد حضرت سیّدنا عبدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی باندی (کنیز) تھیں جو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ کے والدِ ماجد کی میراث میں ملی تھیں۔(کراماتِ صحابہ، ص335) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَضاعی والدہ بھی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/296 مفہوماً) آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے: **"اُمُّ اَیْمَن اُمِّی بَعْدَ اُمِّی"** یعنی اُمّ اَیمن میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔(المواہب اللدنیۃ، 1/428 ملخصاً) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حُضُور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تبلیغ سے ابتدا ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا نیز آپ نے پہلے حَبَشہ پھر مدینۂ مُنوّرَہ ہجرت کی۔(اسد الغابۃ، 7/325) **اوصاف** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا روزہ دار، نہایت عبادت گزار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے گِریہ وزاری کرنے والی خاتون تھیں۔(حلیۃ الاولیاء، 2/80) **جنّتی خاتون** ایک مرتبہ حُضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جو کسی جنّتی خاتون سے نکاح کرنا چاہتا ہے وہ اُمِّ اَیمن سے نکاح کرلے۔(الاصابہ، 8/359) نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرتِ سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان سے نکاح کیا جن سے حضرتِ سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ پیدا ہوئے۔ (الاستیعاب، 4/478) **کرامت** آپ نے سخت گرمی میں بحالتِ روزہ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے پیدل مکۂ مکرّمہ سے مدینۂ مُنوَّرہ ہجرت کی، راستے میں اتنی سخت پیاس محسوس ہوئی کہ قریب تھا وِصال فرماجاتیں، فرماتی ہیں: جب سُورج غروب ہوگیا تو میں نے دیکھا سفید رسّی سے بندھا ہوا پانی کا ایک ڈول آسمان سے لٹک رہا تھا جب قریب ہوا تو میں نے اسے پکڑ کر سیر ہوکر پیا، اس کے بعد میں سخت گرمی کے دن دھوپ میں پھرتی تھی تاکہ پیاس لگے لیکن پھر بھی پیاس نہ لگتی تھی۔(حلیۃ الاولیاء، 2/80) **محبتِ رسول** حُضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: چلو حضرتِ اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ملنے چلتے ہیں جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے چنانچہ جب حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالٰی عنہا نے دونوں حضرات کو دیکھا تو رونے لگیں، انہوں نے پوچھا: کیوں رو رہی ہیں؟ عرض کی: میں حُضور کے وصال کی وجہ سے نہیں رو رہی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ پہلے سے بہتر مقام کی جانب تشریف لے گئے ہیں بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے، اِتنا سُن کر یہ دونوں حضرات بھی رونے لگے۔(مسلم، ص1024، حدیث:6318 ملتقطاً) **وصالِ پُر ملال** امام واقدی کے نزدیک حضرت سیّدتُنا اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالٰی عنہا کا انتقال حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں ہُوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/489)

بہنوں کا اپنا حصہ معاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے والد نے ترکہ میں ایک نصف مکان چھوڑا۔ ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ہماری بہنوں نے ترکہ میں اپنا حصّہ ہمیں معاف کر دیا ہے۔ اس صورت میں ہماری بہنوں کا حصّہ ختم ہو گا یا نہیں؟ (سائل: فیاض الرحمٰن، زم زم نگر حیدر آباد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ترکہ میں وُرَثا کا حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرّر کردہ ہے کسی وارث کے ترکہ میں اپنا حصّہ چھوڑ دینے، دَست بَرداری کر دینے یا معاف کر دینے سے ہرگز ساقط نہیں ہو گا۔ ہاں یوں ہوسکتا ہے کہ بیٹے اپنی بہنوں کو باہمی رِضامندی سے بطورِ صُلح ان کے حصّے کے بدلے میں کچھ رقم دے دیں چاہے وہ رقم ترکہ میں بننے والے ان کے حصّے سے کم ہو اور اگر زیادہ ہو تو بھی کچھ حَرَج نہیں اور بہنیں قبول کرلیں۔ یوں وہ رقم ان بہنوں کے ترکہ میں حصّے کا بدل ہو جائے گی اور مَتْرُوکہ مکان میں ان کا حصّہ ختم ہوجائے گا۔ نیز اگر مذکورہ بہنیں کچھ بھی نہیں لینا چاہتیں بلکہ ترکہ اپنے بھائیوں کو دینا چاہتی ہیں تو وہ یوں کرسکتی ہیں کہ مکان میں اپنے حصّے کو تقسیم کرانے کے بعد اس پر قبضہ کرکے جس بھائی کو دینا چاہتی ہیں ان کو ھِبہ (تحفہ) کر دیں یا بغیر قبضہ کئے اپنا حصّہ ان کو ایک مقررہ قیمت پر بیچ کر قیمت معاف کر دیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابوسعید محمد نوید رضا العطاری	عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

اسلامی بہن کا مُعَلِّمہ یا سُنّی عالِمہ کا ہاتھ چومنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اسلامی بہنیں اپنی مُعَلِّمہ یا کسی سُنّی عالِمہ اسلامی بہن یا اپنے شوہر کی دَست بوسی کر سکتی ہیں یا نہیں؟

(سائل: انس رضا عطاری، چوک فوارہ، چشتیاں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نیّتِ صالحہ و مَحْمُودہ (نیک اور پسندیدہ نیّت) کے ساتھ اسلامی بہنوں کا اپنی مُعَلِّمہ یا سُنّی عالِمہ اسلامی بہن کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجْمعین حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو چوما کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہاتھ چومنا بھی جائز ہے لِعَدَمِ الْمَانِعِ الشَّرْعِی کیونکہ شریعتِ مُطَھَّرَہ نے اس سے مَنْع نہیں کیا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

محرم الحرام میں ثواب کمانے کے طریقے

عبد الماجد عطاری مدنی

اللہ تعالیٰ مالِک و مُختار ہے، جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے، وہ کبھی چھوٹی سی نیکی پر بخش دیتا ہے توبسا اوقات چھوٹی سی خطا پر پکڑ بھی فرماتا ہے لہٰذا کسی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہئے کہ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی نیکی بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہو سکتی ہے۔ محرمُ الحرام کا مہینا نہایت برکتوں اور فضیلتوں والا ہے، اس ماہِ مبارک میں روزہ رکھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، چنانچہ **محرم کے ایک دن کے روزے کا ثواب** حضور نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مُحَرَّمُ الحرام کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے۔ (معجم صغیر، 2/71) **عاشورا (10 محرم الحرام) کے دن روزہ رکھنا سنّت ہے** حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عاشورا کے دن خود بھی روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔ (بخاری، 1/656، حدیث:2004) **ایک سال کے گناہ مٹ جائیں** حضرتِ سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے اللہ تعالٰی پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص454، حدیث:2746) **یہودیوں کی مخالفت کیجئے** جو عاشورا کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے جیسا کہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، 1/518، حدیث:2154)

عاشُورا (10 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کے دن گھر والوں کے کھانے میں وسعت کیجئے احادیثِ مبارکہ میں بہت سے ایسے اعمال بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کی بَرَکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے ہمیں چاہئے کہ ایسے اعمال اپنا کر رزق میں برکت کے حق دار بنیں، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے عاشُورا کے روز اپنے گھر میں رِزق کی فراخی کی اللہ تعالٰی اُس پر سارا سال فراخی فرمائے گا۔ (معجم اوسط، 6/432، حدیث:9302) حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بال بچّوں کے لئے دسویں (10) محرم کو خوب اچّھے اچّھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی، بہتر ہے کہ حلیم (کھچڑا) پکا کر حضرت شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجَرَّب (آزمایا ہوا) ہے، اسی تاریخ کو غسل کرے تو تمام سال اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اَمن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔ (اسلامی زندگی، ص131)

عاشورا کے دن اِثْمِد سرمہ لگایئے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یومِ عاشورا اِثْمِد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اسکی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شعب الایمان، 3/367، حدیث:3797)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات و تجاویز موصول ہوئیں جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) **حضرت علامہ بدر الزمان قادری** (پرنسپل جامعہ ہجویریہ، داتا دربار، مرکز الاولیاء، لاہور): دعوتِ اسلامی کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** نے چار دانگِ عالم میں اپنی دھوم مچا رکھی ہے، میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ خود بھی اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور دیگر لوگوں اور گھر کی خواتین کو بھی اس کے مطالعے کی تلقین کرتا ہوں۔ اس میں ہر طبقے کے لوگوں کے لئے مضامین ہیں، خواہ وہ علما ہوں، خواتین ہوں، بچّے ہوں یا تاجر حضرات ہوں سب کے لئے دلچسپی کا سامان ہے اور ایسے موضوعات جن پر عام طور پر لکھا نہیں جاتا **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** میں اُن پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے مثال کے طور پر **"ساس کو کیسا ہونا چاہئے؟ بہو کو کیسا ہونا چاہئے؟ باپ کو کیسا ہونا چاہئے؟"** دعوتِ اسلامی کا یہ کام قابلِ تحسین و قابلِ ستائش ہے۔ (2) **مولانا محمد انور قریشی** (پرنسپل دار العلوم محمدیہ رضویہ، پنڈ داد نخان، ضلع جہلم): **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کا اِجرا دعوتِ اسلامی کے کارناموں میں ایک حسین اضافہ ہے، اللہ کریم اس خوشبوئے محبتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مزید اضافہ فرمائے۔ (3) **مولانا ضمیر احمد مرتضائی** (مدرس جامعہ ہجویریہ داتا دربار، مرکز الاولیاء، لاہور) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** دورِ حاضر کے بیش بَہا مسائل کا مجموعہ ہے جس میں عبادات کے علاوہ معیشت و مُعاشَرت اور دَستورِ زندگی کے شَرعی پیمانوں پر نہایت عمدہ گفتگو کی گئی ہے، اللہ رَبُّ الْعِزّت دعوتِ اِسلامی کی اِس عظیم کاوِش کو قبول فرمائے، اُمّید ہے کہ یہ گوہرِ نایاب بے مقصد کہانیوں اور ڈائجسٹ پڑھنے والوں کے لئے بھی بامراد ذوق اور کامیابی کا سامان فراہم کرے گا۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

(4) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اِجرا، اس کی اِشاعت، طَباعت، اَوراق کی زینت اور اس کو جاری کرنے کی خلوصِ نیّت ہمیں مکمل رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت بخشتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے تمام مضامین اتنے دِلفریب اور دیدہ زیب ہوتے ہیں کہ لاکھ سُستی کے باوجود تقریباً سارے رسالے کا مطالعہ کرتا ہوں۔ (سعید اللہ قادری، سکھر) (5) میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر شمارہ پڑھا ہے۔ جنوری 2017ء سے اگست 2017ء تک تمام کے تمام شمارے میں نے حاصل کر لئے ہیں، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام عنوان بہت پیارے ہیں اور ہر بات باحوالہ ہے، بالخصوص ہر ماہ کی مناسبت سے شمارے میں مدنی پھول ہیں۔ (احمد رضا عطاری، بلوچستان)

مَدَنی مُنّوں کے تأثرات (اقتباسات)

(6) میں سب سے پہلے "ماہنامہ فیضان مدینہ" کی تصاویر کو دیکھتا ہوں کیونکہ یہ اچھی ہوتی ہیں۔ ماہِ اگست کے شمارے کا مضمون "حادثات اور ہمارا رویّہ" مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ (محمد ماجد رضا عطاری، اے ون سینٹر، پیر کالونی، باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(7) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کا ترقی کی راہ میں ایک ایسا قدم ہے جس کے ذریعے نہ صرف کتب بینی کے شوقین بلکہ ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے دینی اور اِصلاحی ترقی کا سامان ہو رہا ہے۔ (بنتِ فیصل، باب المدینہ کراچی)

آپ کے سوالات کے جوابات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ مردوں کے لئے پاؤں کے تلووں میں مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل: قاریہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، میانوالی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مردوں کے لئے ہاتھ یا پاؤں پر مہندی لگانا عورتوں سے مُشابَہت کی وجہ سے حرام ہے۔ البتہ مرد کے ہاتھ یا پاؤں میں کوئی بیماری ہو اور مہندی بغرضِ علاج بطورِ دوا لگائی جائے تو جائز ہے مگر اس کے لئے چند باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے: (1) وہ بیماری مہندی کے سوا کسی اور دوا سے زائل نہ ہوتی ہو۔ (2) نیز مہندی کسی ایسی دوسری چیز کے ساتھ مخلوط نہ ہو سکے جو اس کے رنگ کو زائل کر دے۔ (3) اور مہندی اس انداز میں نہ لگائی جائے جس سے زینت و آرائش ظاہر ہو یعنی ڈیزائن نہ بنائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری	جمیل احمد غوری العطاری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ جماعت کے لئے جو تکبیر پڑھی جاتی ہے، مؤذن کسی اور سے پڑھوا سکتا ہے؟ (سائل: قاری ماہنامہ فیضان مدینہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو اذان دے اقامت کہنے کا حق بھی اسی کا ہے۔ اگر مؤذن موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ ہے جبکہ مؤذن کو ناگوار گزرتا ہو اور وہ اپنی خوشی سے کسی اور کو اقامت کہنے کی اجازت دے تو دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں۔

اگر جماعت کا وقت ہو گیا اور مؤذن وہاں موجود نہ ہو تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص اقامت کہہ سکتا ہے البتہ بہتر ہے کہ امام اقامت کہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں:

"جس نے اذان کہی اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔" (بہارِ شریعت، 1/ 470)

بدائع الصنائع میں ہے: "اِنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ الَّذِیْ یُقِیْمُ وَاِنْ اَقَامَ غَیْرُهٗ فَاِنْ كَانَ یَتَاَذّٰی بِذٰلِكَ یُكْرَهُ لِاَنَّ اِكْتِسَابَ اَذَی الْمُسْلِمِ مَكْرُوْهٌ وَاِنْ كَانَ لَا یَتَاَذّٰی بِهٖ لَا یُكْرَهُ۔" یعنی جس نے اذان دی وہی اقامت کہے گا اگر کسی اور نے اقامت کہی اور مؤذن کو ناپسند گزرا تو مکروہ ہے کیونکہ مسلمان کو اذیت دینا مکروہ ہے اور اگر مؤذن کو برا نہ لگا تو مکروہ نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، 1/ 375)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری	جمیل احمد غوری العطاری

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس راستے سے تم گزرو گے، اس راستے سے شیطان نہیں گزرے گا بلکہ دوسرے راستے سے جائے گا۔(بخاری،2/403،حدیث:3294) پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ کلمات اُس عظیم ہستی کے لئے ہیں جسے خلیفۂ ثانی امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام ولقب سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حیاتِ مبارَکہ ایسی ہمہ جہت ہے کہ ہر پہلو قابلِ مطالعہ اور لائقِ اِتّباع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم مُفَکّرین نے بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زندگی بالخصوص آپ کے دورِ حکومت کو ایک مثالی دور قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو جلدوں (1720صفحات) پر مشتمل تالیف ”فیضانِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالٰی عنہ)“ کا مطالعہ کیجئے۔ جس کے مضامین کی ترتیب و ابواب بندی اور معانی بیان کرنے کے لئے آسان اور مناسب الفاظ کا انتخاب دعوتِ اسلامی کی عظیم علمی و تحقیقی مجلس المدینۃُ العلمیۃ کے شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت کے مَدَنی اسلامی بھائیوں نے محنت و لگن سے کیا ہے۔ حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت و کردار پر یوں تو بہت سی کُتُب موجود ہیں لیکن مُعتمَد و مُستنَد مواد کے ساتھ اُردو زبان میں اتنی بہترین کتاب شاید کوئی اور نہ مل سکے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃُ العلمیۃ نے فیضانِ صحابۂ کرام عام کرنے کے لئے ان کی مقدّس زندگیوں پر اُردو زبان میں کام شروع کرکے بہت اہم قدم اٹھایا ہے۔

”فیضانِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالٰی عنہ)“ کی پہلی جلد 19 ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیدائش سے لے کر شہادت تک کے واقعات بیان کئے گئے ہیں جبکہ دوسری جلد میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سنہری دورِ خلافت کو بالتفصیل 14 ابواب کے تحت بیان کیا گیا ہے، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:(پہلی جلد) ❀ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عشقِ رسول ❀ موافقاتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ❀ اَوّلیّات فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ❀ شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بزبانِ اکابرِ اُمّت ❀ شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بزبانِ مُسْتَشْرِقِیْن۔(دوسری جلد) ❀ خلافتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ❀ بعدِ خلافت ابتدائی معاملات ❀ عہدِ فاروقی کا شورائی نظام ❀ عہدِ فاروقی کا نظامِ عدلیہ ❀ عہدِ فاروقی کا نظامِ احتساب ❀ عہدِ فاروقی میں محکمۂ پولیس وفوج ❀ عہدِ فاروقی میں علمی سرگرمیاں۔

پہلی جلد کے آخر میں ”حیاتِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالٰی عنہ)“ اور دوسری کے آخر میں ”خلافتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ تاریخ کے آئینے میں“ کے عنوان سے آپ کی زندگی مُبارَک کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ایک نظر میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت کو دیکھا جاسکتا ہے۔ کتاب میں جدید عِلمی اُسلُوب اختیار کیا گیا ہے۔ مُحقّقِین اور عام قارئین کے لئے اجمالی اور تفصیلی دونوں طریقے سے فہرست تیار کی گئی ہے۔ آخر میں مآخذ ومراجع کی فہرست بھی دی گئی ہے جس میں ترتیبِ زمانی(ترتیب وار سال) کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا اور ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالٰی اس کتاب کے مُؤَلِّفِین اور مُعاوِنِین کی کوششوں کو قبول فرمائے اور بشمول قارئین سب کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی

شخصیات کی مدنی خبریں

علما و مشائخ کی خدمت میں حاضری خدماتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرنے اور کتب و رسائل نذر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلما والمشائخ کے ذمّہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں نے گزشتہ ماہ 1525 علما و مشائخ کی خدمت میں حاضری دی جن میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مولانا منشا تابش قصوری اور مولانا شکور احمد ضیائی سیالوی (مدرسین جامعہ نظامیہ رضویہ، مرکزالاولیاء لاہور) ◄ مولانا فیصل جماعتی (داتا دربار مسجد، مرکزالاولیاء لاہور) ◄ مولانا ایوب رضوی (جامعہ رضویہ جامع مسجد الکبری، راولپنڈی) ◄ مولانا محمد عثمان رضوی (اللہ والی مسجد، راولپنڈی) ◄ مولانا ذوالفقار علی حیدری (جامعہ مہریہ رضویہ، فتح جنگ) ◄ مفتی محمد اقبال نعیمی (جامعہ نعیمہ رضویہ، G/9 اسلام آباد) ◄ مفتی محمد جان قاسمی (جامعہ غوثیہ، کوئٹہ) ◄ مفتی مختار احمد حبیبی (جامعہ نوریہ، کوئٹہ) ◄ مولانا محمد مدثر کیلانی (جامع حنفیہ باغبانپورہ، گوجرانوالہ) ◄ مولانا اکرام اللہ نقشبندی (جامعہ مدینۃ العلم، گوجرانوالہ) ◄ مولانا رفاقت حسین نقشبندی (دربار اللہ ھو، گوجرانوالہ) ◄ مولانا محمد یونس قادری (جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، داؤد خیل، میانوالی) ◄ مولانا سیّد جلال الدین رومی شاہ (جامعہ حسنیہ رضویہ، ڈجکوٹ، سردارآباد فیصل آباد) ◄ مولانا محمد شعیب منیر قادری رضوی (جامع مسجد ہجویری سمندری، سردارآباد فیصل آباد) ◄ مولانا محمد قمر علی قادری رضوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرشید قادری رضوی (جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام سمندری، سردارآباد فیصل آباد) ◄ مولانا قسمت علی خان (جامع مسجد ڈیرہ اسماعیل خان) ◄ مفتی محمد حیات خان قادری (دارالعلوم حنفیہ رضویہ، ہجیرہ، راولاکوٹ کشمیر) ◄ مفتی محمد حسین چشتی (دارالعلوم سنی حنفی عباسی پور ضلع پونچھ، کشمیر)

مدنی مراکز میں تشریف لانے والی شخصیات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں بریلی شریف یوپی ہند سے تشریف لائے ہوئے پیرِ طریقت آلِ رسول حضرت مولانا سیّد محمد اسلم میاں اشرفی جیلانی نے قدم رنجہ فرمایا، انہوں نے المدینۃُ العلمیہ، جامعۃُ المدینہ اور مدنی چینل وغیرہ کا دورہ فرمایا اور خدماتِ دعوتِ اسلامی کو سراہا نیز فیصل کریم کنڈی (سابق ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی) کی بھی آمد ہوئی ◄ مولانا محمد عمران باروی (جامعہ امام اعظم، ڈیرہ اسماعیل خان) کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ و جامعۃ المدینہ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف آوری ہوئی ◄ حضرت مولانا ابو حماد محمد اشرف رضوی (جامعہ رُشدُ الایمان، گوجرانولہ) اور دیگر شخصیات نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی اور اس موقع پر جامعۃُ المدینہ کا دورہ بھی فرمایا ◄ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن مرکز الاولیاء (لاہور) میں متعدّد صحافیوں کی آمد ہوئی۔ رکنِ شوریٰ نے مہمانوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا اور صحافیوں نے مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔

عیادت دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے ساؤتھ افریقہ میں حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی عیادت کی۔

شخصیات سے ملاقات نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مجلس رابطہ (دعوتِ اسلامی) کے ذمہ داران نے جن شخصیات سے ملاقات کرکے مدنی کاموں کا تعارف کروایا اور کتب و رسائل پیش کئے ان میں سے چند کے نام ملاحظہ فرمایئے: سردارآباد فیصل آباد کے ملک نواز (MPA) ◄ افضال کوثر (CPO) ◄ کاظم علی اعوان (ایڈیشنل کمشنر) ◄ سلمان غنی (ڈپٹی کمشنر) ◄ عامر عزیز (ایڈیشنل ڈائریکٹر FDA) ◄ ملک عبد الرزاق (میئر) ◄ محمد توصیف (اسٹاف آفیسر CPO آفس) دیگر شہروں کے ◄ بشیر خان بگٹی (ڈیرہ بگٹی، بلوچستان) ◄ رحمت علی رازی (مقامی اخبار مالک، مرکز الاولیاء لاہور) ◄ منیر حسین بھٹی (ممبر پنجاب بار کونسل، مرکز الاولیاء لاہور) ◄ استقلال آباد گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں بذریعہ OB وین اجتماعی طور پر مدنی مذاکرے میں شرکت کی ترکیب ہوئی جس میں چودھری حامد حمید (MNA) چودھری عبد الرزاق ڈھلوں (MPA) اور دیگر شخصیات نے بھی شرکت کی۔

ہفتہ وار اجتماعات میں طلبا کی شرکت گزشتہ مہینے سنّی جامعات و مدارس کے 1254 طلبائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت فرمائی۔

امیرِ اہلِ سنّت کی بعض مصروفیات

پیغامِ عطّار اپنی نواسی کے نام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نواسی ـــ بنتِ حاجی حسان عطاری مدنی کی تقریبِ رخصتی 25 اگست 2017ء مطابق 3 ذوالحجۃ الحرام 1438ھ شبِ ہفتہ بعد نمازِ عشا عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے نزدیک واقع ایک ہال میں منعقد ہوئی۔[1] اس موقع پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کا بھی انتظام تھا اور مختصر اجتماعِ ذکر و نعت کا بھی سلسلہ ہوا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملنے والے مدنی پھولوں کی روشنی میں رخصتی کے معاملات سادگی سے کرنے کی کوشش کی گئی، سنّت کے مطابق زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانے کی دعا پڑھا کر کھانے کا سلسلہ ہوا۔ کھانے میں بھی سادگی اختیار کرتے ہوئے صرف ایک کھانے (One Dish) اور میٹھے میں لَوکی شریف کے حلوے کا انتظام تھا۔ شُرَکا اسلامی بھائیوں میں مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی تقسیم کئے گئے۔ تقریب میں شریک ہونے والوں نے سادگی کے ساتھ رخصتی کے اس انداز کو سراہا اور کئی اسلامی بھائیوں نے اس نیت کا اظہار کیا کہ ہم بھی اپنے گھر میں سادہ انداز میں شادی کی ترکیب بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

تقریبِ رخصتی میں دارالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام بعض اراکینِ شوریٰ اور ذمہ داران نے شرکت کی نیز مفتی محمد اسماعیل ضیائی (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ بابُ المدینہ کراچی) اور علامہ لیاقت حسین اظہری کی بھی تشریف آوری ہوئی۔

تقریبِ رخصتی کے بعد دولہا کے والد اور دیگر رشتے دار اسلامی بھائیوں کی فیضانِ مدینہ میں بارگاہِ امیرِ اہلِ سنّت میں حاضری ہوئی جہاں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں مدنی پھولوں سے نوازا۔ بعد ازاں امیرِ اہلِ سنّت نے اپنی نواسی کو دعاؤں کے سائے میں رخصت فرمایا۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دولہا اور دلہن کے نام الگ الگ مکتوب میں خوشحال زندگی گزارنے کے مدنی پھول عطا فرمائے، یہ دونوں مکتوب پیشِ خدمت ہیں:

امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دولہا کو کیا کہا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے ـــ کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اللہ تعالیٰ آپ کی خوشیاں طویل فرمائے، بے حساب بخشے۔ اٰمین

مدینہ کے سات حروف کی نسبت سے 7 مَدَنی پھول

(1) نماز روزے کی پابندی (2) مدنی کاموں کی دھومیں (3) ہر ماہ تین دن مدنی قافلے میں سفر (4) مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی کا معمول رکھئے (5) ماں باپ کے حقوق کی ہر حال میں پاسداری کیجئے (6) زوجہ کی دلداری کی ترکیب رہے (7) خدانا خواستہ آپس میں کبھی شکر رنجی ہو بھی جائے تو کسی سے تذکرہ مت کیجئے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! گھر اَمن کا گہوارہ بنے گا

نسیمِ صبحِ گلشن میں گلوں سے کھیلتی ہو گی
کسی کی آخری ہچکی کسی کی دل لگی ہو گی

(1) ۔ان کا نکاح عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں 19 ربیعُ الاوّل 1437ھ کو امیرِ اہلِ سنت نے پڑھایا تھا۔

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟
تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

بچّہ پیدا ہوتا ہے تو خوشی کی لہریں اُٹھتی ہیں، جوانی میں جب شادی ہوتی ہے تو خوشیاں موجیں مارتی ہیں، مگر جب ادھیڑ عمر آتی ہے تو خوشیاں سِمٹ چکی ہوتی ہیں، اور... اور... جب بُڑھاپا آتا ہے تو مایوسی چھا جاتی اور قبر کا بھیانک گڑھا منہ کھولے مُنتظر نظر آتا ہے۔ آہ! الموت... جب موت آجاتی ہے تو خوشیوں کا پیام لانے والا وہ بچّہ غموں کے اندھیرے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قِیامت تک رہے

جو نیکیاں کرتا، رضائے الٰہی پانے میں کامیاب ہوتا ہے وہ ایمان سلامت لے کر دنیا سے جاتا، حقیقی شادی کا لُطف اٹھاتا اور قبر میں دلہن کی طرح سو جاتا ہے۔ والدین اور دیگر اہلِ خاندان کو سلام اور سبھی کو بہت بہت مُبارَک۔ افسوس! مجبور ہوں ورنہ میں کشمیر حاضِر ہوتا۔

نواسی کی رخصتی پر حکمت بھرے مَدَنی پھول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی عُفِیَ عَنۡہُ کی جانب سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی چین، میٹھی میٹھی نواسی حاجّہ ۔۔۔ مَدَنِیّہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

آپ کی رُخصتی ہو رہی ہے۔۔۔ اللہ تعالٰی آپ کی خوشیاں طویل کرے، اٰمین۔

آہ! ایک اور رُخصتی ابھی باقی ہے... اور وہ ہے دنیا سے رخصتی... ہائے! ہائے! خوشیوں بھری رُخصتی کے لئے زرِ کثیر خرچ کرکے خوب اہتمام کیا جا رہا ہے مگر... مگر... دنیا سے رخصتی کے لئے کثیر نیکیوں کے ذخیرے کے ذریعے کسی اہتمام کی کوئی ترکیب نہیں۔ پیاری نواسی! کیسا ہی خوشیوں بھرا لمحہ آجائے مگر موت کو مت بھولنا۔

بولی اَجَل خَلوت میں یہ دولہا دلہن سے وقتِ عیش
ہے تمہیں بھی قبر کے گوشے میں سونا ایک دن

جنّت کے 8 دروازوں کی نسبت سے آٹھ مَدَنی پھول

(1) نماز، روزے کی پابندی کرنا اور اس کی دعوت دیتی رہنا (2) دعوتِ اسلامی کا خوب مَدَنی کام کرتی رہنا (3) شوہر کی اطاعت و خدمت میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھنا (4) ''اُن'' کے امّی ابُّو کی خدمت کو سعادت سمجھنا (5) چاہے لاکھ ڈانٹ پڑے بلکہ خدانخواستہ مار بھی پڑے ہرگز زبان نہ چلانا (6) سُسرال کی شکایت میکے میں کرنے کی صورت میں گھر برباد ہو سکتا ہے اور غیبت و بدگمانیوں کے گناہوں سے بچنا بھی دشوار ہوتا ہے (7) سُسرال میں میکے کی تعریف بدگمانیوں کو جَنَم دے سکتی ہے (8) زندگی کی گاڑی مسائل کے پہیّوں پر چلتی ہے، جب غم پہنچے تو گلے شکوے کے بجائے صرف صَبر سے کام لینا۔ اللہ پاک آپ کا گھر اَمن کا گہوارہ بنائے۔ اٰمین

اسلامی طریقے

سلام اور اس کا جواب

محمد آصف خان عطاری مدنی

جب بھی کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو اسے ان الفاظ سے سلام کیا جائے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور جسے سلام کیا جائے وہ جواب میں کہے: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام سنّت ہے سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے (بہارِ شریعت،3/459،ماخوذاً) سلام کرنا حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنّت ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 6/313) **تیس نیکیاں** اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ الله بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَكَاتُهٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔(ابوداود،4/459، حدیث:5195، مفہوماً) **سلام کرتے وقت نیّت** سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جسے سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں (بہارِ شریعت،3/459، ملخصاً) **سلام کا جواب** سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ (101 مدنی پھول، ص4) جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں "عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام" یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔(بہارِ شریعت،3/463،462، ماخوذاً) **مجمع میں سلام** اگر کچھ لوگ جمع ہوں اور کوئی آکر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم کہے تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا، دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔(بہارِ شریعت،3/460، ماخوذاً)

سلام کی مزید سنّتیں اور اَحکام جاننے کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 16 (صفحہ 453تا465) اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا رسالہ "**101 مدنی پھول** (صفحہ 2تا5)" پڑھئے۔

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

ابتدائی طبی امداد

کرنٹ لگ جائے تو کیا کریں؟

کرنٹ (Electric Shock) ہمارے جسم اور زندگی دونوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور یہ کم یا زیادہ کرنٹ لگنے پر مُنْحَصِر ہے۔ بعض اوقات بجلی کے کرنٹ سے جِلد جَل جاتی ہے اور کبھی کوئی نشان بھی نہیں پڑتا، ان دونوں صورتوں میں جسم کے اندرونی نِظام، دماغ، پٹھوں اور دل کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے جو کہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ **احتیاطیں** ● کرنٹ لگنے والے کو چُھونے سے گریز کیجئے۔ ● بجلی کی سپلائی بند کر دیجئے، اگر سپلائی بند کرنا ممکن نہ ہو تو کسی خشک لکڑی پر کھڑے ہو کر مریض کو کسی خشک لکڑی یا پلاسٹک کی چیز کی مدد سے بجلی کے تار وغیرہ سے الگ کیجئے۔ ● ایمبولینس (Ambulance) یا کسی فوری امداد مہیّا کرنے والے اِدارے کو اِطّلاع دیجئے۔ ● مریض کی ظاہری صورتِ حال دیکھئے کہ کوئی زَخم تو نہیں ہے، اگر کہیں زخم ہو تو صاف پٹّی یا کپڑے سے ڈھانپ دیجئے۔ اگر خون نکل رہا ہو تو اس جگہ کو دبا کر تھوڑا سا اٹھا کر رکھئے۔ ● سانس صحیح نہ آرہی ہو تو مصنوعی سانس دیجئے۔ ● دل کی دھڑکن چیک کیجئے کہ صحیح چل رہی ہے یا نہیں، اگر دل میں دھڑکن نہ ہو تو C.P.R کیجئے (اس طریقۂ کار میں دل کو مخصوص انداز سے دبایا جاتا ہے، اور یہ کام تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے ہیں لہٰذا) مریض کو جلد از جلد اَسپتال (Hospital) لے جائیے۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

مولانا مفتی غلام مرتضٰی ساقی مجدِّدی صاحب کی عیادت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ **محمد الیاس عطّاؔر** قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی غلام مرتضٰی ساقی مجدِّدی صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ!

مُبَشِّر نعیم عطاری (مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ) نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری سلمہ الباری کی معرفت آپ کی علالت کی اِطّلاع دی، حضور ہمّت رکھیے۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت کے لئے دعائے صحت کی اور ایک مَدَنی پھول بیان کرنے کے بعد کہا:) حضور والا! مجھ گنہگاروں کے سردار کی بے حساب مغفرت کی دُعا ضرور فرمایئے گا۔ اپنے شہزادۂ گرامی محمد قاسم نقشبندی مجدِّدی کو بھی سلام، دیگر مریدین، مُتَوَسِّلِین اور اہلِ خانہ وخاندان کو بھی میرا سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولانا غلام مرتضٰی ساقی مجدِّدی صاحب کا جوابی پیغام

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پیغامِ عِیادت ملنے پر حضرت علّامہ مولانا مفتی غلام مرتضٰی ساقی مجدّدی صاحب نے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شکریہ ادا کیا اور آپ کی درازیِ عُمر بِالْخَیر کی دعا فرمائی۔

مفتی عبدُالشّکور باروی مرحوم کے شہزادوں سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ **محمد الیاس عطّاؔر** قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

حضرت مولانا محمد طاہر باروی، محمد طیّب باروی، محمد ظاہر باروی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ!

محمد شعیب مَدَنی رُکنِ مجلس رابطہ بالعُلَما والمشائخ نے ابو ماجد محمد شاہد عطاری کو اور انہوں نے مجھے مطّلع کیا کہ آپ حضرات کے والدِ محترم حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُالشّکور باروی مُہْتَمِم جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام اور جامعہ خدیجہ للبنات ہارٹ اٹیک کے سبب وفات فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کروائی اور کہا:) میں مرحوم کے بھائیوں غلام محمد صاحب، عبد الرّؤف، عبد الغفور، عبد الرّحیم، غلام حسین اور دیگر تمام سوگواروں سے بھی تعزیَت کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ مرحوم کی آل اور تلامِذہ (شاگرد) ان کے اداروں کو خوش اُسلوبی سے چلاتے رہیں اور دینی خدمات بجالاتے رہیں، اللہ تعالٰی مرحوم کی دینی خدمات بھی قبول فرمائے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شہزادۂ مفتی عبدُالشّکور باروی کا جوابی پیغام

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا صُوری تعزِیَتی پیغام ملنے پر مفتی عبدُالشّکور باروی صاحب مرحوم کے شہزادے مولانا طاہر باروی نے امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شکریہ ادا کیا، دعوتِ

اسلامی کی دینی خدمات کو سراہا، اپنے مُتَعَلّقِین کو مَدَنی چینل دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں شرکت کی ہدایت فرمائی۔

حضرت مولانا شاہ اُویس نورانی صدیقی سے تعزیت

حضرت مولانا شاہ اُویس نورانی صدیقی کی 14 ماہ کی مَدَنی مُنّی ھِبَہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا تھا۔ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے اویس نورانی صاحب اور دیگر اہلِ خانہ سے تعزیَت کی، انہیں صَبْر و ہمّت کی تلقین کی اور ان کی ڈھارس بندھائی۔

حضرت مولانا شاہ اُویس نورانی صاحب کا جوابی پیغام

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تعزیتی پیغام کے جواب میں حضرت مولانا شاہ اُویس نورانی صاحب نے یہ پیغام بھیجا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

محترمُ المقام، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ! آپ کا میری بِٹیا رانی کے وصال پر تعزیتی پیغام ملا۔ اس دُکھ کی گھڑی میں آپ کا پیغام سُن کر دِلی سکون ملا، آپ کا بہت شکریہ۔ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی آپ کا سایۂ شفقت اہلِ سنّت پر دراز فرمائے۔ اپنی دعاؤں میں مزید یاد فرمائیے گا۔ وَالسَّلام: اَحْقَر شاہ اویس نورانی صدیقی

اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے محسن رضا عطاری، مبلغِ دعوتِ اسلامی رجب رضا عطاری، رفیق مہروی عطاری، مُبلِّغۂ دعوتِ اسلامی بنتِ کلیمُ اللہ عطّاریہ، مبلغِ دعوتِ اسلامی سیّد نثار شاہ عطاری (بابُ المدینہ کراچی) کی والدہ اور حافظ رضا احمد عطاری (بابُ المدینہ کراچی) کے والد کے انتقال پر لواحقین سے تعزیَت فرمائی۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغام کے ذریعے عقیل عطاری اور ان کے صاحبزادے حسنین عطاری نیز صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے حافظ ارشد عطاری مَدَنی (مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی) کے بھانجوں کے اَبُو محمد ندیم، حاجی عبد العزیز خان عطاری (درہ پیزو، خیبر پختون خواہ) اور حادثے میں زخمی ہونے والے جامعۃُ المدینہ کے طالبِ علم ذوالقرنین عطاری، سجاد عطاری کی عیادت اور ان کے لئے دعائے صحت فرمائی۔

عاشقِ صدائے مدینہ کے لئے حکمت بھرے مَدَنی پھول

ایک اسلامی بھائی مائیک (Mic) یا میگا فون (Megaphone) پر صدائے مدینہ لگاتے تھے، انہوں نے نگرانِ شوریٰ کے نام صَوتی پیغام (Audio Message) میں اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ! دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے 11 اگست 2017ء کو مدنی چینل پر ہونے والے سلسلے "مثالی معاشرہ" میں بیان فرمایا کہ دعوتِ اسلامی کے تحت مائیک یا میگا فون پر صدائے مدینہ لگانا منع ہے تو اس سلسلے میں مجھے لگا کہ مائیک یا میگا فون پر صدائے مدینہ لگانے میں اپنے پیرِ طریقت کی نافرمانی کے پہلو نمایاں ہیں لہٰذا میں اپنے اس فعل سے توبہ کرتا ہوں اور امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں بھی معافی کا طلبگار ہوں۔ اگر آپ کے ذریعے سے

میری یہ عرض امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تک پہنچ جائے اور مجھے معافی مل جائے تو میرے دل و دماغ کو سکون مل جائے گا۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تک جب یہ پیغام پہنچا تو فرمایا:)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے عاشقِ صدائے مدینہ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

مَا شَآءَ اللّٰہ! آپ چھ[6] سات[7] سال سے صدائے مدینہ لگا رہے ہیں، مرحبا! بیٹا! مجھے ایک بار کسی نے بتایا کہ ہم میگا فون (Megaphone) پر صدائے مدینہ دیتے تھے تو ایک دن ہمارے انتظار میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا اور اس نے ہمیں اشارہ کیا اور کہا کہ میگا فون نہیں چلانا، میرا بچہ بڑی مشکل سے سویا ہے وہ جاگ جائے گا، ہم نہیں مانے ہم سمجھے کہ یہ "وہ" ہے! دوسرے دن وہی شخص گلی کے کنارے کھڑا ہوا تھا اور ہم سے منّتیں کر رہا تھا کہ ہم میگا فون (Megaphone) نہیں چلائیں، جب اس اسلامی بھائی نے مجھے اس طرح کا قصہ سنایا تو میری سمجھ میں آ گیا اور میں نے کہا کہ اچھا ایسا معاملہ ہے تو صحیح ہے صدائے مدینہ لگانے کے لئے میگا فون کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بچے تو بچے ہیں اور بچوں پر نماز فرض بھی نہیں ہے، پھر بے چارے مریض جو نہ جانے کس تکلیف میں مبتلا ہوں اور وہ اسلامی بہنیں جو اوّل وقت میں نمازِ فجر پڑھ کر سوئی ہوں کیونکہ ان کے لئے نمازِ فجر اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے اور انہیں جماعت سے نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ ہمیں ایسا میگا فون (Megaphone) نہیں چاہئے کہ جس سے اسلامی بہنوں، مریضوں اور بچوں کو تکلیف ہو، یوں میں نے مَدَنی چینل کا دور آنے سے پہلے ہی میگا فون پر صدائے مدینہ لگانے کی ممانعت کے اعلانات کئے اور اس پر پابندی لگا دی تھی۔ ہو سکتا ہے مدنی چینل کے دور میں بھی کسی سوال کے جواب میں یا پھر کوئی ایسی بات چلی ہو کہ جس میں مَیں نے میگا فون پر صدائے مدینہ لگانے سے منع کیا ہو۔ میری اس میں کوئی حق تَلَفی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس میں میرا کوئی حقُّ العبد ہے کہ میں معاف کروں گا تو معاف ہو جائے گا۔ اللہ نہ کرے اس میں اگر کسی بندے کا حق تَلَف ہوا ہو، تو پھر توبہ بھی کرنی ہے اور اُس سے معافی بھی مانگنی ہے۔ میگا فون استعمال کرنا فی نفسہٖ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے مگر یہ نیندیں خراب کرتا ہوگا، کوئی عبادت یا تلاوت کر رہا ہو اور ہمارے میگا فون کی زوردار آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائے گی تو اس کو تشویش ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے، اگر آپ کو پتا ہے کہ اس کی وجہ سے فلاں فلاں کو تکلیف پہنچی ہے تو ان سے معافی مانگنی ہوگی نہ کہ مجھ سے، بیٹا! میں تو آپ سے متأثر ہوا ہوں کہ مَا شَآءَ اللّٰہ! آپ چھ[6] سات[7] سال سے صدائے مدینہ لگا رہے ہیں اور یہ چھوڑنا نہیں، بغیر میگا فون کے جاری رکھنا اور ہاں! میگا فون کے بغیر بھی ایسی گلا پھاڑ آواز نہ ہو کہ جس سے خود کو یا کسی اور کو تکلیف ہو یا نیچے کا گھر ہو اور بچہ چونک کر جاگ جائے لہٰذا موقع کی مناسبت سے اعتدال کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے صدائے مدینہ لگائی جائے کہ ہر چیز میں اعتدال اچھا ہوتا ہے، اپنے کو بھی تکلیف نہ ہو اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیلاب زدگان کے لئے دعائے عافیت

اگست 2017 میں بہار (یوپی، ہند) کے کئی شہروں میں آنے والے سیلاب میں (ہند، ارشدی کابینات کی جمالی کابینہ کے) نگرانِ کابینہ مفتی حبیبُ الرحمٰن نظامی صاحب سمیت دیگر کئی اسلامی بھائیوں کے گھر متأثر ہوئے، مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی محمود عطاری نے رُکنِ شوریٰ کے توسّل سے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں بذریعہ صَوتی پیغام دعا کی مدنی التجا کی، جس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَوتی پیغام کے ذریعے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلغِ دعوتِ اسلامی مفتی حبیب الرحمٰن نظامی، مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی محمود عطاری! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

حاجی عماد کے ذریعے آپ حضرات کے صَوتی پیغامات سامعہ نواز ہوئے اور تحریری پیغام بھی ملا کہ بہار (یوپی، ہند) کے عاشقانِ

رسول اور ان کے گھر والے آزمائش و تکلیف میں مبتلا ہیں، بڑے دُکھ کی بات ہے، امتحان کا وقت ہے، اللہ پاک تمام عاشقانِ رسول پر رحمت کی نظر فرمائے اور یہ پانی بغیر کوئی تباہی مچائے گزر جائے، پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں آپ سب پر رحم و کرم ہو، صَبْر و ہمّت سے کام لیجئے اللہ تعالٰی مہربانی فرمائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قراٰنِ پاک کی روزانہ ایک منزل پڑھنے والی اسلامی بہن کو صوتی پیغام کے ذریعے دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے نوازتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میری مَدَنی بیٹی حافظہ، مُدَرِّسہ، مُبلِّغہ،۔۔۔ بنتِ غلام حسین عطاریہ مدرسۃُ المدینہ للبنات، شعبۂ حفظ، بابُ المدینہ (کراچی)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

آپ کے شعبے سے متعلق رُکنِ شوریٰ نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ مَاشَآءَ اللہ! آپ روزانہ قراٰنِ کریم کی ایک منزل کی تلاوت کرتی ہیں، مرحبا! مرحبا! دل بڑا خوش ہوا، اللہ تعالٰی قراٰنِ کریم کی برکتوں سے آپ کو مالا مال فرمائے، آپ کا سارا خاندان اس سے فیض یاب ہو، آپ بے حساب مغفرت سے مشرف ہوں، آپ کو دونوں جہاں میں صاحبِ قراٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکتیں نصیب ہوں اور اللہ کرے دیگر اسلامی بہنوں کو بھی قراٰنِ کریم کی تلاوت کا شوق پیدا ہو، بے چاری مَدَنی مُنّیاں قراٰنِ کریم حفظ کرتی ہیں، پھر بڑی ہو کر امورِ خانہ داری میں مشغول ہو جاتی ہیں تو شاید ان میں کئی ایسی ہوں گی جنہیں حفظ بھلا دیا جاتا ہو گا لہٰذا ہر حافظہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ روزانہ کم اَز کم ایک پارہ ضرور پڑھے بلکہ آپ روزانہ ایک منزل پڑھنے کی تحریک چلائیں۔ اللہ کرے کہ یہ پڑھنے میں کامیاب ہو جائیں، قراٰنِ پاک پڑھنے کی جتنی عادت ہو گی اتنا ہی پڑھنے میں وقت بھی کم لگے گا، قراٰنِ کریم کی برکتوں سے پڑھنا بھی سَہْل (یعنی آسان) ہو جائے گا، تلاوت میں دل بھی لگ جائے گا اور پھر قراٰنِ کریم کی برکت سے خود بخود بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے یہاں تک کہ قراٰنِ کریم کی تلاوت کی مصروفیت کی وجہ سے اگر دعا کا موقع نہیں ملا تو بھی حاجات پوری ہو جائیں گی جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: "ربّ تعالٰی فرماتا ہے جسے قراٰنِ مجید کی تلاوت، ذکر و دعا کی مہلت نہ دے میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔" (ترمذی،4/425، حدیث:2935)

جب جب قراٰنِ کریم ختم ہو اور آپ کو یاد آجائے تو میرے مرحوم امّی ابّو، بھائی بہنوں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ مجھے بھی ایصالِ ثواب ہو جائے تو مدینہ مدینہ کہ ایصالِ ثواب زندوں کو بھی ہوتا ہے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مذکورہ اسلامی بہن کو تحفۃً 100 روپے بھجوانے کی بھی ترکیب فرمائی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذمّہ داری قبول کرنے پر دعاؤں سے نوازا!

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے جنید بن زم زم!

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

مَاشَآءَ اللہ! آپ نے مدنی انعامات کی ذمہ داری بلکہ ذمہ داریاں قبول فرمائیں، مرحبا! مدنی انعامات عام کرنے میں آپ کے ابّو کا بہت بڑا کردار ہے، بس اب آپ نے بھی اپنے ابّو کے نقشِ قدم پر چل کر کچھ کر دکھانا ہے، ابھی تو شروعات ہے آپ نے بہت کچھ کرنا ہے۔ اللہ تعالٰی آپ کو استقامت، برکت، اخلاص نصیب کرے، آپ کا دل لگا دے اور آپ کو بے حساب بخشے، میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا کرتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

مجلسِ حج و عمرہ کے مدنی کام حج و عمرہ کی سعادت پانے کے لئے حَرَمَیْن طَیِّبَیْن کا سفر کرنے والے خوش نصیبوں کی خدمت اور انہیں اس مبارک سفر کے آداب نیز حج و عمرہ اور حاضریِ مدینۂ منورہ کا درست طریقہ سکھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس حج و عمرہ سرگرمِ عمل ہے۔

ہر سال حکومتِ پاکستان کی طرف سے کوائف جمع کرنے اور انٹرویو کے بعد چند افراد کو حاجیوں کی تربیت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے جنہیں Master Trainer کہا جاتا ہے۔ اس سال دعوتِ اسلامی کے 36 مبلغین Master Trainer کے طور پر منتخب ہوئے جنہوں نے حکومتی سطح پر منعقد 300 سے زائد حج تربیتی اجتماعات میں 50 ہزار سے زیادہ حاجیوں کی تربیت فرمائی نیز عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) سمیت ملک و بیرونِ ملک متعدد مقامات پر بھی حج تربیتی اجتماعات کا سلسلہ ہوا۔ بابُ المدینہ (کراچی)، پشاور، اسلام آباد، مرکزالاولیاء لاہور، مدینۃ الاولیاء ملتان، رحیم یار خان اور سردار آباد (فیصل آباد) میں موجود حاجی کیمپوں میں بھی مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے خدمت سرانجام دی، یہاں تشریف لانے والے حاجیوں کو احرام باندھنے کا طریقہ سکھایا گیا نیز حاضریِ مدینہ کے آداب اور دیگر معلومات فراہم کی گئیں۔ سفرِ حج پر جانے والے خوش نصیبوں میں ہزاروں کی تعداد میں شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "رفیق الحرمین" بھی تقسیم کی گئی۔ **مختلف کورسز** دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی کورسز کے تحت جولائی 2017ء میں ملک و بیرونِ ملک 87 مختلف کورسز کروائے گئے جن میں تقریباً 1838 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **کتب میلوں میں مکتبۃ المدینہ کے بستے** 8، 9، 10 اگست 2017ء کو بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ اور رحمت آباد (ایبٹ آباد) خیبر پختون خواہ میں کُتُب میلے (Book Fairs) منعقد ہوئے جن میں مکتبۃُ المدینہ کے بستے (Stalls) لگائے گئے۔ کثیر اسلامی بھائیوں سمیت متعدد شخصیات نے بھی بستوں کا دورہ کیا اور مکتبۃ المدینہ کی مطبوعات کے معیار کو سراہا۔ **بلڈرز کی نمائش میں مجلس خدام المساجد کا بستہ** 12، 13، 14 اگست 2017ء کو ایکسپو سینٹر (Expo Centre) باب المدینہ (کراچی) میں تعمیراتی اداروں (Construction Companies) کی نمائش منعقد ہوئی۔ اس نمائش میں مساجد کی تعمیر کا فریضہ انجام دینے والی دعوتِ اسلامی کی مجلس خدام المساجد کا بستہ (Stall) بھی لگایا گیا۔ کثیر اسلامی بھائیوں نے بستے کا دورہ کیا اور دعوتِ اسلامی کی خدمات کو سراہا۔ **تربیتی اجتماعات** ۞ 11، 12، 13 اگست 2017ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مطابق 18، 19، 20 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ججز، وکلا اور کورٹ اسٹاف کے لئے تین دن کے تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں مختلف شہروں سے عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مدظلہ العالی اور دیگر مبلغین نے شُرکا کی تربیت فرمائی۔ شرکائے تربیتی اجتماع نے امیرِ اہلِ سنت سے ملاقات کی سعادت پائی اور مختلف اچھی نیتوں کا اظہار بھی کیا۔ ۞ 19، 20 اگست 2017ء بروز ہفتہ اتوار مطابق 26، 27 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ دعوتِ اسلامی کی مجلس ڈاکٹرز کے تحت میڈیکل کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے لئے دو دن کا تربیتی اجتماع عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں منعقد ہوا۔ تربیتی اجتماع میں شرکت کے لئے مختلف شہروں سے اسلامی بھائیوں کی بابُ المدینہ آمد ہوئی، مرکز الاولیاء (لاہور) ریلوے

اسٹیشن پر رکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھولوں سے نواز کر رخصت کیا۔ ❁ شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کے بعد خصوصی مدنی مذاکرے میں میڈیکل کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ بعد ازاں اسلامی بھائیوں نے امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات اور آپ کے ہمراہ نفل روزے کی سحری کی سعادت بھی پائی۔ اس تربیتی اجتماع میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا ابوحامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور دیگر اراکینِ شوریٰ نے بھی شُرکا کی تربیت فرمائی۔ **مدنی حلقے** ❁ مجلس رابطہ کے تحت مرکز الاولیاء لاہور میں ایک مقامی اخبار کے دفتر اور گورنمنٹ جنرل ہسپتال میں مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ ❁ مجلس ذرائع آمد و رفت کے تحت قصور (پنجاب) میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا، ٹرانسپورٹ کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں نے شریک ہو کر مدنی پھول حاصل کئے۔ **سنّتوں بھرے اجتماعات** قصور پنجاب میں واقع حضرت بابا بلھے شاہ سید عبد اللہ قادری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ اقدس پر سالانہ عرس مبارک کے موقع پر دعوتِ اسلامی کی مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ مزار شریف پر حاضر ہونے والے زائرین کی بڑی تعداد سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی جنہیں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور نگرانِ ہجویری کابینات مرکز الاولیاء (لاہور) نے مدنی پھولوں سے نوازا ❁ بابُ المدینہ (کراچی) میں حضرت خواجہ حافظ حسن سخی سلطان منگھو پیر رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے عرس پر مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ و نگران عطاری کابینات نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، رکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مزار شریف پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی بھی کی نیز صاحبِ مزار کے ایصالِ ثواب کے لئے قراٰن خوانی کا بھی سلسلہ ہوا۔ ❁ مجلس شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) کے تحت مرکز الاولیاء (لاہور) اور قصور میں اساتذہ اجتماعات کا سلسلہ ہوا جس میں شعبۂ تعلیم سے وابستہ کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ شُرکا کو فیضانِ نماز کورس کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی ترغیب دلائی گئی۔ ❁ مجلس رابطہ کے تحت پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے علاقے علی پور فراش میں شخصیات اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، کثیر اسلامی بھائی شریک ہو کر مستفید ہوئے۔ رکنِ شوریٰ نے زیرِ تعمیر مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ کے تعمیراتی کاموں کا بھی جائزہ لیا۔ **جامعات المدینہ کے ناظمین کا تربیتی اجتماع** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں جامعاتُ المدینہ کے ناظمین کا تین دن کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں پنجاب، خیبر پختون خواہ اور کشمیر کے ناظمین شریک ہوئے۔ اس تربیتی اجتماع میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین نے تربیت فرمائی نیز شرکائے تربیتی اجتماع کو شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا صوری پیغام بھی دکھایا گیا۔ **المدینۃ العلمیہ کی کاوشیں** مسلمانوں تک عمدہ اور صحت مند مواد پر مشتمل کتابیں پہنچانے کے لئے کوشاں دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃُ العلمیۃ کے درج ذیل 11 کتب و رسائل گزشتہ 3 مہینوں (جون، جولائی، اگست 2017ء) میں مکتبۃُ المدینہ سے چھپ کر منظرِ عام پر آچکے ہیں: (1) صراط الجنان جلد 10، (2) معرفۃ القراٰن جلد 4، (3) فیضانِ بی بی اُمِّ سُلیم (4) فیضانِ سلطان سخی سرور، (5) یتیم کسے کہتے ہیں؟ (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 21)، (6) قُطبِ عالَم کی عجیب کرامت، (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 20)، (7) سفرِ مدینہ کے متعلق سوال جواب (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 21)، (8) ولایت کا آسان راستہ (تصوّرِ شیخ)، (9) دین و دنیا کی انوکھی باتیں (عربی کتاب "المُسْتَطْرَف فی کل فن مُسْتَظْرَف" کا اردو ترجمہ)، (10) انشاء العربیہ جزء اول، (11) صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں۔

درج ذیل چودہ (14) کتب و رسائل المدینۃ العلمیۃ سے فائنل ہو کر مکتبۃ المدینہ جاچکے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مستقبل قریب میں منظرِ عام پر آجائیں گے: (1) تفسیر سورۂ نور، (2) معرفۃ القراٰن جلد 5، (3) اللہ والوں کی باتیں (عربی کتاب

حلیۃ الاولیا کا ترجمہ) جلد6، (4)اللہ والوں کی باتیں جلد7، (5)مدنی دورہ، (6)صحابیات اور شوقِ علمِ دین، (7)بہارِ نیت، (8)نظر کی کمزوری کے اسباب مع علاج(فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط:22)، (9)شریر جنات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟ (فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط:23)، (10)بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟ (فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط:24)، (11)السراجیۃ مع شرح القمریۃ، (12)شرح التہذیب مع حاشیۃ فرح التقریب، (13)التفسیر البیضاوی مع حاشیۃ مقصود الناوی، (14)دیوانِ الحماسہ مع حاشیۃ زبدۃ الفصاحۃ۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

جامعات المدینہ للبنات کا آغاز: دعوتِ اسلامی جن ایک سو تین(103) سے زیادہ شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کررہی ہے ان میں سے ایک جامعۃُ المدینہ بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں درسِ نظامی (عالم،عالمہ کورس) کرنے کی سعادت پاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی سال1438ھ میں پاکستان میں 19 نئے جامعاتُ المدینہ للبنات (For Girls) کا آغاز ہوا۔ **تربیتی اجتماع:** 24 اگست 2017ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے جامعات المدینہ للبنات کے تربیتی اجتماع میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ یہ بیان بذریعہ لنک ملک و بیرونِ ملک 237 جامعاتُ المدینہ للبنات میں 13574 طالبات اور 427 فارغ التحصیل مدنیّہ اسلامی بہنوں نے پردے میں رَہ کر سننے کی سعادت پائی نیز مدنی چینل پر بھی یہ بیان براہِ راست (Live) دکھایا گیا۔ ✽ 10، 11، 12 اگست 2017ء کو جامعاتُ المدینہ للبنات کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کا 3 دن کا تربیتی اجتماع بابُ المدینہ کراچی میں ہوا۔ اس تربیتی اجتماع میں بنتِ عطار باجی اور عالمی مجلس مشاورت ذمہ دار اسلامی بہن نے بالمشافہ جبکہ جامعاتُ المدینہ للبنات کے متعلّقہ رکنِ شوریٰ نے پردے کی رعایت کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ تربیت فرمائی۔ **تنظیمُ المدارس کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن** جامعاتُ المدینہ للبنات (دعوتِ اسلامی) کی طالبات کی بڑی تعداد نے تنظیمُ المدارس اہلِ سنت پاکستان کے تحت امتحانات (1438ھ) میں حصہ لیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نتائج (Results) کے مطابق درجۂ عامّہ میں اول (First)، دُوُم (Second)، سُوم (Third) جبکہ درجۂ عالیّہ اور درجۂ عالمیّہ میں دوم (Second) پوزیشن جامعاتُ المدینہ کی طالبات نے حاصل کی۔ **مختلف کورسز:** 6 تا 27 اگست 2017ء بابُ المدینہ کراچی، سردارآباد (فیصل آباد)، گجرات، زم زم نگر حیدرآباد، گلزارِ طیبہ (سرگودھا) اور اسلام آباد میں فیضانِ قراٰن کورس منعقد ہوا، 110 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں ✽ کے۔جی سے ساتویں جماعت کی مدنی منّیوں اور ساڑھے چار سے سات سال تک کے مدنی منّوں کی مدنی تربیت کے لئے 2 گھنٹے دورانیے کے 19 دن کے "فیضانِ حسنین کریمین کورس" کا سلسلہ 3 جولائی 2017ء سے پاکستان کے مختلف شہروں میں 453 مقامات پر ہوا، تقریباً 6462 مدنی منّیوں اور مدنی منّوں نے کورس میں شرکت کی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں
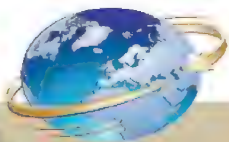
مدنی قافلوں کا سفر: نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لئے برمنگھم (U.K) سے ایک مدنی قافلے نے 8 دن کے لئے ترکی جبکہ ایک اور مدنی قافلے نے 4 دن کے لئے ناروے (Norway) کا سفر کیا۔ **تربیتی اجتماع:** 13 اگست 2017ء کو اٹلی میں منعقدہ تربیتی اجتماع میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، تقریباً 200 اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ **مختلف کورسز:**

اگست 2017ء میں موزمبیق کے شہر بیرا(Beira)میں واقع مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 7 دن کا فیضانِ نماز کورس ہوا* 17 جولائی 2017ء کو ہانگ کانگ میں 2 فیضانِ قراٰن وحدیث کورس ہوئے جن میں تقریباً 60 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی، کورس کے اختتام پر عاشقانِ رسول نے سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلوں میں سفر بھی کیا۔ **مدنی حلقے:** 23 اگست 2017ء کو بینکاک (تھائی لینڈ) میں مقامی تاجر اسلامی بھائی کے گھر مدنی حلقہ کا سلسلہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) میں بھی مقامی اسلامی بھائیوں کے گھروں پر مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ **سنّتوں بھرے اجتماعات:** 26 اگست 2017ء بروز ہفتہ مکۂ مکرمہ کی مقدس فضاؤں میں شخصیات اجتماع منعقد ہوا جس میں مختلف ممالک سے آنے والے علما و مشائخ اور دیگر اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم (U.K) میں Devis نامی ایک **غیر مسلم** نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں **اسلام** قبول کیا جن کا **اسلامی نام محمد حمزہ** رکھا گیا، انہوں نے روزانہ فیضانِ مدینہ آکر اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کی نیت کی۔* 5 اگست 2017ء کو موزمبیق میں مدنی قافلے کی برکت سے 2 **غیر مسلموں** نے **اسلام** قبول کیا، ایک کا نام موسیٰ اور دوسرے کا نام **بلال** رکھا گیا* 26 اگست 2017ء کو ہانگ کانگ میں ایک چائنیز **غیر مسلمہ** نے دعوتِ اسلامی کے ذریعے **قبولِ اسلام** کی سعادت پائی، نو مسلمہ کا **اسلامی نام عائشہ** رکھا گیا۔* ہند کے صوبے آندھرا پردیش کے ضلع اننت پور (Anantapur) میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ذریعے ایک **غیر مسلم** نے 15 اگست 2017ء کو جبکہ ایک **غیر مسلم** نے 27 اگست 2017ء کو اسلام قبول کیا۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (overseas) کی مدنی خبریں

مختلف کورسز: اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کا مدنی کام کورس 12، 13، 14 اگست 2017ء کو بلونیا (اٹلی) جبکہ 28، 29، 30 اگست 2017ء کو مالیگاؤں (مہاراشٹر، ہند) میں ہوا۔ شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد بالترتیب 30 اور 70 رہی* فیضانِ حج و عمرہ کورس برطانیہ (UK) کے شہروں ایلزبری (ALYSBURY)، ڈربی (Derby)، ہیکمن ڈوائیک (HECKMONDWIKE) ڈیوس بری (Dewsbury) اور ہند میں آندھرا پردیش اور اودے پور (راجستھان) میں ہوا۔ **تربیتی اجتماعات:** تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات 24، 25 اگست 2017ء کو ہند کے شہروں گوپی گنج (یوپی)، کولکتہ اور مایاپور (مغربی بنگال) میں جبکہ 22 اور 28 اگست 2017ء کو برطانیہ (UK) کے شہروں بلیک برن، ڈیوس بری، مانچسٹر، اور بولٹن میں ہوئے، ہند میں 70 جبکہ برطانیہ میں 58 اسلامی بہنوں نے تربیت حاصل کی۔

Blessings of embracing Islam Inspired by Islamic teachings, Davis, a non-Muslim, embraced Islam through a preacher of Dawat-e-Islami in Faizan-e-Madinah, Birmingham UK. The new Muslim was given an Islamic name 'Muhammad Hamzah'. He has intended to come to Faizan-e-Madinah daily in order to learn Islamic teachings. On 5th August 2017, by the blessings of a Madani Qafilah, two non-Muslims embraced Islam in Mozambique. One was named 'Musa' and the other 'Bilal'. On 26th August 2017, a Chinese non-Muslim woman embraced Islam through Dawat-e-Islami. She was given an Islamic name 'Aaishah'. On 15th August 2017, a non-Muslim in Anantapur district, Andhra Pradesh India, embraced Islam through a preacher of Dawat-e-Islami. Another non-Muslim embraced Islam on 27th August 2017. **Madani Qafilah news** In order to promote the call to righteousness, a Madani Qafilah travelled from Birmingham UK to Turkey for 8 days whereas another Madani Qafilah travelled to Norway for 4 days. **Learning Ijtima'** A member of Shura and the Nigran of Majlis Overseas delivered a speech in learning Ijtima', which took place on 13th August 2017, in Italy. Almost 200 Islamic brothers attended this learning Ijtima'. **Different courses** In August 2017, a 7-day Faizan-e-Namaz course was held in Faizan-e-Madinah, in Beira, Mozambique. On 17th July 2017, two Faizan-e-Quran and Hadees courses were held in Hong Kong, which were attended by 60 Islamic brothers. At the end of these courses, the devotees of Rasool travelled with Sunnah-inspiring Madani Qafilahs. **Madani Halqahs** On 23rd August 2017, a Madani Halqah was conducted in the house of a local businessman Islamic brother. A preacher of Dawat-e-Islami delivered a Sunnah-inspiring speech. In Ivory Coast, Madani Halqahs were conducted in the houses of local Islamic brothers. **Sunnah-inspiring Ijtima'aat** On 26th August 2017, an Ijtima' was held for personalities in Makkah attended by Islamic scholars from different countries and by other Islamic brothers. A member of Shura and Nigran of Majlis Overseas gave an introduction of the Madani activities of Dawat-e-Islami.

Madani News of Overseas Islamic Sisters

Different courses A 3-day Madani activities course for Islamic sisters was held in Bologna, Italy and Malegaon (Hind) with number of attendees 30 and 70 respectively. Faizan-e-Hajj and 'Umrah course was held in different cities of Britain and Hind. **Learning Ijtima'aat** Learning Ijtima'aat regarding bathing and shrouding the deceased were also held in different cities of Britain and Hind with number of attendees 58 and 70 respectively.

Dawat-e-Islami's Majlis for educational departments, Ijtima'aat for teachers were held in Markaz-ul-Awliya (Lahore) and Kasur. A large number of Islamic brothers from the educational departments attended it and were persuaded to participate in the Madani activities of Dawat-e-Islami. Under the supervision of Majlis Rabitah, a Sunnah-inspiring Ijtima' for personalities was held at the Alipur Farash area of Islamabad – the capital of Pakistan – in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech attended by a large number of Islamic brothers. The member of Shura was also briefed about the construction work of the Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Jami'a-tul-Madinah and Madrasa-tul-Madinah.

Madani News of Islamic Sisters

Inauguration of Jami'aat-ul-Madinah for girls By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, 19 new Jami'aat-ul-Madinah for girls were inaugurated in Pakistan in 1438 AH. **Learning Ijtima'** On 24 August 2017, Nigran of Dawat-e-Islami's Markazi Majlis-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari delivered a Sunnah-inspiring speech during a learning Ijtima of Jami'aat-ul-Madinah for girls. 13574 female students of 237 Jami'aat-ul-Madinah for girls (within and outside Pakistan) and 427 Islamic sisters who have passed Dars-e-Nizami listened to this speech via a link, observing veil. Furthermore, this speech was also broadcast live on the Madani Channel. On 10, 11 and 12 August 2017, a 3-day learning Ijtima' for the responsible Islamic sisters of Jami'aat-ul-Madinah for girls was held in Bab-ul-Madinah Karachi. During the Ijtima', the respected daughter of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat and a responsible Islamic sister from the 'Aalami Majlis Mushawarat provided guidelines to the Islamic sisters. **Prominent positions in examinations held by Tanzeem-ul-Madaris** A considerable number of female students from Dawat-e-Islami's Jami'aat-ul-Madinah for girls took the examinations held in 1438 AH by Tanzeem-ul-Madaris Ahl-e-Sunnat Pakistan. By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, according to the results, the female students from Dawat-e-Islami's Jami'aat-ul-Madinah gained first, second and third positions in the Aammah class and second position in the 'Aalimiyyah class. **Different courses** From 6 to 27 August 2017, 'Faizan-e-Quran Course' was held in Bab-ul-Madinah (Karachi), Sardarabad (Faisalabad), Zam Zam Nagar (Hyderabad), Gujrat, Gulzar-e-Taybah (Sargodha) and Islamabad. 110 Islamic sisters attended the course. A 19-day 'Faizan-e-Hasanayn Karimayn Course' was started on 3 July, 2017 at 453 places in different cities of Pakistan. The two hours daily duration course held for children was attended by more or less 6462 children.

Abu Bilal Muhammad Ilyas Attar Qaadiri دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه and Nigran-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari provided the attendees with Madani pearls. Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for doctors, a 2-day learning Ijtima' was held at the global Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah Karachi on 19 and 20 August 2017. Islamic brothers from different cities came to Bab-ul-Madinah Karachi in order to attend the learning Ijtima'. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه answered the questions asked by the Islamic brothers related to the medical department during the Madani Muzakarah held on Saturday after Salat-ul-'Isha. Nigran-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari also provided the attendees with Madani pearls. **Madani Halqahs** Under the supervision of Majlis Rabitah Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madani Halqahs were held at a local newspaper office and in a government general hospital. **Learning Ijtima'aat for the administrators of Jami'aat-ul-Madinah** A 3-day learning Ijtima' for the administrators of Jami'aat-ul-Madinah was held at the Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Madinah town Sardarabad (Faisalabad). Relevant Islamic brothers from Punjab, Khyber Pakhtunkhwa and Kashmir attended it. The members of Shura provided guidelines to the attendees. **Endeavours of Al-Madina-tul-'Ilmiyyah** With the purpose of conveying excellent and authentic Islamic teachings to the Muslims, the following 12 books and booklets of Dawat-e-Islami's department 'Al-Madina-tul-Ilmiyyah' have come out during the last three months (i.e. June, July and August, 2017): (1) Siraat-ul-Jinaan, volume 10 (2) Ma'rifat-ul-Quran, volume 4 (3) Faizan-e-Bibi Umm-e-Sulaym (4) Faizan-e-Sultan Sakhi Sarwar (5) Yateem Kisay Kehtay Hayn (6) Suwal Jawab (Madani Muzakarah, episode: 20) (7) Safr-e-Madinah kay Mutalliq Suwal Jawab (Madani Muzakarah, episode: 21) (8) Qutb-e-'Aalam ki 'Ajeeb Karamat (9)Wilayat ka Aasaan Raastah (Tasawwur-e-Shaykh) (10)Deen-o-Dunya ki Anokhi Baatayn (an Urdu translation of the Arabic book 'اَلْمُسْتَطْرَف فی کل فن مُسْتَظْرَف') (11) Insha'-ul-'Arabiyyah, Juz. 1 (12)Sahabiyyat aur Deen ki Khaatir Qurbaniyan. Moreover, the following 14 books and booklets have also been completed and are under the process of printing. They will also be published soon, اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ. **(1)** Tafseer Surah Noor **(2)** Ma'rifat-ul-Quran, volume 5 **(3)**Allah Walon ki Baatayn, volume 6 (an Urdu translation of the Arabic book 'Hilya-tul-Awliya') **(4)** Allah Walon ki Baatayn, volume 7 **(5)**Madani Daurah **(6)**Sahabiyyat aur Shauq-e-'Ilm-e-Deen **(7)**Bahar-e-Niyyat **(8)**Faizan-e-Madani Muzakarah (episode: 22) **(9)**Faizan-e-Madani Muzakarah (episode: 23) **(10)**Faizan-e-Madani Muzakarah (episode: 24) **(11)**Haashiyah Siraaji fil Meeraas **(12)** Haashiyah Sharh Tahzeeb **(13)** Haashiyah Tafseer Baydawi **(14)**Haashiyah Deewan-e-Hamaasah. **Madani Halqah held by Majlis Transport** Under the supervision of Majlis Transport Kasur (Punjab), a Madani Halqah was held which was attended by the Islamic brothers related to the transport department. **Sunnah-inspiring Ijtima'aat** Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for the Shrines of Saints, a Sunnah-inspiring Ijtima' was held on the occasion of the annual 'Urs of Baba Bulleh Shah Sayyid 'Abdullah Qaadiri in Kasur Punjab. Those visiting the shrine attended the Ijtima' in large number and were blessed with Madani pearls. Another Sunnah-inspiring Ijtima' was held in Bab-ul-Madinah Karachi by Majlis for the Shrines of Saints on the occasion of the 'Urs of Khuwajah Haafiz Hasan Sakhi Sultan Manghopir. A member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech. Under the supervision of

May Dawat-e-Islami prosper!

Madani News of Departments

Madani activities performed by Majlis Hajj and 'Umrah Dawat-e-Islami's Majlis Hajj and 'Umrah is striving to serve the Hajj and 'Umrah pilgrims, teaching them the manners of journey and the correct method of performing Hajj and 'Umrah as well as of visiting the blessed city of Madinah. Every year, the government of Pakistan selects and assigns some individuals after interviewing them with providing proper guidance and training to the Hajj-pilgrims. These selected individuals are called "Master Trainers". This year, 36 preachers of Dawat-e-Islami were selected as "Master Trainers" who provided guidance and training to over fifty thousand Hajj-pilgrims during more than three hundred Hajj learning Ijtima'aat held by the government. Furthermore, Hajj learning Ijtima'aat were also held at several places within and outside Pakistan including the global Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah Karachi. Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madina-tul-Awliya (Multan), Rahim Yar Khan and Sardarabad (Faisalabad). The preachers of Dawat-e-Islami also rendered their services at the 'Haji Camps' set in Bab-ul-Madinah Karachi, Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madina-tul-Awliya (Multan), Rahim Yar Khan and Sardarabad (Faisalabad). Thousands of copies of the book 'Rafiq-ul-Haramayn' – authored by Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه – were also distributed. **Different courses** Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for courses, '87 different courses' were offered within and outside Pakistan in June, 2017. The number of attendees was more or less 1838. **Stalls of Maktaba-tul-Madinah in book fairs** On 8, 9 and 10 August 2017, book fairs were organized in the Baluchistan University of Quetta and in Rahmatabad (Abbottabad) KPK during which stalls of Maktaba-tul-Madinah were arranged. A large number of Islamic brothers including several personalities visited these stalls, appreciating the standard of Maktaba-tul-Madinah's publications. **Stall of Majlis Khuddam-ul-Masajid during the exhibition held by builders** On 12, 13 and 14 August 2017, an exhibition was held by the construction companies at the Expo Centre Bab-ul-Madinah Karachi. During the exhibition, a stall of Dawat-e-Islami's Majlis Khuddam-ul-Masajid, which constructs Masajid, was also held. A large number of Islamic brothers visited the stall, appreciating the services being rendered by Dawat-e-Islami. **Tarbiyyati (learning) Ijtima'aat** On 11, 12 and 13 August 2017, a 3-day learning Ijtima' was held at the global Madani Markaz of Dawat-e-Islami for judges, lawyers and courts' staff. Devotees of Rasool from different cities attended it. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat 'Allamah Maulana

Amazing Benefits of Using Miswak

- Increases Wisdom
- Strengthens the back
- Helps in food Digestion
- improves Eyesight
- Relieves Headache
- Restores the stomach to health
- Resists early Old age
- Relieves the veins in the Head
- Sharpens Mind
- Eliminates Mucus

/dawateislami.net
dawateislamiofficial
/madaniinfo

Social Media
Dawateislami

DONATION
Pious & Permissible Work

Donate to Dawateislami Mobile Application

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قُراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی
دُنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام
کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ خدمتِ دین کی اس عظیم تحریک کے ساتھ تعاون
کرنے کے لئے اپنے عطیات، صدقاتِ نافلہ اور صدقاتِ واجبہ (زکوٰۃ وغیرہ) اس
موبائل ایپلی کیشن Donate to Dawat-e-islami کے ذریعے بآسانی جمع کروایئے۔

www.dawateislami.net/downloads

”یاربّ کرم کر“ کے نو حُروف کی نسبت سے
کمپیوٹر وغیرہ استعمال کرنے والوں کے لئے 9 مدنی پھول

اَز: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ

(1) کمپیوٹر مانیٹر کی جگہ کمپیوٹر ایل سی ڈی (L.C.D) یا ایل ای ڈی (L.E.D) آنکھوں کے لئے کم نقصان دہ ہے (2) کمپیوٹر اسکرین (Screen) کی روشنی زیادہ تیز نہ رکھیں اور نہ ہی سیور یا ٹیوب لائٹ کا عکس اس پر پڑنے دیں (3) اسکرین پر توجہ رکھنے کی کوشش پلکیں جھپکانا کم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے آنکھوں میں تکلیف ہو سکتی ہے، لہٰذا حسبِ معمول پلکیں جھپکاتے رہئے (4) پنکھے (Fan) وغیرہ کی ہوا براہِ راست آنکھوں پر نہ پڑنے دیجئے (5) آنکھوں اور اسکرین کا درمیانی فاصلہ 2 سے اڑھائی فُٹ رکھئے (6) اسکرین کو آنکھوں سے 4 یا 5 اِنچ (Inch) نیچے ہونا چاہئے (7) اگر نظر کے عینک (Glasses) استعمال کرتے ہیں تو کمپیوٹر پر کام کرتے وقت بھی اسے پہنے رہئے (8) ہر 19 منٹ بعد اسکرین سے نظریں ہٹا کر 19 فُٹ دور رکھی چیز کو 19 سیکنڈ دیکھ لیجئے۔ مثلاً سبز گنبد شریف کا ماڈل (Model) رکھ لیا اور ہو بھی مدینے کے رُخ پر (9) حدیث شریف میں ہے: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثْمِد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 4/115، حدیث: 349) ہو سکے تو سوتے وقت روزانہ اِثْمِد سرمہ لگا لیا کریں۔

کمپیوٹر استعمال کرتے وقت بیٹھنے کا بہتر انداز

Head Upright and over your shoulders
Eyes looking slight downward without bending from the neck
Wrist in a neutral (straight) posture
Backrest should support the natural curve of the lower back
Table height Elbow height
Elbows bent at 90°, forearms horizontal shoulders should be relaxed, not raised
Thighs horizontal with a 90° - 110° angle at the hip
Feet supported and flat on the floor If this isn't possible, then feet should be fully supported by a foot rest

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-936-8
0132019

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

MC 1286